SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, December 24, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty three minutes past ten in the morning with Madam Presiding Officer (Senator Anisa Zeb Tahirkheli) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

یا یھا الّذین اٰمنو ان تطیعوا الّذین کفروا یردّوکم علیٰٓ اعقابکم فتنقلبوا خٰسرین۔ بل اللّٰہ مولٰکم وھو خیرالنّصرین۔ سنلقی فی قلوب الّذین کفروا الرّعب بمآ اشرکوا باللّٰہ مالم ینزّل بہٖ سلطنًا و ما وٰ ھم النّار و بئس مثوی الظّٰلمین۔

ترجمہ، اے لوگو جو ایمان لائے ہو' اگر تم ان لوگوں کے اشاروں پر چلو گے جنھوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے تو وہ تم کو الٹا پھیر لے جائیں گے اور تم نامراد ہو جاؤ گے۔ (ان کی باتیں غلط ہیں) حقیقت یہ ہے کہ اللہ تمہارا حامی و مددگار ہے اور وہ بہترین مدد کرنے والا ہے۔ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جب ہم منکرین حق کے دلوں میں رعب بٹھا دیں گے' اس لیے کہ

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, December 24, 2008

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty three minutes past ten in the morning with Madam Presiding Officer (Senator Anisa Zeb Tahirkheli) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

یا یھا الّذین اٰمنو ان تطیعوا الّذین کفروا یردّوکم علیٰٓ اعقابکم فتنقلبوا خٰسرین۔ بل اللّٰہ مولٰکم وھو خیرالنّصرین۔ سنلقی فی قلوب الّذین کفروا الرّعب بمآ اشرکوا باللّٰہ مالم ینزّل بہٖ سلطنًا و ما وٰ ھم النّار و بئس مثوی الظّٰلمین۔

ترجمہ، اے لوگو جو ایمان لائے ہو' اگر تم ان لوگوں کے اشاروں پر چلو گے جنھوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے تو وہ تم کو الٹا پھیر لے جائیں گے اور تم نامراد ہو جاؤ گے۔ (ان کی باتیں غلط ہیں) حقیقت یہ ہے کہ اللہ تمہارا حامی و مددگار ہے اور وہ بہترین مدد کرنے والا ہے۔ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جب ہم منکرین حق کے دلوں میں رعب بٹھا دیں گے' اس لیے کہ

انہوں نے اللہ کے ساتھ ان کو خدائی میں شریک ٹھہرایا ہے جن کے شریک ہونے پر اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی۔ ان کا آخری ٹھکانا جہنم ہے اور بہت ہی بری ہے وہ قیام گاہ جو ان ظالموں کو نصیب ہو گی۔

(سورۃ آل عمران آیات:149 تا151)

Leave of Absence

Madam Presiding Officer: First we take the leave applications.

سینیٹر گلزار احمد خان نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، محترمہ عافیہ ضیاء ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 22 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں، اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، مولانا عبدالغفور حیدری صاحب کو حج کی مبارک ہو، وہ ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ 23 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے، اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، جناب عمار احمد خان نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Madam Presiding Officer: Senator Saadia Abbasi Sahiba, do you want to say something on a point of order?

Senator Saadia Abbasi: Yes, Madam.

Madam Presiding Officer: I allow it.

Point of Order

The Photograph of two Persons before a Crowd being laid before an execution Squad to be executed in Bara Agency.

Senator Saadia Abbasi: Thank you, Madam Chairperson. I am obliged that you have given me this opportunity. I would like to draw the attention of the House to the photograph that has been published in the Newspapers. I saw it in the "Dawn" but other Newspapers may also have carried it. The photograph of two persons before a crowd being led, beforean execution squad to be executed in Bara Agency, Peshawar. Madam Chairperson, I would like to draw the attention of this honourable House to the fact that if press can be there to cover it and people can be there to witness it, that means, they have free access to that place. And if there are elements which are criminal elements, who have taken the law and order of the area into there own hands and then they are trying to force their writ, that means that there is a government within a government. That there is a parallel system operating in those areas. These are the areas in which military operation is going on. I would like to ask the Government but I think, it is beyond the scope of the Government to answer this. I think it is for the military authority of this Government to answer that, what is going on over there? I mean, it is high time that we ask that if there is an operation going on, then operation should be

meaningful in terms of rootingout these militant elements who have taken the law and order situation of entire province into there own hands.

Our honourable colleagues in this House have been time and again reiterating and re-emphasising that there is a parallel system going on in that province and the military action is not giving the desirable results. In fact, it has added to the militancy and insurgency in the area. These dual policies have led this country into confrontation with India. It is high time that we should stop this. It is high time that this issue is being debated in this House. And can we ask for meaningful response that where is the writ of the Government? What has happened to the joint resolution that came out of the joint session? In fact, we cannot ask the government to answer this because they have no answer for it. If you speak to the military authorities, they try to tell you that they have everything under control. What is the message that we are sending to the world? On the one hand you are trying to say that you are cracking down on militants and on the other hand every second day, we are witnessing these scenes. So, I will request that everybody should be given an opportunity to speak on this so that we can put our point of view across. We are totally helpless. We are at the mercy of the armed forces and the other agencies that are operating in those areas. Sir, it is high time that they should enforce the writ of the Government. Thank you.

Madam Presiding Officer: Senator Mian Raza Rabbani.

سینیٹر عبد الرحیم خان مندوخیل، اس پر ہم بھی بات کریں گے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: (قائد ایوان)، میری گزارش یہ ہو گی کہ نیشنل سیکورٹی پر debate چل رہی ہے۔ کل بھی اسی ایشو پر بات ہو رہی تھی۔ سپیکرز اس میں حصہ لے لیں کیونکہ آج ہاؤس نے prorogue بھی ہونا ہے۔ سینیٹر سعدیہ عباسی نے جو بات کی ہے، میں اس پر comments دے دیتا ہوں۔ اس کے بعد میری آپ سے استدعا ہو گی کہ آپ debate کو لے لیں کیونکہ there are 21 speakers which are still remaining.

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی: آپ سے request یہ کروں گا۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، مندوخیل صاحب! ہم already نیشنل سیکورٹی پر debate کر رہے ہیں۔ اس میں یہ تمام points لا رہے ہیں۔ And no doubt جو سینیٹر سعدیہ عباسی نے کہا ہے، یہ ایک alarming situation ہے لیکن اس پر already debate ہو رہی ہے And we can take it up کل نیشنل سیکورٹی کی Parliamentary Committee کی میٹنگ بھی ہوئی and they are working on it and they are coming up with their recommendations very soon. بے شک یہ alarming situation ہے اور اس کا سدباب ہونا چاہیے۔

(مداخلت)

Madam Presiding Officer: Before we start the debate...

(مداخلت)

سینیٹر میاں رضا ربانی: میمن صاحب میں ایک request کر رہا ہوں۔ مندوخیل صاحب کو بھی during the course of debate آپ ذرا ٹائم دے دیں تاکہ وہ اس نکتے پر بول سکیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: کیا آپ اسی نکتے پر بولیں گے؟ پھر ابھی بول لیں ساتھ ہی۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: کیونکہ اس طرح the flood gate will be opened.

میری request آپ سے یہ ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں پھر بیچ میں اگر ٹائم ہوا تو۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: کیا آپ point of order پر ہیں؟ دیکھیں ہم لوگ debate پر جا رہے ہیں۔ نیشنل سیکورٹی کی debate میں یہ تمام باتیں آ سکتی ہیں۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: یا تو آپ debate کو لے لیں because you are proroguing the session today.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں ہم end میں لے لیں گے۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: میمن صاحب آخر میں لے لیں گے۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: انشاء اللہ لے لیں گے۔ We have a long list of the speakers. اگر آپ مہربانی کریں۔

(مداخلت)

سینیٹر نثار احمد میمن: جو بول چکے ہیں' ان کے بعد جو بولنے والے ہیں' ان کو موقع دیں۔ Points of order پر یا جو additional بولنے والے ہیں' وہ بعد میں بولیں۔

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بالکل ٹھیک ہے۔ that is agreed. جی بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: گزارش یہ ہے کہ ہمیں کسی norm کے تحت چلنا چاہیے۔ اس بحث کے کیا norms ہیں؟ میں آپ کی بہت قدر کرتا ہوں اور جناب مندوخیل صاحب کی بھی لیکن میں اگر ایک دفعہ تقریر کر چکا ہوں اور پھر بھی میں کرنا چاہتا ہوں' تیسری دفعہ بھی کرنا چاہتا ہوں' چوتھی دفعہ بھی کرنا چاہتا ہوں تو مجھے rules of procedure میں اس کی گنجائش معلوم نہیں ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، تحریر و تقریر کی آزادی سب کو ہے لیکن ہم نے جو ایک طریقہ کار طے کیا ہے، اس کے مطابق ہمیں چلنا ہو گا۔ اب item No. 2 جو ہے یہ جناب ولی محمد بادینی کے نام پر ہے - You may move item No. 2. It is a report of the Functional Committee. آپ اسے move کریں۔ سینیٹر ولی محمد بادینی صاحب۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی: شکریہ میڈم چیئر پرسن۔ میں آپ کی اجازت سے میں کم ترقی یافتہ علاقوں کے مسائل سے متعلق اپریل، ۲۰۰۵ء تا جولائی ۲۰۰۸ء کے عرصے کے لیے کمیٹی کی دوسری رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

Madam Presiding Officer: The report stands presented. Now, we take up item No. 3 to resume the discussion on the motion that "The Senate may discuss the National Security situation prevailing in the Country". Before I give the floor to the first speaker Leader of the House wants to say something.

سینیٹر میاں رضا ربانی: شکریہ چیئرپرسن صاحبہ۔ میں دو تین مختصر باتیں آپ اور آپ کے توسط سے ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں ۔ ابھی جو ایشو سینیٹر سعدیہ عباسی صاحبہ نے اٹھایا، یقیناً حکومت اس incident کو سختی سے condemn کرتی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک نہایت ہی condemnable incident ہے اور ہم اس کی سختی سے مذمت کرتے ہیں۔

I would also take this opportunity Madam Chairperson, to say that we must realize that the situation that is prevailing at the present moment in FATA and Waziristan, is a very difficult situation. It is not a law and order situation but what the country and government is dealing with, is basically an insurgency which has multi-dimensional aspect to it. There are certain factors which are internal and there are certain factors which are external and the Government is fully aware of this. It has the situation

in constant review and there is an on going military operation in these areas. We are mindful of the resolution passed on 22nd of October by the Joint Houses which spelt the strategy into three Ds, that is dialogue, development and deterrence.

لیکن اس resolution میں بھی dialogue کا عنصر ان لوگوں کے ساتھ ہے جو حکومت، وفاق پاکستان اور پاکستان کے آئین کو تسلیم کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم ان تین Ds کی پالیسی پر آگے بڑھ رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس situation کو کنٹرول میں لانے کے لیے تھوڑا سا وقت درکار ہے۔ پاکستان کی سیکورٹی فورسز ان علاقوں میں کام کر رہی ہیں اور casualties، وہ بھی experience کر رہے ہیں، جس کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ پوری گورنمنٹ اور پوری قوم اس آپریشن میں ان کو back کر رہی ہے۔ جہاں تک debate کا تعلق ہے تو جب آپ چاہیں، اگلے سیشن میں اگر اس ایشو پر debate کرنی ہے تو ہم نے کبھی بھی debate سے انکار نہیں کیا۔

کمیٹی کے بارے میں آپ نے بھی نشاندہی کی۔ آپ کے توسط سے میں یہ بات یہاں رکھنا چاہتا ہوں کہ کمیٹی نے کل اپنی بریفنگ کا سلسلہ مکمل طور پر ختم کر دیا ہے۔ اس دوران constitute ہوئے ہمیں تقریباً سوا مہینہ ہوا ہے۔ اس دوران Ministry of Foreign Affairs, Ministry of Interior, Minister of Defence, DG, ISI اور اس کے ساتھ ساتھ کل گورنر اور چیف منسٹر پختونخواہ نے آ کر ہمیں بریفنگ دی ہے۔ اس بریفنگ کا سلسلہ اب مکمل ہو گیا ہے۔ محرم کے فوراً بعد کمیٹی meet کرے گی اور in-house وہ اپنی recommendations بنا کر، مرتب کر کے حکومت کو دے گی لیکن میں یہاں پر آپ کے توسط سے یہ بات ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ کمیٹی یا حکومت کے پاس کوئی magic wand ہے اور اس صورت حال، اس insurgency کو ایک، دو یا دس دنوں میں ختم کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک long drawn out process ہے، جس میں پہلے اس ساری situation کی containment ہے اور اس کے بعد ہمیں اس کے حتمی حل کی طرف بڑھنا ہے۔ Internally بھی یہ ایک battle of ideas ہے۔ ہمیں اس سمت میں بھی کام کرنا پڑے گا اور جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ ایک multi dimensional چیز ہے، جس میں

پورے region کی involvement سامنے آتی ہے تو it will take time but یہ ہے کہ اس کو control کرنا ہے اور اس کو reduce کرنے کی طرف مثبت اقدام لیے جا رہے ہیں۔

میڈم پرائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔

Now I think we should come to item No. 3 and start the debate. Before I give the floor to the first speaker, I may remind the speakers of time limit because we have to give floor to quite a number of speakers.

کوشش کریں کہ آپ کو remind کرانے سے پہلے ہی اگر تقریر مختصر اور to the point ہو تو بہت اچھا ہے۔ میں سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب سے request کروں گی کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

Further Discussion on Law and Order Situation in NWFP

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: میڈم چیئرپرسن! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس اہم موضوع پر debate میں حصہ لینے کا موقع عطا فرمایا اور یہ بات بھی بہت خوش آئند ہے کہ آپ کی زیر صدارت مجھے یہ موقع نصیب ہوا۔ میں بحث شروع کرنے سے پیشتر آپ کو وہاں بیٹھا دیکھ کر مبارکباد بھی پیش کرنا چاہتا ہوں اور بڑی مسرت کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کر رہا ہوں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: میڈم چیئرپرسن! اس وقت پاکستان جس دور سے گزر رہا ہے، جن حالات سے دوچار ہے، جو صورت حال ہمارے ارد گرد ہے، وہ بہت تشویشناک ہے۔ مجھ سے پہلے بولنے والے بہت سے speakers نے اس چیز کی نشاندہی کی ہے۔ واقعتاً اور حقیقتاً اس وقت حالات، جن سے ہم دوچار ہیں، بہت مخدوش ہیں لیکن قوموں پر وقت آتے ہیں۔ قومیں آزمائش کی گھڑیوں سے گزرتی ہیں۔ قوموں کو ہر قسم کے حالات سے گزرنا پڑتا ہے اور پھر اپنے تدبر، اپنی دانشمندی، فراست اور عقلمندی سے ان حالات سے نکلنا ہوتا ہے۔ جب ایسے گھمبیر حالات ہوتے ہیں تو پھر قوم بھی متحد ہوتی ہے۔ ہم نے 1965, 1971 میں دیکھا کہ

قوم متحد تھی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انشاء اللہ آج بھی متحد ہے اور اس آزمائش کے وقت قوم یکمشت اورمتحد ہے۔ ہمیں اس کو بھولنا نہیں چاہیے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو حالات بنے ہیں' دہشت گردی تمام ممالک' Central Asia, Afghanistan, Pakistan میں ہے' ہندوستان میں بھی تھی' اس سارے خطے کو اس نے اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ یہ جو ممبئی کے واقعات ہوئے ہیں' اس سے ہمارے تعلقات میں جو کشیدگی آئی' اس سے پیشتر ہمارے تعلقات صحیح نہج' ٹھیک سمت میں جا رہے تھے لیکن اس ایک واقعہ نے اس ساری situation کو بہت زیادہ خراب کیا ہے اور ہمارے تعلقات میں کشیدگی آئی۔

جناب والا! دیکھنا یہ ہے کہ ان حالات' اور ان اسباب کا کوئی عنصر ذمہ دار ہے؟ حکومت یا State ذمہ دار ہے؟ جب بھی کسی State ریاست یا ملک کو مورد الزام ٹھہرایا جاتا ہے تو اس میں دیکھا جاتا ہے کہ ملک کی strategy, policy کیا ہے۔ ہاں! اگر ہماری policy دہشت گردی کے حق میں ہے تو ٹھیک ہے' پاکستان مورد الزام ٹھہرایا جا سکتا ہے لیکن اگر چند ناقابل اعتبار' چند دہشت گرد اور چند ایسے عناصر جو اس خطے کی stability کو ختم کرنا چاہتے ہیں' یہ ان کا فعل ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان یا کسی State کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا اور میں عرض کروں گا کہ آپ کو معلوم ہے 9/11 کے واقعے میں کون لوگ تھے۔ اس میں mostly Saudis تھے لیکن کیا امریکہ نے یہ کہا تھا کہ اس کا ذمہ دارسعودی عرب ہے؟ اس کے علاوہ آپ دیکھیں کہ سری لنکا میں جو کچھ ہو رہا ہے' کبھی سری لنکا نے یہ الزام لگایا ہے کہ ہندوستان کر رہا ہے؟ گو "تامل" وہاں سے جاتے ہیں' وہاں جا کر یہ واقعات کرتے ہیں' ہم اس کے خلاف ہیں۔ ہم بطور state ملک' حکومت بھی اس دہشت گردی کے خلاف ہیں اور individually بھی یہ سمجھتے ہیں کہ دہشت گردی صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ اس خطے سے ختم ہونی چاہیے۔ دہشت گردی ہندوستان' سری لنکا' افغانستان میں بھی نہیں ہونی چاہیے۔ ہم چاہتے ہیں کہ افغانستان میں بھی امن ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ افغانستان بھی پھلے' پھولے اور ترقی کرے۔ ہمارا ہمسایہ ملک ہے۔ ہمارا یہ نصب العین نہیں ہے لیکن جناب! کسی ملک کو مورد الزام ٹھہرانا درست نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک واقعہ کی وجہ سے یہ الزام دھر دینا کہ یہ پاکستان کروا رہا ہے' ایسے الزام ہر روز لگتے ہیں۔ یہاں بھی دہشت گردی ہوتی ہے۔ آج بھی لاہور میں

دہشت گردی ہوئی ہے، وہاں بم دھماکا ہوا ہے۔ اب دھماکا ہوا ہے تو ہم فوراً کہہ دیں کہ یہ "را" نے کرایا ہے۔ ہماری public بھی کہتی ہے کہ یہ سارے کام "را" کر رہی ہے لیکن پاکستان نے کبھی ہندوستان کو مورد الزام ٹھہرا کر، اس کو کٹہرے میں لانے کی کوشش نہیں کی۔ Internationally اور international law کے مطابق میں سمجھتا ہوں کہ الزام لگانے سے پہلے وہ evidence پیش کرنے چاہییں، پہلے وہ ثبوت مہیا کرنے چاہییں، پھر الزام تراشی کرنی چاہیے۔ ابھی تک وہ ثبوت منظرعام پر نہیں آ سکے جن کے لیے پاکستان کو بطور ملک یا State مورد الزام ٹھہرایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کا یہ الزام international law, اصول، رواداری، اچھے ہمسائے کے تعلقات، کسی لحاظ سے بھی درست نہیں ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے کہ یہ الزام لگایا جائے اور پاکستان کو ہی مورد الزام ٹھہرا لیا جائے۔

جناب والا! میں یہ بھی عرض کروں کہ اگر ممبئی کے ہوٹلوں پر حملہ ہوا ہے تو کیا ممبئی کے ہوٹلوں پر حملہ کرانے سے Pakistan government کو کوئی فائدہ پہنچے گا؟ ملک پاکستان کو کوئی فائدہ پہنچے گا؟ اس سے پاکستان ترقی کرے گا؟ ہندوستان کا کوئی حصہ پاکستان کے قبضے میں آ جائے گا؟ یقیناً نہیں۔ یہ واقعات دہشت گردی کے واقعات ہیں اور unfortunately اس خطے میں یہ واقعات رونما ہوتے آ رہے ہیں۔ کیا یہ سمجھا جائے کہ اس سے کشمیر آزاد ہو جائے گا؟ کیا اس سے سمجھا جائے کہ ہمارا کوئی بھی نصب العین پورا ہو جائے گا؟ یقیناً نہیں، ہمارا کوئی نصب العین ان واقعات سے پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ غیر ذمہ دار، دہشت گرد تنظیموں کا فعل ضرور ہو سکتا ہے اور ہم اس کو کبھی بھی defend نہیں کرتے کہ دہشت گرد تنظیموں کو یہ موقع دیا جائے کہ وہ جو چاہے کریں۔ ہندوستان میں بھی نہیں چاہتے، سری لنکا میں بھی نہیں چاہتے۔ بنگلہ دیش میں بھی نہیں چاہتے۔ پاکستان اور افغانستان میں بھی ہم نہیں چاہتے کہ ایسے واقعات رونما ہوں۔ اس کے علاوہ جناب! میں یہ عرض کروں گا کہ اگر یہاں Marriott پر حملہ ہوا تھا، ہمارا Marriott hotel بھی تباہ ہوا تو کیا ہم نے کہا تھا کہ یہ ہندوستان نے کرایا ہے؟ ہم نے نہیں کہا تھا کہ ہندوستان نے کرایا ہے۔ پاکستان نے نہیں کہا تھا کہ ہندوستان نے کرایا ہے اور at random کہہ دینا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ درست نہیں ہے اور یہ الزام تراشی ہے۔ اچھے تعلقات رکھنے کے لیے، peace اور اس خطے کی prosperity کو

مدنظر رکھتے ہوئے جناب! اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

آپ نے ہمیں وقت کو مدنظر رکھنے کی تلقین کی ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ میں وقت کے اندر ہی ختم کروں۔ میں چند ایک اقدامات suggest کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت کو کیا اقدامات کرنے چاہییں۔ سب سے پہلے تو جناب! پاکستان کو برابری کی بنیاد پر بات چیت کرنی چاہیے۔ اگر انہوں نے کوئی الزام لگایا ہے' الزام علیہ کی حیثیت سے بات نہیں کرنی چاہیے' برابری کی سطح پر بات کرنی چاہیے۔

جناب! دوسری بات یہ ہے کہ الزامات کے لیے ویسے حکومت والے ان سے ثبوت مانگ رہے ہیں' ثبوت آئیں' ثبوت سامنے آئیں' public کے سامنے آئیں اور پھر لوگوں کو understand کرایا جائے اور اس کے مطابق اپنی policy وضع کی جائے۔ ہماری Intelligence کو زیادہ چوکس ہونا چاہیے' ہمارے ملک میں پہلے intelligence lapses بھی ہوئے' ان کے ملک میں بھی intelligence lapses ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ intelligence پر جس قدر control ہونا چاہیے' وہ نہیں ہے اور Intelligence کو بہتر بنانا چاہیے۔ جناب! تیسری بات یہ عرض کروں گا کہ ہمیں اپنے defence کے لیے اپنی فوج پر ناز ہے' ہمیں پتا ہے کہ وہ defend کر سکتے ہیں' nuclear power ہیں' safe hands میں ہیں لیکن ہمیں اپنے defence کے لیے ہر وقت ہر جگہ بالکل چوکس رہنا چاہیے۔ جناب! چوتھی چیز یہ عرض کروں گا کہ ہمیں اشتعال انگیزی سے پرہیز کرنا چاہیے' ہمیں دکھ ہوتا ہے کہ جب الزام لگایا جائے لیکن ہمیں پھر بھی اشتعال انگیزی سے پرہیز کرنا چاہیے اور غیرذمہ دارانہ statement کسی level پر کسی طرف سے بھی نہیں آنی چاہیے۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کی سیاسی جماعتیں role ادا کر سکتی ہیں' ان کو دانشمندانہ اور ایک عقلمندانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے' اپنے عوام کو pacify کرنا چاہیے۔ ہماری تمام سیاسی جماعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اکٹھی ہیں اور ان کا role آپ کے سامنے ہے' انہوں نے یکجہتی کے ساتھ' ایک platform پر ہو کر آج تک کبھی کوئی بات نہیں کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کی سیاسی جماعتوں کو بھی اس میں role ادا کرنا چاہیے۔ اقوام عالم کے stance سے میں یہ کہتا ہوں کہ OIC کی meetings ہوتی ہیں لیکن ان کو بھی activate کیا جائے' ان

سارے حالات سے آگاہ کیا جائے، پاکستان کے point of view سے بھی آگاہ کیا جائے اور ان کو بھی اس معاملے میں دونوں ممالک کے درمیان اپنا role اچھی طرح سے ادا کرنا چاہیے۔ جنابہ! یہ elections جیتنے کا stance نہیں ہو سکتا، elections جنگوں سے نہیں جیتے جاتے، elections لوگوں کے دل جیتنے سے جیتے جاتے ہیں، elections اپنی economic position کو بہتر کرنے سے جیتے جاتے ہیں، اگر کانگریس کا یہ خیال ہو کہ ہم یہ war کی threat دے کر اپنے عوام کو مطمئن کر لیں گے یا اپنے عوام میں یہ تاثر پیدا کریں گے کہ ہم نے یہ action لیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ نہ اس سے جنگ جیتیں گے اور نہ ہی اپنا election جیتیں گے، جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ elections دلوں کے جیتنے سے جیتے جاتے ہیں اور ان کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ اپنے لوگوں کے اقتصادی حالات بہتر کریں، الزام تراشی نہ کریں۔

میں اپنی تقریر ختم کر رہا ہوں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستانی قوم متحد ہے، تمام سیاسی جماعتیں ایک platform پر ہیں اور انشاء اللہ اول تو میں یہ توقع رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ایسی نوبت نہ آئے، لیکن اگر ایسی کوئی نوبت ہی آئی یا غیر ذمہ دارانہ طور پر کوئی ایسی بات کی گئی تو انشاء اللہ پاکستان اپنا دفاع کرنا جانتا ہے، وہ انشاء اللہ اپنا دفاع کرے گا۔ اپنا دفاع کرتے ہوئے جس طرح 1965 میں یہ ہوا تھا کہ ultimately ہوا کچھ نہیں تھا، ان کو کچھ نہیں ملے گا، ہم اپنا دفاع کرنا جانتے ہیں، انشاء اللہ ہماری قوم متحد ہے اور ہم پوری طرح ڈٹ کر دہشت گردی اور اس جارحیت کا مقابلہ کریں گے۔ Thank you vrey much Madam.

Madam Presiding Officer: Thank you. I did not want to interrupt your speech, you were very relevant.

وقت کا خیال رکھنا، میری request ہے کیونکہ ہمارے پاس کافی تعداد میں speakers ہیں۔

Now I give the floor to Maulana Abdul Ghafoor Haidri. Is he around? OK I will again give time when he is available. Mr. Sajid Mir, next speaker is S.M Zafar Sahib.

Senator S. M. Zafar: Anger and arrogance are the two fatal

and serious ailments which can lead an individual and even a nation to fatal and destructive course. In the arrogance of being the sole super power of the world and in the wake of its uncontrolled and selfcreated anger after the incident of 9/11, the Bush Government of United States of America committed its nation into an unending war-firstly in Afghanistan and then in Iraq, resulting into the death of millions into the misery of many more millions and the universal hatred for the Americans which is now optimized by the shoe hurling drama which is being practiced across the globe coupled with the economic disaster which has engulfed the globe as well as by the United States of America.

Madam Chairperson, US today is running into trillions of dollars, debt and each United States Embassy has been converted into a fortress. Above all, we all know that United States of America has lost the leadership, atleast the moral leadership of the world. This is what happens when arrogance and anger afflict a nation.

Unfortunately, our neighbour India seems to follow the same disastrous course instead of learning from the contemporary history of its new strategic partner; that is the United States of America. India is now an arrogant state, tempered into believing to be the economic power and a regional power and its leaders and media are fanning anger, it is giving fire to their anger. Madam Chairperson,

میرے اندازے کے مطابق بھارت کی قیادت کو یہ گمان ہے کہ پاکستان اس وقت کمزور حالت میں ہے اور وہ پاکستان پر اس قسم کی آخری ضرب جس کا انہیں 62 سالوں سے انتظار تھا' آج لگا سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قسم کی معقول دلیل' ہر قسم کی وہ دلیل جو منطقی rational ذہن

ماننے کو تیار ہے' ان پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو رہا۔ بقول شاعر:۔

مرد ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

زعم اور بے جا غصے نے بھارت کو جنگی جنون کی جانب دھکیل دیا ہے۔ بھارت کی موجودہ نفسیاتی کیفیت یا mood سے ہم سب کو یہ خطرہ ہے کہ وہ کسی قسم کی نادانی کر سکتا ہے۔ اس لیے ہم سب پر لازم آتا ہے کہ ایک ذمہ دار ادارے کے رکن کی حیثیت سے قوم کو یہ بتا دیں کہ ابھی جنگ کا خطرہ نہیں ٹلا ' As a self professed super power of the region Bharat wants to exercise the right of preemtive attack. پیشگی دفاع یہ فلسفہ جو کہ George Bush صاحب نے دیا تھا' وہ خوفناک اور یکطرفہ فلسفہ ہے جسے جنگل کا قانون یا might is right کا فلسفہ کہا جاتا ہے۔ بڑی قابل غور بات ہے کہ پیشگی دفاعی حملے کا جو تصور موجودہ capitalist world نے دیا ہے' اس کی بالکل نفی وہ فلسفہ ہے جو اسلام کا فلسفہ ہے' اسلام جو امن کا مذہب ہے' وہ پیشگی دفاعی حملے کی بجائے حملہ ہونے پر دفاع کا حق دیتا ہے۔ یہ کس قدر دو مختلف cultures ہیں' ایک طرف وہ جنگل کے قانون کا culture اور ایک جانب صرف دفاعی صورت میں جواب دینے کا حق۔ محترمہ آپ جانتی ہیں کہ جب جہاد کا وقت آتا ہے تو پھر جہاد ہر مسلمان پر لازم ہو جاتا ہے۔

آج Interpol کے Secretary General Rolland K. Nobal کا بیان چھپا ہے جو کل انہوں نے press کو دیا۔ انہوں نے کہا ہے کہ بھارت نے ابھی تک ان کو کوئی ثبوت مہیا نہیں کیا ہے' کوئی شہادت پیش نہیں کی۔ ایک ماہ سے زیادہ ہو چکا ہے کہ Interpol کو ابھی تک کوئی شہادت نہیں دی گئی۔ کیا یہ واحد دلیل یہ ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ اگر ایک ماہ گزرنے کے بعد بھی سوائے اجمل قصاب کے اقبالی بیان کے علاوہ بھارت کے پاس کوئی اور ثبوت موجود نہیں ہے۔ کیا اس سے یہ واضح نہیں ہو جاتا کہ اگر آج اس کے پاس ثبوت موجود نہیں ہے اور یہ بات ہر وہ وکیل جو کہ فوجداری مقدمات کے اصولوں کو جانتا ہے' ہر وہ دانشور جو کہ ان اصولوں سے واقف ہے' وہ اس نتیجے پر پہنچے گا کہ اگر واقعے کے فوراً بعد شہادت مہیا نہ ہو اور بہت دیر بعد شہادت دی جائے تو وہ شہادت قابل اعتبار نہیں ہوا کرتی۔ اب ایک ماہ گزر جانے کے بعد اگر کوئی شہادت جمع بھی کر لی جائے گی تو وہ کیسے قابل اعتماد گنی جائے گی؟

بھارت کی قیادت کو پاکستان کی حکومت اور افواج پاکستان کا مشکور ہونا چاہیے' پورے پاکستان کا مشکور ہونا چاہیے کہ انہوں نے اسلام کے بنیادی اصول کہ اسلام دہشت گردی کے خلاف ہے اور اس کی اجازت نہیں دیتا' عالمی برادری کا ساتھ دیا ہے۔ ہم نے شروع سے عالمی برادری کے ساتھ انسداد دہشت گردی کی مہم میں شمولیت کی ہے اور اس کے نتیجے میں پاکستان کو بے حد نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے' جانی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے' مالی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے' ہمارے law and order کی حالت خراب ہو گئی ہے۔ یہ سب کچھ ہم اس لیے برداشت کر رہے ہیں کہ ہم نے اپنے اصولوں کی بنیاد پر دہشت گردی کے خلاف عالمی برادری کا ساتھ دیا ہے۔ لہذا بھارت کو ہمارا مشکور ہونا چاہیے کہ ہم یہ سب کچھ اپنے سینے پر برداشت کر رہے ہیں' اگر پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف کارروائی نہ کی ہوتی تو جو 27/11 کو ایک واقعہ ہوا ہے' بھارت میں ایسے سینکڑوں واقعات ہو چکے ہوتے۔

بھارت کی قیادت کو یہ بات اپنے ذہن میں رکھنی چاہیے کہ پاکستان نے اس لحاظ سے ان کے لیے سہولت مہیا کی ہے اور اس لیے بجائے پاکستان پر الزام دھرنے کے انہیں پاکستان کی اس معقول پیش کش کو مان لینا چاہیے کہ اگر بھارت کسی پاکستانی کے خلاف کوئی شہادت مہیا کرے گا تو پاکستان اس کے خلاف اپنے ملک میں مقدمہ چلائے گا اور اپنے قانون کے مطابق جو صحیح سزا ہو گی وہ اسے دی جائے گی۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارے قائد ایوان بھی اس بات کی تائید کریں گے کہ اگر ایسی کوئی شہادت آئی تو ہمارے ہاں جو مقدمہ چلے گا وہ بین الاقوامی اصولوں کے مطابق transparent ہو گا' قابل اعتماد ہو گا اور جو سزا قانون دیتا ہو گا وہ یقینی طور پر دی جائے گی۔

محترمہ چیئرپرسن! مجھے یہ بات سمجھ ہی میں نہیں آتی کہ بھارت جو اپنے آپ کو اتنی بڑی democracy کہتا ہے اور دنیا میں اس بات کا شہرہ چاہتا ہے کہ وہ ایک democracy ہے۔ وہ پاکستان سے تقاضا کرتا ہے کہ پاکستان اپنے شہری ان کے حوالے کرے جبکہ ان کی حکومت کو' ان کے وزیر قانون کو' ان کی وزارت خارجہ کو یہ معلوم ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کوئی extradition treaty موجود نہیں ہے۔ بین الاقوامی قوانین کے مطابق جب تک دو ممالک کے درمیان کوئی extradition treaty موجود نہ ہو تو کسی ملک کا شہری دوسرے ملک کے

حوالے نہیں کیا جا سکتا۔ جب یہ بات معلوم ہے تو اس کے باوجود بار بار یہ تکرار کہ پاکستان اپنے شہری ان کے حوالے کرے، نہ معلوم کس منطق سے بھارتی یہ بات کہہ دیتے ہیں اور کیا وجہ ہے کہ بھارت کی یہ بات باقی دنیا کے لوگ بھی سن لیتے ہیں۔

میڈم چیئرپرسن! یقینی طور پر آپ کی نظر سے Stephen Cohen کا ایک بہت ہی مستند بیان جو پچھلے تین چار دنوں پہلے تمام اخبارات میں شائع ہوا ہے، گزرا ہو گا۔ Stephen Cohen وہ صاحب ہیں جو کہ military expert ہیں، انہوں نے پاکستان کی military پر بھی دو کتابیں لکھی ہیں، اس region کے متعلق آگاہی ہے وہ ہماری دفاعی صورتحال سے بلکہ South East Asia سے مکمل طور پر واقف ہیں۔ انہوں نے بیان کیا ہے اور یہ ان کے الفاظ ہیں کہ یہ دہشت گردی کے واقعات نہ صرف ہندوستان میں ہو رہے ہیں بلکہ ہندوستان خود پاکستان میں پاکستان کے خلاف شرپسندوں کو مدد دے رہا ہے اور اس میں مداخلت کر رہا ہے، اس میں شریک ہے۔ جب اس قسم کے بیانات بھارت کے خلاف بھی موجود ہیں تو بھارت کو پاکستان کے خلاف الزام دھرنے سے پہلے یہ ضرور خیال کر لینا چاہیے۔

آخر میں، میں یہ کہوں گا کہ من موہن سنگھ کہتے ہیں کہ پاکستان terrorism کا epicentre ہے۔ جواب میں، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پنڈت نہرو نے جو original sin کیا تھا کہ پورے بھارت کی جانب سے انہوں نے یہ بیان دیا کہ کشمیر کا معاملہ کشمیر کے عوام کی رائے کے مطابق ہو گا اور پھر اپنے اس بیان اور وعدے سے، اس بین الاقوامی وعدے سے وہ پھر گئے تھے، جب تک بھارت کی قیادت پنڈت نہرو کے اس original sin کی تلافی نہیں کر دیتا، بھارت میں کسی صورت میں امن و امان قائم نہیں ہو سکے گا۔ اس کا ایک ہی علاج ہے کہ وہ کشمیری معاملات کو درست کریں۔

محترمہ! آپ کے پیچھے قائد اعظم محمد علی جناح کی portrait ہے اور جب کبھی موقع آتا ہے تو میں سیاست کے معاملے میں قائد اعظم سے ہدایت لیا کرتا ہوں۔ ان کی ایک مختصر سی گفتگو ہے جو میں آپ کے سامنے پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں اور یہ اسی صورتحال کے متعلق ہے جس سے کہ ہم دوچار ہیں۔ آپ نے فرمایا:

"We cannot always succeed in settling vital or great

problem, affecting life and death, merely by making speeches on this platform or that platform or by exposing our opponents and our enemies"

محترمہ! قائد اعظم کے الفاظ اتنے profound ہوتے ہیں اور ہر چیز کو cover کرتے ہوئے، آپ کہتے ہیں:

"By making speeches on this platform or that platform or by exposing our opponents and our enemies. The only weapon that you have is to forge and sooner you forge it is better, to create your own strength, your own power and make your country, your organization so complete that you can face any danger, any power, any opponent, any enemy, singly or combined together."

محترمہ! قائد اعظم کے یہی وہ الفاظ ہیں جو کہ آج ہمارے کانوں میں گونجنے چاہییں، جو آج ہمیں عوام تک پہنچانے چاہییں۔ اس لیے میں اس موقع پر یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ بات اچھی ہوئی ہے کہ All Parties Conference ہوئی، مشترکہ قرارداد بھی آئی۔ یہ بہت اچھی بات تھی، بلکہ اس سے پہلے ایک اور بھی اچھا واقعہ ہوا کہ ملک میں پہلی بار ایک وزیراعظم کو مشترکہ طور پر، متفقہ طور پر منتخب کیا گیا۔ میری رائے یہ ہے اور میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ تمام سیاسی جماعتوں تک یہ بات پہنچے کہ ہر نوعیت کے ایسے اختلافات جو یقیناً سیاسی جماعتوں کا حق ہے کہ وہ ان پر اپنی رائے رکھیں لیکن جو اس وقت قوم کی اجتماعی قوت کو تقسیم کرسکتی ہیں ان کو ایک سیاسی cease fire کے ذریعے جب تک بھارت سے جنگ کا خطرہ نہ ٹل جائے ملتوی کردیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر ایس ایم ظفر: محترمہ! جنگ! فوج، حکومت اور عوام مل کر لڑا کرتی ہے ہمیں

اپنی فوج کے نوجوانوں پر ' اپنے فوجی شاہینوں پر' اپنے بحری فوجی ساتھیوں پر پوری طرح فخر ہے۔ ہم نے ان کے کارنامے پہلے بھی دیکھے ہیں۔ دنیا کے عسکری ماہرین کی Armed Forces پر جتنی بھی کتابیں ہیں آپ پڑھ کر دیکھ لیجئیے' آج دیکھ لیجئیے 2008 میں جو لکھی گئیں اور 2009 میں آنے والی بھی دیکھ لینا وہ پاکستان کی افواج کو اس وقت بھی دنیا کی بہترین فوج میں شمار کرتے ہیں۔ ہم اپنی فوج پر ناز کرتے ہیں اور ہم اپنی افواج پاکستان کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اگر پاکستان پر جنگ مسلط کی گئی تو پاکستانی عوام ان کی تمام ضروریات پوری کرنے کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑے گی اور ان کے شانہ بشانہ ملک کے دفاع میں موجود ہوگی اور ان کے ساتھ کھڑی ہو گی۔ بہت بہت شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر ، بہت شکریہ ایس ایم ظفر صاحب۔نہایت ہی اہم نکات آپ نے اٹھائے ہیں اور مجھے امید ہے کہ یہ note کیے گئے ہوں گے۔ I, now invite Khalid Mehmood Soomro Sahib to express his point of view.

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو ، اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (عربی) شکریہ محترمہ چیئرپرسن صاحبہ! قومی سلامتی کے حوالے سے انتہائی اہم باتیں ہو رہی ہیں ۔ اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے ہم مسلمان ہیں' ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ ہمارا دین ہمیں امن اور سلامتی کا پیغام دیتا ہے۔جہاں پر بھی دہشت گردی ہوئی ہے' ہم نے اس کی مذمت کی ہے۔ دنیا بھر میں کسی بھی جگہ پر اگر کسی بے گناہ بندے کو مارا جاتا ہے تو ہمیں دکھ ہوتا ہے۔ ہر کوئی اللہ رب العزت کے دربار میں خود جا کر اپنا حساب کتاب دے گا لیکن شریعت کے احکامات کے مطابق کسی کو کسی کا خون بہانے کی اجازت نہیں ہے۔ ہم نے ہمیشہ terrorism کی مذمت کی ہے' چاہے وہ امریکہ میں دہشت گردی کی کوئی واردات ہوئی ہو یا برطانیہ میں یا کسی اور جگہ پر۔ ہندوستان ممبئی میں جو حادثہ ہوا ہم نے اس واقع کی بھی شدید مذمت کی۔ تمام مکاتب فکر کے علما نے ' ہمارے پارلیمنٹ کے ارکان نے ' ہماری حکومت نے اس کی مذمت کی۔ اور جو لوگ متاثر ہوئے ہم نے ان کے خاندانوں سے اظہار تعزیت کیا ' اظہار

ہمدردی کیا۔ یقیناً جو کچھ ہوا وہ غلط ہوا لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ہندوستان میں جب بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے تو وہ بغیر تحقیقات کے پاکستان کے اوپر الزام تھوپ دیتے ہیں۔ یہ بہت بڑی زیادتی کی بات ہے۔ پہلے ایک ٹرین کا حادثہ ہوا۔ بغیر تحقیقات کے پاکستان پر الزام دھر لیا گیا کہ یہ پاکستان نے کرایا ہے۔ نتیجتاً وہاں کے کچھ شرپسندوں نے وہاں پر بے گناہ مسلمانوں کا خون بہانا شروع کیا۔ ہندوستان میں کافی بے گناہ مسلمان مارے گئے، لیکن جب تحقیقات ہوئی تو تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اس حادثے میں پاکستان ملوث نہیں تھا اور کوئی مسلمان بھی ملوث نہیں تھا، ایک ہندو کرنل ملوث تھا۔ اس قسم کے بہت سارے واقعات ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں جو بھی حادثہ ہوتا ہے وہ پاکستان کے اوپر تھوپ دیتے ہیں۔ یہ روایت غلط ہے، اخلاقی قدروں کے خلاف ہے۔ پاکستان میں ہمارے پاس بہت سارے ثبوت مختلف مواقع پر سامنے آئے جہاں ہندوستان کے ایجنٹ ملوث تھے لیکن جس طرح ہمیں احتجاج کرنا چاہیے تھا، ہم نے نہیں کیا۔ پاکستان کے جو حالات خراب ہوئے یقینی طور پر اس میں Indian agents ہیں، اسرائیلی ایجنٹ ہیں، را، خاد اور موساد کے ایجنٹ ہیں مختلف مواقع پر ان لوگوں کو پکڑا گیا ہے لیکن جس طرح ہمیں احتجاج کرنا چاہیے تھا ہم نے اس طرح احتجاج نہیں کیا۔ ہماری یہ جو معذرت خواہانہ پالیسی ہے اس سے ہمیں شدید نقصان پہنچا ہے اور عرصے سے ہم اسی ڈگر پر چل رہے ہیں۔ پہلے امریکہ کے سامنے، امریکی صدر کے سامنے ان کی ٹیلیفون کال پر ہم ڈھیر ہوگئے اور اب من موہن سنگھ کی کال پر ہم نے آئی ایس آئی کے سربراہ کو حکم دے دیا کہ آپ تشریف لے جائیں۔ یہ تو اللہ بھلا کرے ہماری فوج کے جوانوں کا کہ انہوں نے stand لیا کہ یہ ملکی بقاء کے خلاف ہے۔ سوچ سمجھ کر فیصلے کرنے چاہییں۔ اس وقت بھی جو دو چار مرتبہ ہندوستان کے طیاروں نے پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی ہے تو ہماری وزیر اطلاعات صفائیاں پیش کر رہی ہے کہ نہیں وہ غلطی میں آگئے تھے۔ مجھے تو کبھی کبھی یوں لگتا ہے کہ پتا نہیں یہ ہماری وزیر اطلاعات ہیں یا انڈیا کی وزیر اطلاعات ہیں؟ صفائی تو ان کو پیش کرنی چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ ہم نے امریکہ کو خوش کرنے کے لیے جہاد کی مخالفت کی۔ امریکہ کو خوش کرنے کے لیے نام نہاد war against terror کا حصہ بنے۔ اب ہم کس منہ سے لوگوں کو جہاد کا سبق دیں گے؟ اس وقت ملکی سلامتی داؤ پر لگی ہوئی ہے اور ہندوستان کیوں اتنا واویلا کر رہا ہے۔ پہلے بھی اللہ رب

العزت نے ہماری مدد کی ہے اور انشاء اللہ اب بھی ہمارا رب ہماری مدد کرے گا لیکن ہم کیا کر رہے ہیں؟ آپ نے دیکھا کہ ہندوستان نے پوری دنیا کی سطح پر لابنگ کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ پوری دنیا سے اپنے سفراء کو انہوں نے وہاں بلایا ہےاور ان کو بریفنگ دے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت پاکستان کو خاص طور پر اس وقت دیگر تمام معاملات کو ایک طرف رکھ کر ملکی سلامتی کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کرنا چاہیے۔ ہماری حکومت کو چاہیے کہ ہم بھی اپنے تمام سفراء کو بلائیں اور ان کو بریفنگ دیں اور انہیں کہیں کہ وہ جن جن ممالک میں کام کر رہے ہیں وہاں پر پاکستان کے حق میں لابنگ کریں اور ان ممالک کو حقائق سے آگاہ کیا جائے۔یہاں پر ہمارے ملک میں دنیا کے جن ممالک کے سفراء موجود ہیں ان کو فوری طور پر بلا کر ان کو حقائق سے آگاہ کیا جائے اور فوری طور پر حکومت پاکستان تمام اسلامی ممالک کا اجلاس بلائے۔ مسلمان ممالک کو اکٹھا کرے اور ان کی ہمدردیاں حاصل کرے اور عالمی سطح پر اس کا اہتمام کیا جائے۔یہ جو اب الرشید ٹرسٹ پر ' الاختر ٹرسٹ پر اور جماعت الدعوۃ پرپابندی عائد کی ہے۔ جس طریقے سے پابندی عائد کی گئی۔ یہ رفاہی تنظیمیں ہیں انہوں نے بہت بڑی خدمت کی ہے۔ ان کے بہت بڑے یتیم خانے ہیں ' زلزلے میں انہوں نے بہت بڑی خدمت کی' برساتوں میں انہوں نے بہت بڑی خدمت کی' ان کے بڑے فلاحی سکول' فلاحی ہسپتال اور متعدد فلاحی ادارے چل رہے ہیں لیکن ہندوستان نے ایک بات کو اٹھایا اور پھر سلامتی کونسل نے ہندوستان کے کہنے پر ان کو دہشت گرد declare کیا۔ ہم کرسکتے تھے کہ ہم China کو یا کسی اور ساتھی ملک کو کہتے اور اس قرارداد کو ہم ویٹو کرواتے لیکن اس دن اخبارات میں یہ بات چھپی ہے جو شرم ناک بات ہے کہ چین سے ہمارے لوگوں نے کہا کہ آپ ویٹو نہ کریں۔ انتہائی شرم ناک بات ہے اس چیز کی تحقیقات ہونی چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ معذرت خواہانہ رویہ اگر ہم نے جاری رکھا تو شاید ہم اپنا تحفظ نہیں کرسکیں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو، ہمیں پوری ہمت اور پوری جرأت کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہیے۔ آپ نے ان کے کہنے پر جماعت الدعوۃ پر پابندی لگا دی۔ الرشید ٹرسٹ پر پابندی لگا دی۔ الاختر ٹرسٹ پر پابندی لگا دی۔ کل اگر وہ یہ کہے کہ جناب! آپ کی ISI ملوث ہے تو آپ پھر کیا کریں گے؟ ان کو بھی ان کے حوالے کر دیں گے۔ ہمیں ڈٹ جانا چاہیے۔ اگر ہم نے

ہمت اور جرأت کا مظاہرہ کیا تو یقیناً ہم اچھی طرح defend کر سکیں گے اور اگر نہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑا نقصان ہو سکتا ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ ہماری حکومت فوری طور پر اپنے تمام سفیروں کو بلا کر ان کو briefing دے اور انہیں کہے کہ جن جن ممالک میں وہ کام کر رہے ہیں وہ وہاں پر ان ممالک کے ذمہ داران کو حقائق سے آگاہ کریں۔

نمبر ا۔ ہمارے ملک میں دنیا بھر کے کتنے ممالک کے سفراء یہاں موجود ہیں ان کو بلا کر ان کو briefing دی جائے اور ان کو حقائق سے آگاہ کیا جائے اور تیسری چیز یہ ہے کہ تمام اسلامی ممالک کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے فوری طور پر اسلامی ممالک کے اجلاس بلانے کے لئے حکومت پاکستان کو اقدام کرنا چاہیے۔ اللہ رب العزت ہمارے ملک کی حفاظت فرمائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

Madam Presiding Officer: Thank you very much Dr. Soomro specially

آپ نے ٹائم کے اندر اندر تقریر ختم کی۔

Now I give the floor to Senator Ishaq Dar.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بہت شکریہ میڈم چیئرپرسن صاحبہ! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے تو شکریہ ادا کروں گا Leader of the House کا کہ انہوں نے پچھلے جمعہ کو ہماری تجویز پر کہ ہمیں Mumbai کے حوالے سے اور National Security کے حوالے سے preference دینی چاہیے اور اس بحث کی وجہ سے جو باقی speeches ہیں Presidential Address پر اس کو postpone کیا جائے تو یہ ان کا ایک اچھا gesture ہے اور اس وقت حالات کا تقاضا بھی یہی تھا کہ ہم باقی چیزوں کو ایک طرف رکھ کر اس پر بات کرتے۔ ساتھیوں نے بڑی تفصیل سے اس موضوع پر بات کی ہے اور Mumbai کا جو حادثہ ہے اس حوالے سے in particular اور National Security کے حوالے سے in general. میں سمجھتا ہوں کہ ایک چیز بڑی واضح تھی کہ جب یہ attack ہوا تو unfortunately حکومت پاکستان کا رویہ بڑا معذرت خواہانہ تھا اور they were in panic to use the right word مجھے اس کی کوئی وجہ نظر نہیں

آ رہی تھی۔ There is a history of India اور وہ ہمیں نہیں بھولنی چاہیے۔

میں یہ نہیں کہہ رہا کہ Mumbai کے حادثے میں پاکستانی invovle ہیں یا نہیں ہیں یہ تو وقت بتائے گا لیکن اب تو جو شواہد سامنے آئے ہیں وہ بڑے clearly indicate کر رہے ہیں کہ شاید اللہ کرے کہ یہ ایک سمجھوتہ ایکسپریس کی طرح کا الزام ہو۔ آپ کو یاد ہے کہ سمجھوتہ ایکسپریس کے وقت جس پاکستانی پر الزام لگایا گیا تھا بعد میں یہ ثابت ہوا کہ وہ انڈیا کی اپنی جیل میں تھا اور recently جو ان کے serving colonel پکڑے گئے اور ساتھ ان کے army officers تھے۔

Madam Presiding Officer: Please order in the House. Listen to the speaker.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، اس نے بالکل واضح کر دیا کہ جب بھی کوئی خدانخواستہ مسئلہ ہوتا ہے تو پورا blame اور پوری effort وہ پاکستان کی طرف انڈیا کی طرف سے focus کی جاتی ہے۔ آپ نے دیکھا کہ وہاں انڈین میڈیا میں بھی کئی theories اس وقت circulate کر رہی ہیں کہ جو ان کے commando police officer کرکرے تھے جن کو مار دیا گیا ان کے ساتھ ان کی پوری team کو مار دیا گیا اور یہ انگلیاں اٹھ رہی ہیں کہ اتنے important officer اور اتنی important جگہ پر، تاج ہوٹل، میرٹ وغیرہ کی بجائے ان کو ایک less important جگہ پر بھیجا گیا اور اسی طرح جو Israeli based وہاں ایک building تھی اس میں ان دس میں سے یا گیارہ میں سے کوئی دہشت گرد نہیں تھے اس کے باوجود وہاں casualties ہوئیں۔ ابھی پتا چلا ہے کہ وہاں cross fire ہوا۔ اگر آپ اس تفصیل میں جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس قسم کی defensive یا panic ہونے کی ضرورت نہیں تھی یہ بدقسمتی سے اس وقت panic ہوا اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ ایک اچھی move ہوئی اور جو All Parties Conference بلائی گئی اس کے بعد حکومت کو بالکل 100% backing ملی across the board تمام parties نے یہ کہا کہ ہم متحد ہیں۔ پاکستان کے لئے ہم بالکل ایک ہیں اور اس کے دفاع کے لئے ایک ہیں۔

وہ ہمارے لئے اور حکومت کے لئے ایک solid backing تھی کہ ان کو چاہیے تھا وہ ذرا دلیرانہ طریقے کے ساتھ اس issue کو handle کرتے and both diplomatically politically. میں diplomatic efforts کی طرف ابھی آتا ہوں لیکن پھر وہی ہوا کہ ہماری جب air space کی violation ہوئی ۱۲ اور ۱۳ دسمبر کو، ۱۳ کا تو officially announce بھی نہیں ہوا۔ جیسے ہمارے ساتھی نے کہا کہ بجائے یہ کہ انڈیا اس کی clarification دے ان کے senior ministers. ہمارے اپنے senior لوگ starting from صدر صاحب اور پھر Information Minister اور پھر دوسرے کہ جی یہ inadvertent space violation ہے۔ یہ inadvertent اسی وقت ہونی تھی۔ حالات دیکھیں اور پھر جو news تھیں وہ یہ تھیں کہ وہ جو جہاز تھے جنہوں نے inadvertent so called air space کی violation کی they were fully loaded and they were fully equipped for attack.

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کا کام تھا ہمارا کام نہیں تھا کیونکہ یہ ایک diplomatic war بھی ہے اور media war بھی ہے جہاں Indian media نے بڑا irresponsible کردار ادا کیا اس hype create کرنے میں اور وہاں جو extremist groups ہیں، آپ پرسوں، ترسوں کا دیکھیں کہ مسٹر ٹھاکرے نے ایک مضمون لکھا کہ East Pakistan 1971 میں جیسے liberate کیا گیا تھا look at the words by Indra Gandhi اس طرح اس موجودہ انڈین حکومت کو یہ کام کرنا چاہیے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے، ٹھیک ہے تمام parties نے across the board سب نے مذمت کی ہے All Parties Conference نے مذمت کی ہے۔ انسانی جان کا زیاں جہاں بھی ہے چاہے وہ مسلمان کی جان ہے یا non-Muslim کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی condemnation جس طریقے سے یہ ہوا ضروری ہے۔ ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ ہماری party بھی کرتی ہے اور تمام parties نے کی ہے لیکن ہمیں ماضی اور تاریخ کو نہیں بھولنا چاہیے کہ East Pakistan کا کیا ہوا؟ پھر prisoners of war کا کیا ہوا؟

آج تک 90,000 سے زیادہ کشمیروں کو کشمیر میں شہید کیا گیا۔ کیا وہ جانیں نہیں ہیں؟ جب آپ کے کشمیر میں 90,000 لوگ شہید ہو چکے ہیں اور آج تک وہ issue settle نہیں ہو سکا۔ You must find the root cause of these problems ہو سکتا ہے کہ یہ ایک ہی

link ہو اور مجھے پھر بڑے ادب سے اور افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ جب ہم ایسے بیانات دیتے ہیں صدر صاحب کے level پر آ رہے ہیں کہ ہمیں انڈیا سے نہ کبھی خطرہ تھا نہ ہے اور نہ کبھی ہو گا۔ یہ کشمیر میں freedom fighters نہیں ہیں بلکہ terrorists ہیں۔ آج سے چند ہفتے پہلے تو یہی ہو گا جو آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ ہم ان کو invite کر رہے ہیں۔ ان کو تو کوئی cause چاہیے' ان کو کوئی incident چاہیے جس کی وجہ سے وہ پاکستان کو blame کر سکیں۔ ہمیں یہ بھولنا نہیں چاہیے کہ پاکستان کے متعلق دنیا کے عزائم کیا ہیں؟

پاکستان کے متعلق Western Think Tanks نے کیا سوچ رکھا ہے؟ وہ میں یا آپ تو نہیں کہہ رہے that is a hard fact, 2015 تک کی reports ہیں جو کہ United States کے مختلف Think Tanks کی ہیں کہ جناب! 2015 تک Pakistan will not be in the present shape on the global map. آپ کو پتا ہے کہ greater بلوچستان کی بات ہوتی ہے' ادھر ہمارے Frontier کی different بات ہوتی ہے' سندھ کی different بات ہوتی ہے۔ اس کو آپ جب total perspective میں دیکھیں گے تو ایک mega agenda ہے وہ ایک اسلامک ورلڈ کو کمزور کرنے کا۔ اب ان کو تکلیف کیا ہے کہ Pakistan is the only Muslim nuclear power, they cannot digest it اس کے لئے انہوں نے اس ملک میں hyper inflation create کی۔ اس ملک میں انہوں نے debt trap create کیا۔ This is all designed اور ہمارے اپنے لوگ جو ہیں پیرا شوٹ ہوتے ہیں۔ دوسرے ملکوں سے اس ملک میں to manage the economy and this country اور اس کے بعد وہ چلے جاتے ہیں۔ میں نام نہیں لیتا وہ سارے لوگ کہاں ہیں؟ آج کوئی Washington میں بیٹھا ہے کوئی New York میں بیٹھا ہے اور کوئی کہیں اور بیٹھا ہے۔ ان کا temporary arrangement ہو سکتا ہے میں پھر ان کو benefit of doubt دیتا ہوں being Pakistan origin پاکستانی تو میں ان کو نہیں کہوں گا Pakistani origin میں ان کو benefit of doubt دیتا ہوں شاید ان کو نہیں پتا کہ ان کو کس کام کے لئے اس وقت استعمال کیا جا رہا تھا؟

میڈم چیئر پرسن! آپ دیکھیں کہ terrorism میں escalation ہے۔ پاکستان میں جب war on terror پر پاکستان on board ہوا 2002/2003 میں آپ نے بھی in camera

briefing دیکھی اور سب ساتھیوں نے دیکھی اس میں escalation ہے۔ ہر سال پچھلے سال سے آپ کی suicide bombings بڑھی ہیں۔ آپ کی casualties بڑھ رہی ہیں وہ getting more and more organized تو جہاں ہم Mumbai attacks کو condemn کرتے ہیں وہاں میں سمجھتا ہوں کہ اس کے ساتھ ہمیں diplomatic efforts enough نہیں کیں۔ انڈیا میں دو دن کی کانفرنس ہوئی ہے۔ انہوں نے 120 High Ccommissioners اور Ambassadors کو واپس بلایا ہے اور ادھر ہماری یہ حالت ہے کہ ایک آپ USA میں Ambassador کو post کرتے ہیں اور ایک آپ UN کی building کے لئے Permanent Representative or Ambassador کو post کرتے ہیں اور ان صاحب کا یہ بیان تھا کہ جی یہ قرارداد جب پاس ہوئی ہے right or wrong یہ جو resolution ہمارے دعوۃ کے بارے میں یا کچھ individuals کے بارے میں۔ ان کو معلوم نہیں تھا' میں سمجھتا ہوں اگر ان کو معلوم نہیں تو بغیر waste of time ان کو sack کرنا چاہیے۔ He should be called back and he should be sent home اگر اس ایک building کی ذمہ داری آپ نہیں لے سکتے جب کہ آپ کو تو وہاں کی ہر development کا پتا ہونا چاہیے۔ Security Council is not a small sub-committee. میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ کوئی بھی smaller sub-committees کا ان کو پتا ہونا چاہیے۔ It is only his responsibility. مجھے بڑی حیرانی ہوئی کہ انہوں نے کہا کہ ہمیں پتا نہیں ہے۔ پھر سب سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ اگر یہ قرارداد وہاں table ہوئی بھی تھی تو کم از کم اس میں کچھ ٹائم لگتا۔ اس میں کچھ discussions ہوتیں۔ چاہنا جیسے ہمارے دوست نے ہمارا ساتھ نہیں دیا۔ Again it indicates I think, our weakness in the diplomatic efforts. ہمارے چاہنا جیسے دوست ممالک جن کو وہاں veto کا right ہے' جو اس کو روک سکتے ہیں' block کر سکتے ہیں' at least defer کر سکتے ہیں وہ بھی نہیں ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ نہ ہم نے diplomatic کامیابی حاصل کی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ان تمام معاملات کو عوام کی قوت کے ساتھ آگے چلا رہا ہے۔ آپ نے کل کا بیان دیکھا ہو گا سیکرٹری جنرل Interpol کے

Mr. Nobel said, he has not been provided any evidence. Pakistan

Government has been consistently saying

to the best of our information and what have اور یہ حقیقت ہے کہ ان کو کوئی credible کہ پاکستان گورنمنٹ کو آج تک کوئی been shared with the Opposition evidence نہیں دی گئی۔ اب اجمل قصاب کی بھی دو stories ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ ابھی تک 11 terrorists میں سے ایک زندہ پکڑا گیا' دس مارے گئے' ان دس کے particulars آج تک کیوں share نہیں کیے گئے؟ وہ کون لوگ ہیں؟ ان کی nationality کیا ہے؟ ان کے credit cards پہلے 48 گھنٹوں میں TV میں دکھائے گئے لیکن آج تک ان کے particulars نہ پاکستان کے ساتھ' نہ rest of the world کے ساتھ share کیے گئے۔ ایک ٹیلیفون conversation is that enough evidence? I don't think نے مبارکباد کی سنی western countries so. ہو سکتا ہے جو aggrieved parties ہیں وہ across borders وہ شاید آپس میں کوئی اس کی مبارک دے رہے ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ جب تک evidence نہیں دیں گے you cannot just on hearsay on television and from pictures, you cannot act.

انڈیا نے ایک طرف تو جو اصول ہے' جو قانون ہے جو due process ہے جو law ہے اس کی requirement پوری نہیں کی' چاہے وہ local ہو یا international ہو۔ رات کو میں نے Secretary General Interpol کی statement سنی انہوں نے کہا کہ ابھی تک انڈیا نے ہمارے ساتھ کوئی evidence share نہیں کی۔ Now this is something serious کہ انہوں نے ایک بندے پر سارے کا سارا ملبہ ڈال دیا۔ اتنا بڑا واقعہ ہوا تو ان کو خبر تک نہیں۔ کراچی سے جب غریب fishermen نکلتے ہیں تو وہ بیچارے تو پکڑے جاتے ہیں how it was so organized کہ آپ نے international border کو cross کیا اور آپ دوسرے ملک کی water space میں چلے گئے' اس کے بعد آپ نے کیا story بنائی؟ آپ نے پھر ایک life boat پکڑی' پھر ان لوگوں نے ان کو ذبح کیا' پھر ان کو dump کیا' کیپٹن کو رکھا it looks like a novelistic story unless a credible evidence is available اور آج تک ایک نام اجمل قصاب' اجمل قصاب لیا جا رہا ہے۔ ٹھیک ہے اگر اجمل قصاب بھی ہے اس پر بھی میں نے خود سنا کہ جو اس کا اٹارنی تھا Human Rights and Prisons Organization کا وہ

and گیا Nepal کے لیے business کے ساتھ 2006 میں وہ اپنے ویزے کے ساتھ claim کرتا ہے کہ
he was kidnapped by RAW and other agencies اور آج تک اس کا پتا نہیں۔
Now how we should not assume کہ اجمل قصاب ان کی custody میں تھا۔ اجمل
why should اس کی statement لی گئی' اس سے خط لکھوایا گیا has been used. قصاب
not then we assume correct what has been said by the advocate. That is
what the law requires. پھر Interior Advisor کی کل رات کی statement کہ اجمل
قصاب کے particulars اور نام NADRA کے record پر نہیں ہیں۔

We, as common citizens and as individuals, must ponder into this that is it a gameplan? Is it a scam which was sketched with ulterior motives.

یہ واقعہ ہوا اور سب کو نظر آ رہا ہے لیکن اس سے بہت بڑے واقعات بھی ہوئے ہیں۔ لوگ تو
or you see Michael Moore's movie, he claims that کرتے ہیں link کو بھی 9/11
this was all planned what has happened there. میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں بڑی احتیاط
کرنی ہے۔ جب پاکستان کی ساری جماعتیں بشمول Opposition کے چاہے وہ پارلیمنٹ میں ہیں
یا پارلیمنٹ میں نہیں ہیں ان کی backing حکومت کو ہے اور یہ رہے گی یہ ہمارا سب کا
obviously ملک ہے اور اس کو defend کرنا' اس کی سلامتی کے لیے اپنی جان اور خون کا
نذرانہ دینا ہر ایک مسلمان کی priority اور preference ہے۔ میں اس کے ساتھ یہ عرض کروں
گا کہ یہ سب کچھ India vs Pakistan تھا۔ ہم نے 2002 or 2003 سے
war on terror join کی ہے بڑی بدقسمتی ہے کہ the problem is escalating not reducing. پچھلی گورنمنٹ
میں بھی دیکھ لیں' Caretaker Government میں بھی دیکھ لیں' پچھلے نو مہینے میں جب سے
نئی گورنمنٹ آئی ہے یہ escalate کر رہا ہے۔ اب اس پر قابو پانا ہے wisdom کے ساتھ'
حکمت عملی کے ساتھ اور اس پر قابو پانا ہے ایک proactive strategy کے ساتھ جس کا
Joint Session of the Houses میں ایک roadmap دے دیا گیا۔ 13 points کی
direction اس میں شامل ہے اور اس میں چودھواں point Committee کے بننے کا تھا۔ میں
this is there سمجھتا ہوں کہ اس پر عمل دن رات اس حکومت کو کرنا پڑے گا۔ یہ جو کمیٹی ہے

roadmap اصل لیکن to overview and make suggestions and give guidelines consensus وہ دے دیا ہے۔ resolution میں اس خود اراکین نے کے معزز Parliament resolution ہے اور ہمیں اس کو proactively pursue کرنا ہو گا۔ پاکستان sustain نہیں کر سکتا اگر یہ militancy, یہ extremism اسی طرح جاری رہا۔ آپ دیکھیں کہ سوات ہے۔Swat used to be the most peaceful place in Pakistan. People used to go there. It income, کی tourism کئی ممالک ہیں جن کی has a great potential of tourism and لیکن آپ دیکھیں کہ آج exceeds the other sources of income in their budgets وہاں بالکل lawlessness ہے۔ ملٹری اپریشن ہو چکا ہے ' ground operation ہو چکا ہے' air situation is worsening every day. I don't want to go اور ہو چکا ہے operation into detail لیکن اسی طرح ہماری جو فاٹا کی position ہے وہ بھی is going bad to worse. Now they are coming nearer to the settled areas. Can we afford this? Obviously Pakistan needs stability not only in political way, we need stability in economic sense and it is not possible unless we control this menace. This menace of terrorism کا جو ہے اس کا خاتمہ ہمارے اپنے interest میں ہے۔ ہم ان کو identify کریں' اس میں بھی through the resolution. The Government has the fullest تمام forces متحد ہیں and the complete support of all the parties across the board کہ آپ اس کو Now when the priority has been changed ۔ کریں lead کریں' آپ اس کو handle in the resolution from deterrence to dialogue اس priority میں کوئی خرابی نہیں ہے کیونکہ ہم نے deterrence کی پالیسی سات سال اپنا کے دیکھ لی ہے' اس علاقے کا مزاج ہے' اس کا اپنا ایک culture ہے' اس کی اپنی ایک history ہے اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے جیسے کہتے ہیں کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے وہ ایک group ہوتا ہے' کوئی پیار و محبت کی بات مانتے ہیں یہ غالباً وہ گروپ ہے' ہمیں national issues کے اوپر compromise نہیں کرنا ہے۔ ہمیں foreigners کو یہاں کوئی پناہ نہیں دینی' ہمیں ان کو

نکال باہر پھینکنا ہو گا' یہ پاکستان کے interest میں نہیں ہے۔ اس کی بھی ایک بہت لمبی Chairperson صاحبہ تاریخ ہے کہ یہ elements وہ ہیں جن کو امریکہ نے nurture کیا' ان کو finance کیا' ان کو raise کیا اور پھر 9/11 کے بعد جب ان کو تکلیف ہوئی تو انہوں نے ایک حکم نامہ جاری کیا جس پر ہماری اس وقت کی گورنمنٹ آف جنرل مشرف صاحب لیٹ گئی اور انہوں نے اس کو accept کیا اور بالکل یو ٹرن لیا .that is mishandling کیونکہ وہ elements جن کو آپ finance کرتے رہے ہیں' جن کی آپ lookafter کرتے رہے ہیں' جن کو آپ نے Cold War میں استعمال کیا' آپ نے USSR کو disintegrate کیا۔ They are now fully trained میں سمجھتا ہوں کہ ایسی حکمت They are grown up. They have matured. عملی میں بنائیں کہ بچائیں جو innocent ہیں یہ وہ elements ہیں جنہوں نے کچھ religious factor کو اپنے ساتھ engage کر لیا ہے۔ اب ان کو ایک impression دیتے ہیں کہ یہ جو حکومت ہے' یہ جو سسٹم ہے یہ un-Islamic ہے اس کو ختم کرنا چاہیے' یہاں کوئی اور نظام لانا چاہیے۔ اب اس کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ psychologically آپ کو ان کا mindset اور media کو use کرنا ہو گا۔ آپ کو علما کو use کرنا ہو گا۔ آپ کو ایک common man, اور general public جو اس religious preachment میں آ کر mentally join کرتا ہے ان کو آپ نے defuse کرنا ہے۔ ان کو آپ نے educate کرنا ہے۔

آپ ٹیلی وژن use کریں' آپ media use کریں' آپ اخبارات کو use کریں۔ حکومت کو ایک comprehensive policy بنانی پڑے گی۔ Dialogue ان elements کے ساتھ ہے۔ یہ جو آپ educate کریں گے' یہ innocent لوگوں کو غلط سے disassociate کرنے کے لیے آپ کریں گے۔ سعودی عربیہ نے بڑی کامیابی کے ساتھ اس فارمولہ کو استعمال کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جتنا complex مسئلہ ہے' اس پر پوری قوم کو متحد ہو کر اس کو ختم کرنے کے لیے ایک strategy جو بنی ہے Joint House میں' اس پر ایمانداری کے ساتھ religiously implement کرنا ہوگا۔ اگر آپ اس کی implementation نہیں کریں گے تو میں بڑی معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ نہ عوام ہمیں بخشیں گے اور نہ ہی ہم اللہ تعالیٰ کے آگے سرخرو ہو سکیں گے۔ پاکستان جو اتنا پیارا ملک ہے' جس میں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز دی ہے' ہم

بجائے اس کے کہ اس کی حفاظت کرتے، اس کو ہم نے unfortunately اپنی bad governance اور mis-management کی وجہ سے نقصان پہنچایا۔ میں ایک مرتبہ پھر Leader of the House کی وساطت سے حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس مسئلے کو fullest priority کے ساتھ، ممبئی مسئلہ تو ہے ہی، اس کو courage کے ساتھ handle کریں اور جو terrorism کا مسئلہ ہے اس کو complete priority کے ساتھ، in an agressive way اس resolution کو implement کریں تاکہ پاکستان میں امن اور سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت کرے۔ آمین۔

Madam Presiding Officer: Thank you Senator Ishaq Dar sahib. Now, I invite Senator Nisar Memon to speak on this issue.

سینیٹر نثار احمد میمن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرپرسن صاحبہ! بہت بہت شکریہ کہ آپ نے اس بہت اہم زیر بحث موضوع پر مجھے بولنے کی دعوت دی۔

میں کئی دوستوں سے اختلاف کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ آج بھارت نے جنگ کے طبل بجا دیے ہیں۔ جنگ ہونے والی نہیں ہے، انہوں نے جنگ کا آغاز کر دیا ہے۔ میں یہ اس لیے کہہ رہا ہوں کہ بھارت نے پاکستان کی سرحدوں کی خلاف ورزی کی ہے، انہوں نے پاکستان کی فضائی سرحدوں کی خلاف ورزی کی ہے اور اس سے انکار کر رہے ہیں۔ انہوں نے پاکستان کے خلاف سفارتی جنگ کا آغاز کردیا ہے اور اس کے شواہد کے بارے میں باتیں یہاں پر ہو چکی ہیں۔ بھارت نے میڈیا کو نفسیاتی جنگ کا آلہ کار بناتے ہوئے، psychological war launch کر دی ہے۔ ہمیں یہ سوچنا پڑے گا کہ بھارت نے آج یہ سب کچھ کیوں کیا ہے۔

میرا یہ خیال ہے کہ بھارت میں ممبئی حملے چاہے وہ حقیقتاً ہوئے یا کروائے گئے قطع نظر اس کے، بھارت کو احساس ہے کہ ان کی national security کا بہت بڑا failure ہوا ہے۔ وہ یہ جانتے ہیں کہ اگر اس طرح کا failure ہوتا ہے تو دنیا ان کے پاس موجود atomic ہتھیاروں کو محفوظ نہیں سمجھے گی۔ بھارت کے لیے ان کی national security کا failure کہیں اور direct کرنا ضروری ہو گیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ اس وقت وہاں پر elections ہو

رہے تھے اور ہمیں یاد رکھنا پڑے گا کہ جب بھی کانگریس کی حکومت آئی ہے' اس نے پاکستان کے خلاف محاذ آرائی بڑھائی ہے اور ماضی میں جنگ کا بھی اعلان کیا ہے۔ بھارت یہ بھی جانتا ہے کہ ان کے اپنے ملک میں کئی insurgencies ہو رہی ہیں۔ لہذا انہوں نے اس کے ردعمل میں افغانستان کی سرحدوں کو استعمال کرتے ہوئے پاکستان کے مختلف علاقوں میں insurgencies کا آغاز بھی کیا اور اپنی insurgencies کو چھپانے کے لیے' اپنے دہشت گردوں کو نہ مانتے ہوئے' انہوں نے پاکستان کی طرف رخ کیا ہے۔ پاکستانی حکومت نے اس کا جو بھی جواب دیا ہے' میرے خیال میں وہ شرافت کا جواب دیا جس کو انہوں نے کمزوری سمجھا ہے جو کہ نہیں ہے۔ آج پوری قوم حکومت کے ساتھ ہے چاہے وہ وزیر اعظم کا انتخاب ہو' ان کا ووٹ ہو یا اس کے بعد joint parliamentary session ہو اور اس کے بعد کی کارروائی ہو' پوری قوم ایک ساتھ کھڑی ہے۔

بھارت نے یہ اس لیے بھی کیا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے ہمارے western front کو کمزور کرنے کے لیے eastern front کھولنے کا ارادہ کیا ہوا ہے قطع نظر اس کے کہ دنیا میں یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ پاکستان اپنے western border پر دہشت گردی کے خلاف ایک international effort کر رہا ہے۔ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ بھارت نے 26 نومبر کو ہونے والے واقعات کو 9/11 کی طرح 26/11 کا نام دیا۔ جناب چیئرپرسن صاحبہ! 9/11 ستمبر کے مہینے کا ذکر تھا جبکہ یہ نومبر ہے۔ اس لیے یہ 26/11 نہیں ہے' یہ 11/26 ہے جس کو غلط طریقے سے بیان کیا جاتا ہے۔ بھارت کو یہ بھی احساس ہوا کہ اب جبکہ ان کی قومی سلامتی اس طرح زد میں آگئی ہے اور ان کے regional power بننے کے خوابوں کو شدید دھچکا لگا ہے' اس لیے انہوں نے یہ ایک front کھولا ہے۔ میرے خیال میں اس بارے میں ہمیں ساری دنیا کو بتانا پڑے گا۔

پاکستان ہو یا چاہے کوئی اور ملک اس کی سلامتی کے کچھ جزو ہوتے ہیں' ان کے لیے تیار رہنا پڑے گا۔ ایک ہوتا ہے سرحدوں کا دفاع۔ دوسرا ہوتا ہے سیاسی نظام کا مضبوط کرنا۔ تیسرا ہوتا ہے اقتصادی صورتحال کا منہ توڑ جواب دینا اور غربت کا خاتمہ۔ چوتھا اداروں کو مزید مضبوط کرنا۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی اور اندرون ملک انتظامات کو مزید مستحکم کرنا ہوگا۔ پاکستان

کے پاس اس وقت بھارت کی اس دہشت گردی میں اس کو ریاستی دہشت گردی کہتا ہوں دوسرے ملک کے خلاف اور اعلان جنگ کا کیا جواب ہے؟ میرے خیال میں ہمارے پاس صرف ایک option ہے۔ کسی بھی ملک کے لیے اس صورت حال میں کوئی اور option نہیں ہوتا۔ وہ option ہے hope for the best, prepare for the worst. اس کے لیے میں یہ کہوں گا کہ پاکستانی حکومت کو چاہیے' مجھے یقین ہے کہ ہم یہ کر بھی رہے ہیں' کہ اس وقت تیاری مکمل کرلے۔ سب سے بڑا دفاع' سرحدوں کا دفاع ہوتا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ defensive defence policy اختیار کی ہے' آج بھی ہم اس پر قائم ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ پاکستانی افواج کو حکم دے دیا جائے' اس سے متعلق پارلیمنٹ resolution بھی پاس کر سکتی ہے' رضا ربانی صاحب یہ بات سن رہے ہیں' افواج کو یہ ہدایت کر دی جائے کہ اگر ایک انچ کی بھی سرحدی خلاف ورزی ہو چاہے وہ پاکستان کی فضائی سرحدیں ہوں' زمینی ہوں یا بحری ہوں' اگر violation ہوتی ہے تو اس کا اسی وقت منہ توڑ جواب دیا جانا چاہیے۔ اب ہمیں technical mistake کی کوئی شرافت نہیں دکھانی چاہیے۔

دوسرا یہ ہے کہ اس تیاری کے متعلق ہمیں میڈیا کو ایک complete briefing دینی چاہیے۔ ہمارے جو اس وقت Secretaries موجود ہیں' former Secretaries خارجہ ان سب کو بلا کر' اور کئی ایسے لوگ ہیں جن کو briefing دے کر دنیا میں پھیلا دینا چاہیے۔ فوج کو صرف ایک ہدایت ہو eye for eye اور ان کو کوئی اور ہدایت دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ حملہ ہو تو اس کا شدت سے مقابلہ ہو۔ جہاں تک عوام کا تعلق ہے' یہ بات یہاں بالکل نہیں ہوئی کہ عوام تو تیار ہے لیکن اس کی تیاری صرف پرجوش ہونے سے نہیں ہوتی ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ Interior Ministry کو چاہیے کہ فوری civil defence کی exercises شروع کردیں تاکہ clear message جائے کہ فوج کے ساتھ ساتھ civil defence کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔ شانہ بشانہ کیسے کھڑے ہوں گے؟ میرا خیال ہے یہاں پر Interior Minister کو بتایا جائے کہ اس کے لیے انتظامات کردیں۔ ہمیں یہ خدشات ہیں کہ بھارت ایک کمزور ملک ہے' کمزور پڑوسی بہت خطرناک ہوتا ہے۔ آج بھارت نہ تو regional power ہے اور نہ ہی وہ طاقت رکھتا ہے کہ اپنے ملک میں امن و امان قائم رکھ سکے لہذا ہمیں ان سے بہت بچنا پڑے گا۔ اس کے لیے ہماری

حکمت عملی کیا ہونی چاہیے؟

پہلی بات یہ ہے کہ ہمیں فوری طور پر بھارت کے خلاف economic sanctions لگانی چاہیئیں اور وہ کس صورت میں ہوں گی؟ یہ بھی میں واضح کردوں کہ اگر وہ پاکستان کے ساتھ معاملات درست کرنے کے لیے table پر نہیں آتے، ہمارے وزیر خارجہ کو واپس جانے کے لیے کہتے ہیں اور بات چیت کو روک دیا ہے تو جب تک انہوں نے پاکستان کے ساتھ بات چیت بند رکھنی ہے، ہمیں ان کے ساتھ trade بند کر دینی چاہیے خواہ import ہو یا export ہو۔

اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہوں گا کہ افغانستان کے لیے جو بھارت سے سامان جاتا ہے اس کو بھی بند کر دینا چاہیے تاکہ ان کو احساس ہو کہ economic sanctions کیا ہوتی ہیں۔ ہمیں ان کو فوری طور پر لاگو کرنا چاہیے اور پاکستان کی air space جو کہ technical بنیادوں پر انہوں نے violate کی ہے تو اب ہمیں کوئی اعتبار نہیں ہے کہ وہ اپنی air space بھی جانتے ہیں کہ کتنی حدود میں رہنا ہے، کمزوری چونکہ موجود ہے تو ہمیں پاکستان کی air space commercial مقاصد کے لیے بھی ہندوستان کے لیے بند کرنی چاہیے تاکہ ان کو محسوس ہونے لگے کہ اس طرح کی تیاری اگر وہ کرتے ہیں تو ہم ان سے بڑی تیاری کریں گے۔

ہماری حکمت عملی کی دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں بھارت کو یاد دلانا ہوگا کہ پاکستان ایک responsible, nuclear armed country ہے لہٰذا اگر انہوں نے حملہ کیا تو پاکستان کسی بھی طریقے سے دفاع کرنے کا حق رکھتا ہے۔

ہماری پارلیمنٹ کی انیس رکنی کمیٹی کو چاہیے کہ اس کا فوری نوٹس لے کر اپنی سفارشات کو سامنے لائیں اور آخر میں، میں صرف یہ کہوں گا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم حکومت کے ساتھ ہیں مگر میرے خیال میں یکجہتی دکھانے کے لیے point scoring بند کر دینی چاہیے۔ سیاسی point scoring کا وقت انشاء اللہ آئے گا مگر اس وقت سیاسی اختلافات بھلا کر پاکستان ایک ہو کر قائد اعظم کا unity کا message لے کر بھارت سے مقابلے کے لیے تیار ہو جائے۔ بہت بہت شکریہ۔

Madam Presiding Officer: Thank you Mr. Memon. You have given a good advice to the Government, I hope it will take note of that.

اب میرے خیال میں باری تو حیدری صاحب کی ہے لیکن ایک درخواست ساجد میرصاحب کی طرف سے ہے کہ انہوں نے سفر کرنا ہے تو اگر حیدری صاحب اجازت دیں تو پہلے ساجد میر صاحب تقریر کرلیں اس کے بعد حیدری صاحب بول لیں۔

سینیٹر عبدالغفور حیدری، ساجد میر صاحب بول لیں۔

سینیٹر ساجد میر: شکریہ میڈم چیئرپرسن۔ میں آپ کی وساطت سے حیدری صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ممبئی کے افسوسناک واقعات کے بعد بھارت نے حسب عادت پاکستان کو الزام دینا شروع کیا ۔ اتنی مہربانی البتہ ضرور کی کہ کہا کہ یہ non-state actors کا کام ہے اور state اور حکومت شاید اس میں ملوث نہیں ہے۔میں سب سے پہلے تو یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر ایسا کیوں ہے کہ بھارت میں ایک معمولی سا واقعہ بھی ہوتا ہے تو وہ اس کا فوراً اور براہ راست الزام پاکستان کو دیتے ہیں اور پاکستان میں ایسے واقعات جن کے بارے میں باخبر لوگ یہ جانتے ہیں کہ واقعتاً بھارت ان میں ملوث ہے' ان میں ہم بھارت کا نام لینے سے ہچکچاتے ہیں۔ نام لینا تو درکنار ان تمام معاملات کے بارے میں ' میرے دوستوں نے معذرت خواہانہ رویہ کہا' میں کہوں گا کہ حکومت نے اس میں معذرت خواہانہ رویہ اختیار نہیں کیا بلکہ خوشامدانہ رویہ اختیار کیا' اس معاملے میں بھی اور اس سے پہلے بھی۔ بھارت یقیناً ایک ایسا ملک ہے کہ اس کے جواب میں خوشامدانہ اور عاجزانہ رویہ کسی قسم کی help نہیں کر سکتا بلکہ اس سے اس کا مزاج مزید بگڑتا ہے۔وہ جو کسی نے کہا ہے کہ،

عجز سے نیاز سے تو وہ نہ آیا راہ پر
دامن کو اس کے آج حریفانہ کھینچیے۔

یا پھر یوں کہہ لیں کہ

عجز سے اور بڑھ گئی برہمئی مزاج دوست
اب وہ کریں علاج دوست جو اس کی سمجھ میں آسکے

عجز و نیاز سے بھارت کا رویہ اور متکبرانہ ہوتا گیا۔ یہی معاملہ ہم نے بھارت سے کیا ہے۔ یہی معاملہ پرویز مشرف کے دور سے بھارت کے ساتھ اور امریکہ کے ساتھ بھی چل رہا ہے اور یہی طریقہ اب تک یہ حکومت اپنائے ہوئے ہے کہ ان دونوں ملکوں کے تکبر کے مقابلے میں' جارحیت کے مقابلے میں' زیادتیوں کے مقابلے میں ہم ایک فدویانہ' خوشامدانہ اور عاجزانہ رویہ اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یہی چیز ہے جو بھارت کو حوصلہ دیتی ہے کہ وہ ہر معاملے میں پاکستان کو ملوث کرے۔ یہی چیز ہے جس نے اس کو جنگی تیاریوں پر آمادہ کیا ہے اور آج آپ دیکھیں کہ وہ پوری طرح مسلح اور تیار ہے خدانخواستہ پاکستان پر حملہ کرنے کے لیے۔ پارلیمنٹ کا اجلاس یہاں بھی ہو رہا ہے' ہم بھی اپنے جذبات کا اظہار کر رہے ہیں لیکن یہاں میں افسوس سے کہوں گا کہ ہمارے کچھ بھائی اور دوست پارلیمنٹ میں اٹھ کر یہاں یہ بھی کہتے ہیں کہ ہاں ہم دہشت گرد تو ہیں' ہاں! ہمارے ہاں دہشت گردی کے اڈے ہیں۔ ہم دہشت گردوں کی تربیت کرتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض حضرات کا' بعض افراد کا' بعض پارٹیوں کا موقف اس سلسلے میں کیا ہے اور وہ وقتاً فوقتاً اس کا اظہار بھی کرتے رہتے ہیں لیکن اس بات کے کرنے کا یہ موقع نہیں ہے۔ یہ موقع ہے کہ ایک متحدہ' joint اور مشترکہ آواز یہاں سے نکلے' مشترکہ message یہاں سے جائے کہ ہم اس معاملے میں ایک ہیں اور نہ صرف بھارت کی عملی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لیے بلکہ زبانی جارحیت جو اس نے پاکستان کے خلاف روا رکھی ہے aggressively جس طرح وہ ہمیں blame کر رہا ہے اس کے مقابلے میں بھی ہم ایک ہیں۔ اپنے آپ کو خود ہی قصور وار ٹھہرانا بڑا افسوسناک ہے۔

اس کے علاوہ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ امریکہ کا یہ بیان اور امریکہ کا یہ کہنا کہ بھارت اور پاکستان کی جنگ کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں' ہمیں اس پر زیادہ یقین نہیں کرنا چاہیے۔ اس پر زیادہ بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ امریکہ چاہے تو جنگ کو روک سکتا ہے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ تو بھارت کے ساتھ کھڑا ہے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی طرف دیکھنا عبث ہے اور reports کے مطابق اس کا مشورہ تو ہمیں یہ تھا کہ اگر بھارت surgical strikes کرتا ہے تو آپ ذرا حوصلے سے' صبر سے اور گردن نیچے ڈال کر اسے برداشت کریں' کوئی ایسی بات نہیں ہوگی۔ اس قسم کا مشورہ دینے والا جو بھارت کے ساتھ کھڑا

ہے اس سے توقع رکھنا عبث ہے۔ میں یہاں بھی کسی کے کہے ہوئے کا حوالہ دوں گا' کسی نے کہا تھا کہ،

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد
وہ بھی کم بخت تیرا چاہنے والا نکلا

حاکم سے مراد امریکہ لے لیں۔ ان حالات میں ایک مضبوط پالیسی اور مضبوط حکومت کی ضرورت ہے مگر حکومت وقت نے بار بار مضبوطی کی بجائے اپنی کمزوری کا اظہار کیا ہے اور خاص طور پر آپ وزیر دفاع کے بیانات دیکھیں' سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ پاکستان کے وزیر دفاع ہیں یا بھارت کے وزیر دفاع ہیں۔ یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے کہ باہمی سمجھوتے کے تحت ہم ایٹمی جنگ نہیں کریں گے' نہ کریں آپ۔ ایٹمی جنگ یقیناً تباہ کن ہے اور پورے علاقے کے لیے انتہائی خطرناک ہے لیکن وقت سے پہلے اپنے پتے دکھانے کی ضرورت کیا ہے؟ آپ یہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم ہر extreme تک جائیں گے اور ہر طریقہ جو ہمارے پاس موجود ہے اپنے دفاع کے لیے استعمال کریں گے۔ آپ بے شک ایٹم بم کو استعمال نہ کریں کیونکہ یہ یقیناً تباہ کن ہے لیکن آپ کو کہنے کی ضرورت کیا ہے کہ ہم باہمی سمجھوتے کے تحت ایسا نہیں کریں گے۔ یا آپ پہلے ہی کہہ رہے ہیں کہ ہم مغربی سرحد سے' بیک وقت بھارت اور امریکہ کو خوش کر رہے ہیں' فوج واپس نہیں لائیں گے۔ اس کی بجائے آپ کو کہنا چاہیے کہ اگر ہمیں ذرا بھی خطرہ ہوا' حملہ تو دور کی بات ہے' جس طرح اس وقت بھارت پوری طرح مسلح اور تیار ہے اس کے پیش نظر آپ کو سوچے سمجھے بغیر اور اعلان کیے بغیر اور یہ کہے بغیر کہ مغربی سرحد سے فوجیں نہیں بلائیں گے آپ کو actually اب تک مغربی سرحد سے فوج واپس بلا لینی چاہیے تھی تاکہ وہ مشرقی سرحد کی حفاظت کر سکے۔ ان حالات میں ایک کمزور پالیسی' کمزور بیانات اور کمزور حکومت پاکستان کو شدید ترین نقصان سے خدانخواستہ دوچار کرے گی۔ کسی نے کہا ہے کہ

سمندر تیز طوفانی ہوا ٹوٹی ہوئی کشتی
یہی اسباب کیا کم تھے کہ اس پر ناخدا تم ہو

اگر ناخداؤں کا یہ حال ہے اور حکومت کے ذمہ داروں کا یہ حال ہے تو یہ دفاع کس نے کرنا ہے؟ یہ بات البتہ خوش آئند ہے کہ شاید اب فوج اور اس کے سربراہ نے' اطلاعات سے یہ لگتا ہے' شاید

حکومت کو طاقت کا کوئی ٹیکہ لگایا ہے اور اس میں کچھ طاقت اور جان کے آثار پیدا ہو رہے ہیں' لیکن اس بات کو میں بیک وقت خوش آئند بھی کہوں گا اور افسوسناک بھی کہوں گا اس لئے کہ کسی جمہوری اور عوامی حکومت کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ ایسی پالیسی اور ایسے طریقے اختیار کرے کہ فوج کو خواہ مخواہ مداخلت کی دعوت ملے اور خواہ مخواہ وہ اپنا مشورہ دینے کے لئے آ جائیں۔ حکومت کو یقیناً ایسی پالیسی نہیں اپنانی چاہئے۔

محترمہ! میں آپ کا زیادہ وقت لیے بغیر یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ خدا نخواستہ اگر حملہ ہوا تو حکومت بھی' قوم بھی اور فوج بھی یقیناً انشاء اللہ متحد ہوکر اس کا مقابلہ کرے گی' لیکن حملے سے پہلے جو diplomatic حملہ ہم پر ہو چکا ہے اور بھارت نے جس طریقے سے diplomatic offensive چلایا ہے اس کے مقابلے میں ہم ناکام رہے ہیں۔ مجھے اللہ کی ذات سے' اپنی فوج سے' قوم سے اور حکومت سے بھی یہ پوری امید ہے کہ خدا نخواستہ حملہ ہوا تو انشاء اللہ ہم بھرپور دفاع کریں گے بلکہ اس میں کامیاب ہو جائیں گے' لیکن diplomatic جنگ میں ہم ہار چکے ہیں۔ جس طرح بھارت نے پوری دنیا میں پاکستان کو بدنام کیا ہے' میں سمجھتا ہوں کہ وہ انتہائی شرمناک اور انتہائی افسوسناک ہے۔ آج سے نہیں بلکہ اس سے بہت پہلے سے یہ معاملہ چل رہا ہے کہ بھارت کا اصل چہرہ ہم دنیا کو دکھانے میں ناکام رہے۔ کشمیر کے لوگوں پر اس نے کیا ظلم نہیں کیا۔ کشمیر کے بارے میں اس نے کیا وعدہ خلافیاں کیں اور کیا بدعہدیاں کیں۔ خود اپنی اقلیتوں کے ساتھ' مسلمانوں کے ساتھ اور عیسائیوں کے ساتھ اس کا کیا دہشت گردانہ رویہ رہا؟ کس طرح بھارت کی اکثریت نے وہاں کی اقلیتوں کو دبایا اور کس طرح دہشت گردی کا انہوں نے مظاہرہ کیا۔ کس طرح انہوں نے مسلمانوں اور عیسائیوں کی عبادت گاہوں کو جلایا اور ان کے بہت سے لوگوں کو مارا' ان کے گھروں کو مسمار کیا اور شدید نقصان پہنچایا۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ ہم ہندوؤں کی دہشت گردی کو اور بھارتی دہشت گردی کو دنیا کے سامنے پیش کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اب بھی وقت ہے کہ اس معاملے میں ہم diplomatic offensive کا جواب درست طور پر مضبوط طریقے سے دیں۔ اس کے لئے بھی ایک مضبوط پالیسی کی ضرورت ہے۔ میں ان الفاظ کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ' پروفیسر صاحب۔ یقیناً یہ بہت اہم خیالات ہیں جن کا آپ نے اظہار کیا۔ جس طرح کہ میں پہلے اعلان کر چکی ہوں مولانا عبدالغفور حیدری صاحب! آپ یہ نہ کہیں کہ آپ کی باری پر میں یہ بات کر رہی ہوں۔ وقت ہمارے پاس کم ہے اس لئے آپ کوشش کریں کہ اگر نئے ideas ہیں جو اس سے پہلے نہ بولے گئے ہوں تو ان پر ذرا stress کریں۔ میں آپ کے تعاون کی شکر گزار ہوں لیکن وقت کا خیال رکھیں۔ مولانا عبدالغفور حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی) محترمہ چیئر پرسن صاحبہ! آج ہم ملک کی سلامتی کے حوالے سے اس House میں بحث کر رہے ہیں' تجاویز دے رہے ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔ جہاں تک ممبئی بم دھماکوں کے حوالے سے بات ہے میں سمجھتا ہوں کہ انڈیا نے وہی کردار ادا کیا اور وہی رویہ اپنایا جو 9/11 کے واقعات کی روشنی میں امریکہ نے فوری طور پر بغیر سوچے سمجھے افغانستان اور پاکستان کو مورد الزام ٹھہرایا تھا۔ اب اگر واقعی بھارت اس حوالے سے سنجیدہ تھا تو کم از کم اس کو تحقیقات کے مراحل طے کرنے چاہیے تھے اور تمام معلومات کے حوالے سے ایک چیز جو صحیح سامنے آتی اور اس کے بعد پھر وہ اس طرح کی بات کرتے' لیکن بالکل وہی رویہ' وہی کردار اور وہی سوچ جو امریکہ جیسی بڑی طاقتیں ہوتی ہیں تو اس نے سارے کا سارا اس واقعہ کا ملبہ پاکستان پر ڈال دیا۔ بنیادی طور پر اس میں بھارت نے اپنی سیکورٹی کی نا اہلی اور ناکامی کو نظر انداز کیا اور اس میں بھی انہوں نے صرف نظر کیا۔ ٹھیک ہے بھارت یوم تاسیس سے ہمارا ایک پڑوسی ملک ضرور رہا ہے لیکن ایک مخالف ملک بھی رہا ہے اور اگر کبھی بھی کوئی ایسا واقعہ ہو تو وہ وقت ضائع نہیں کرتا اور پاکستان کو مورد الزام ٹھہراتا ہے' لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے ہاں اس موقع پر جو جواب دیا گیا وہ بھی قومی خواہشات کے مطابق نہیں جو پہلے پہل جواب دیا گیا تھا اس سے ہماری ایک کمزوری سامنے آئی ہے۔ بعد میں جو کچھ ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ دیر آید درست آید وہ بھی صحیح تھا اور اسی موقف کو اب ہم لے کر چل رہے ہیں' لیکن آغاز ہم نے بھی اچھا نہیں کیا۔ کہتے ہیں کہ عدالت میں جانے سے پہلے آدمی اپنے ساتھ بھی کوئی انصاف کرے اور کوئی اپنے گریبان میں

دیکھے کہ میں ٹھیک کر رہا ہوں یا غلط کر رہا ہوں۔ بہرکیف جو کچھ ہونا تھا وہ تو ہو گیا' لیکن اس کے بعد بھارت نے ہماری سرحدات کی خلاف ورزی کی۔ یہ بین الاقوامی مسلمہ ضابطوں کے خلاف ایک بہت بڑا جرم تھا بھارت کا اور پھر وہ بھی اس وقت اور ایسی حالت میں کہ دونوں ملکوں کے درمیان جنگ کی فضا ہو۔ ایسے حالات میں ہماری سرحدات کی خلاف ورزی ایک سنگین جرم تھا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ ہم اس مسئلے کو لے کر عالمی عدالت میں جاتے اور پوری دنیا کو بتاتے کہ ایک آزاد ملک کی سرحدات کی خلاف ورزی کرنا اور پھر اس کو ایک طرح سے جرم کی دعوت دینا یہ بھارت کی طرف سے یہ سارا کچھ ہوا۔ اس حوالے سے بھی ہم نے کوئی تیز رفتاری نہیں دکھائی اور پوری دنیا کو ہم اپنی مظلومیت یا اپنی سرحدات کی خلاف ورزی پر متوجہ نہیں کر سکے اور دنیا کی ہمدردی حاصل نہیں کر سکے جو کہ ہمیں کرنی چاہیے تھی۔ بہرحال یہ ہم سے ایک دوسری کوتاہی یا سستی ہوئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری نظر اس طرف گئی ہی نہیں ہے۔ اگر ممبئی میں کوئی واقعہ ہوتا ہے اور اس کا ہندوستان کو بھی پتہ ہے اور پوری دنیا کو بھی پتہ ہے کہ پاکستان کی وہاں تک رسائی اور یہ سارا کچھ کرنا ممکن نہیں ہے' لیکن اس کے باوجود بغیر سوچے سمجھے اس کا الزام پاکستان پر لگا دیا گیا اور پاکستان کی سرحدات کی براہ راست خلاف ورزی کی گئی۔ اس حوالے سے انڈیا نے جو کچھ کہا بہرحال ہم نے اس کو اس انداز سے نہیں لیا جس طرح ہم دنیا کو بتاتے کہ یہ زیادتی کس کی طرف سے ہے۔

جہاں تک ملک کی سلامتی اور اس کے تحفظ کی بات ہے اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ پوری قوم یک جان ہے اور پوری قوم ملک کے تحفظ کے لئے مستعد اور تیار ہے۔ ہم نہیں چاہیں گے کہ اس خطے میں جنگ ہو کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ جنگ کی صورت میں ظاہر ہے دو ایٹمی ملک ہیں اور اس سے جو تباہ کاری ہوگی اس خطے میں وہ ان کے سامنے بھی ہے اور ہمارے سامنے بھی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ جنگ ہو۔ اگر جنگ ہوتی ہے اور اس جنگ کے نتیجے میں دونوں ممالک سلامت رہے تو کم از کم 50 سال پیچھے چلے جائیں گے۔ لہٰذا اس حوالے سے ہندوستان کو بھی اس پر سوچنا ہے اور ہمیں بھی سوچنا ہے اور ہم نے جنگ میں پہل نہیں کرنی اور نہ ہی ارادہ ہے پاکستان کا' لیکن اگر جنگ مسلط کی گئی تو پاکستانی قوم نے جس طرح پہلے بھی فوج کے ساتھ اور اپنے اداروں کے ساتھ مل کر پاکستان کا دفاع کیا ہے انشاء اللہ ہم

اپنی اس سرزمین کی، مادر وطن کی انچ انچ کی حفاظت کے لیے تیار اور مستعد ہیں۔ لہٰذا ایسی صورت میں ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم قوم کو بھی تیار رکھیں، اپنی فوج کو بھی تیار رکھیں اور اپنے ملک کے دفاع کے لیے کمربستہ ہوجائیں۔ اگر جنگ مسلط کی جاتی ہے تو اس میں ہمیں اپنے ملک کے دفاع کے لیے بہرحال جو کچھ ہم سے ہو سکے گا، کرنا ہو گا۔

اس کے ساتھ ساتھ میں ایک مختصر گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ قبائلی علاقوں میں جو اس وقت فوج ہے، مغربی سرحد پر جو اس وقت فوج ہے، میری تجویز ہوگی کہ اب اندرونی لڑائی ہمیں ترک کرنی چاہیے اور یہی مشترکہ پارلیمنٹ کی قرارداد کا ایک خلاصہ ہے کہ ہم اپنے علاقوں میں فوج کشی نہیں کریں گے اور فوج جہاں کہیں بھی ہے اس کو واپس بلالیں۔ ہمیں اب اس فوج کو مشرقی بارڈر پر لانا چاہیے اور اپنی مشرقی بارڈر کو مضبوط کرنا چاہیے اور اندرون ملک جو جنگ جاری ہے اس کو ہمیں ختم کرنا چاہیے۔ یہ میری آخری گزارش ہوگی۔ اس کے ساتھ میں چاہوں گا کہ اس بحث کے بعد ہم ایک متفقہ قرارداد لے آئیں قومی یکجہتی کے حوالے سے چونکہ تمام سیاسی اور دینی جماعتوں کے نمائندے یہاں موجود ہیں اور ہم یہ بھارت کو بھی دکھائیں اور پوری دنیا کو ہم دکھائیں کہ ہم اپنے دفاع کے لیے یک جان ہیں، متحد ہیں اور اگر جنگ مسلط کی گئی تو دفاع کے لیے ہم تیار ہیں۔ شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ حیدری صاحب کہ آپ نے بروقت مکمل کیا۔ اب میرے سامنے مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ تقریباً ایک گھنٹا ہمارے پاس اس debate کے لیے ہے، and I have 11 speakers, جن میں Leader of the Opposition بھی شامل ہیں جن کا unlimited time ہوتا ہے۔ لہٰذا درخواست ہے کہ بات بہت مختصر کریں۔ Now, I give the floor to Mr. Kamil Ali Agha, the Leader of the Opposition.

سینیٹر کامل علی آغا (قائد حزب اختلاف): شکریہ میڈم چیئرپرسن۔ بڑی خوش آئند بات یہ رہی اس اجلاس میں کہ قائد ایوان کی طرف سے اس بحث کا آغاز کیا گیا اور قومی سلامتی کا مسئلہ جو آج ملک کو درپیش ہے اس پر ان کی طرف سے قرارداد سامنے آئی۔ بڑی اچھی باتیں ہوئی ہیں اور خاص طور پر جو قابل تعریف بات ہے ہمیشہ کی طرح کہ ہر طبقہ فکر اور بالخصوص اس

ہاؤس میں موجود ہر نمائندگی نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمارے روایتی دشمن بھارت کی طرف سے اگر جنگ مسلط کی گئی تو ہم یک جان ہوکر اس کا مقابلہ کریں گے۔ یقینی طور پر موجودہ حکومت نے اس مسئلے کو درپیش آتے ہی جو اچھا کام کیا وہ یہ تھا کہ All Parties Conference بلوا کر پوری قوم کا mandate لیا جو mandate یقینی طور پر یہی تھا کہ اس مسئلے میں پوری قوم یک جان ہے اور دشمن کا مقابلہ ایک ہوکر کرے گی اتحاد کے ساتھ، یکجہتی کے ساتھ اور انہی جذبات کے ساتھ جن کے تحت پاکستان حاصل کیا گیا تھا۔

میڈم چیئرپرسن! افسوس کی بات یہ ہے کہ جس طرح مقررین نے یہ بات کی کہ اس mandate کا فائدہ نہیں اٹھایا جا سکا۔ یہ افسوسناک بات ہے۔ میں تو بالکل یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ممبئی کا واقعہ manipulated تھا اور 16 ممالک کو affect کیا گیا، تاکہ پاکستان کے خلاف پوری دنیا میں جذبات کو ابھارا جائے اور یہ طریقہ کار بھارت کا ہمیشہ سے رہا ہے۔ 1965ء میں دیکھیں کہ کس طریقے سے آکاش وانی نے پوری دنیا میں پاکستان کے خلاف propaganda کیا حالانکہ پاکستان پر جنگ بلا وجہ مسلط کی گئی تھی، آج تو پھر کوئی وجہ بنائی جا رہی ہے، کوئی background ہے لیکن اس وقت کس طریقے سے بلاوجہ پاکستان پر جنگ مسلط کی گئی، حملہ کیا گیا اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ پاکستان قصور وار ہے باوجود اس کے کہ حملہ آور بھارت تھا لیکن پاکستان کو مورد الزام ٹھہرایا جانے لگا۔ الحمدللہ وہ 1965ء میں اپنا ہدف حاصل نہیں کرسکا لیکن 1971ء میں اس نے اپنے اہداف حاصل کیے اور پاکستان کو دولخت کر دیا۔ ساری زیادتیاں اور سارے مظالم اگر آپ کشمیر میں دیکھیں کہ آج تک 93 کی جو رپورٹ ہے اس میں 90 ہزار کشمیریوں کو شہید کیا جا چکا تھا۔ اس کے بعد ہزاروں مزید جانیں تلف کی گئیں اور وہ یقینی طور پر اس کی تعداد لاکھوں میں ہو چکی ہوگی۔ اتنے ظلم اور زیادتی کے باوجود بھارت نے ہمیشہ جھوٹ کو سچ ثابت کیا اور پاکستان کے خلاف پوری دنیا کو استعمال کیا۔ آج آپ کے سامنے وہی صورت حال ہے کہ ایک manipulated واقعہ پاکستان کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے اور ہمارا رویہ جس کی میں نشاندہی کرنا چاہتا ہوں وہ کیا ہے اور بھارت باوجود اس کے کہ ایک جھوٹ کو سچ بنا کر پاکستان کے خلاف استعمال کر رہا ہے۔ تیاری کی حد یہ ہے کہ آپ ان کا دفتر خارجہ دیکھیں پوری دنیا میں متفق نظر آ رہا ہے۔ پوری دنیا کے سفیروں

کو بلا کر ایک جھوٹ، سچ کی صورت میں ان کے سامنے رکھا جا رہا ہے۔ سیکورٹی کونسل کے اندر کس طریقے سے انہوں نے manipulation کی اور کس طریقے سے پاکستان کے دفتر خارجہ کو استعمال کیا۔ آج تو بالکل واضح صورت کے اندر ایک نقشہ پیش کر دیا گیا ہے اور میڈیا، تجزیہ نگاروں نے، ہر طبقہ فکر نے یہ بھانپ لیا ہے کہ حکومت پاکستان کی مرضی کے ساتھ سیکورٹی کونسل سے قرارداد منظور کروائی گئی اور کس طریقے سے اپنے دوست چین کو، جیسے میں نے کل بھی عرض کیا تھا اعتراض کرنے سے روکا گیا۔ دیکھیں دو رائے ہوسکتی ہیں ایک رائے جو آج عوام کے سامنے آئی ہے اور دوسری بات کہ حکومت اس بات سے انکاری ہے، اگر یہ انکاری ہے تو یہ بتائیں کہ سیکورٹی کونسل میں resolution پاس ہونے کے بعد کیونکر اس کی implementation سے پہلے یہ جواز پیش نہیں کیا گیا کہ 1948 سے جب بھارت خود UNO میں گیا اور اس کی درخواست پر وہاں سے قرارداد پاس ہوئی اور آج 60 سال بعد تک بھارت نے اس قرارداد پر عملدرآمد نہیں کیا۔ کیا یہ جواز نہیں بنتا تھا کہ حکومت پاکستان اگر اس کی مرضی سے موجودہ قرارداد جماعت الدعوۃ پر پابندی کے لیے منظور کروائی گئی، اگر حکومت کی مرضی سے نہیں تھی اور حکومت کو نہیں پتا چلا کہ UNO میں موجود مبصر نے یہ بات کہی کہ ہمیں اطلاع نہیں تھی۔ اگر حکومت کی بھی یہ پوزیشن ہے تو کیا حکومت اس پر عمل درآمد سے پہلے یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ پہلے بھارت 60 سال قبل منظور شدہ قرارداد پر عمل درآمد کرے ہم اس کے بعد اس قرارداد پر عمل درآمد کریں گے۔ میڈم چیئرپرسن! دال میں کچھ کالا ہے۔ یقینی طور پر میں میڈیا کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میڈیا نے جس طریقے سے واشگاف الفاظ میں عوام کو آگاہی دی ہے۔

(اس مرحلے پر اذان ظہر سنائی دی)

سینیٹر کامل علی آغا: آج میڈم سپیکر! پروین شاکر صاحبہ کی برسی ہے۔ ان کا ایک شعر ہے کہ

میں سچ کہوں گی مگر پھر بھی ہار جاؤں گی
وہ جھوٹ بولے گا اور لاجواب کر دے گا

ہمارے ساتھ یقینی طور پر یہی ہو رہا ہے۔ انہوں نے مجھے مجبور کیا کہ میں گزشتہ نو سال کی بات کردوں۔ یہ جو کہتے تھے کہ ہم امریکہ کے پیار میں ملک کے ساتھ بڑی زیادتی کر رہے ہیں اور پتا نہیں کیا کیا ہم نے مسلط کر دیا ہے۔ آج ان کا یہ حال ہے؟ یہ جو کچھ کہہ رہے تھے اس سے کس طرح چھلانگ لگا کر کس طریقے سے آگے گئے' ان کی آج حالت یہ ہے۔

اس شرط پہ کھیلوں گی پیا پیار کی بازی
جیتوں تو تجھے پاؤں' ہاروں تو پیا تیری

امریکہ کے عشق میں یہ اتنے مبتلا ہوئے ہیں کہ آج ان کے پاس تمام سفارتی ذرائع ہونے کے باوجود یہ اس کو استعمال نہیں کر رہے۔ انڈیا کو دیکھیں کہ اس کا دفتر خارجہ کیا کر رہا ہے اور پاکستان کا دفتر خارجہ کیا کر رہا ہے؟ جس کو یہ پتا ہی نہیں کہ قرارداد پاس ہوگئی' حالانکہ یقینی طور پر scoring ہوئی ہے جو اب میڈیا نے بالکل disclose کر دی ہے اور بڑے واشگاف الفاظ میں ثبوت کے ساتھ پیش کر دی ہے کہ انہوں نے یہ قرار داد' خود یہ اس پر پابندی لگانا چاہتے تھے لیکن انہوں نے خود بہانہ بنا کر یہ رپورٹ پیش کی کہ آپ یو این او سے قرارداد لے آئیں اور اس کے لیے کونڈا لیزا رائس نے ان کو کہا کہ چائنا کا کیا کرو گے انہوں نے کہا کہ ہم سنبھال لیں گے اور چائنا کو انہوں نے سنبھالا اور قرارداد منظور کروائی اور پابندی لگائی۔ آپ دیکھیں کہ سٹوری کہاں سے چلتی ہے اور کہاں پہنچتی ہے کہ وہاں پر جیسا کہ ڈار صاحب نے کہا کہ بندہ تو انہوں نے پکڑ لیا' وہاں چار جگہوں پر واقعات ہوئے کیا دس آدمی اتنا بڑا واقعہ' ہندوستان کی پوری فوج کے مقابلے' پوری سیکورٹی کے مقابلے میں کیا دس آدمی وہ واقعہ کر سکتے تھے؟ سارے کا سارا جھوٹ اب سچ بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ پاکستان کو بدنام کرنے کے لیے سولہ ممالک کے باشندوں کو ہلاک کیا گیا۔ پاکستانی حکومت کی کوششیں' تانے بانے اسی طرف تو نہیں جا رہی جب راجیو گاندھی پاکستان میں آئے تو کشمیر روڈ کا بورڈ اتار دیا گیا؟ کیا یہ سولتیں حکومت خود تو انڈیا کو فراہم نہیں کر رہی کہ پاکستان کو بدنام کر کے' دو games ہوسکتی ہیں ایک وہ والی سٹوری' آج میں بالکل ساجد میر صاحب والی بات پر یقین کر کے کہتا ہوں کہ ہمیں اس بات کو تسلیم نہیں کرنا چاہیے۔ جو story نکل رہی ہے وہ بالکل مختلف نکل رہی ہے۔ آج اگر کوئی یہ کہے کہ امریکہ پاکستان پر جنگ مسلط نہیں کرنا چاہتا تو یہ بات مجھے یقین کرنے والی معلوم نہیں

ہو رہی۔ آج مجھے یہ لگ رہا ہے کہ پاکستان کو یہ تاثر دینے کی کوشش ضرور کی جا رہی ہے کہ جنگ نہیں ہونی چاہیے لیکن پاکستان پر جنگ مسلط کی جا رہی ہے اور یقینی طور پر مسلط کی جا رہی ہے۔

یہ حکومت دھوپ کو ہاتھ سے روکنے کی کوشش کر رہی ہے جو ممکن نہیں ہوا کرتا۔ ہمیں اس بات کو مان لینا چاہیے اور جنگ کے بارے میں کسی نے خوب کہا تھا کہ جنگ ایک ایسی چیز ہے کہ اگر ایک فیصد یقین ہو جائے کہ جنگ ہونے والی ہے تو اس کو سو فیصد محسوس کرنا چاہیے۔ اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو دھوکے میں رہیں گے۔ دیکھیں ایک جنگ تو بلا شبہ شروع ہو چکی ہے۔ کچھ جنگیں ایسی ہوتی ہیں جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ جنگ کرنے کے بغیر اس قسم کا ماحول اور pressure قائم کر دیا جائے کہ اپنا ہدف حاصل کر لیا جائے، اپنے مقاصد حاصل کر لیے جائیں۔ محترمہ، وہ جنگ تو شروع ہو چکی ہے اور دشمن مقاصد حاصل کرنے کے قریب تر پہنچ رہا ہے۔ وہ امریکہ کی شکل میں ہو یا بھارت کی شکل میں ہو۔ پاکستان کے خلاف امریکہ کی strategic partnership، بھارت اس partnership کا ثبوت فراہم کر رہا ہے۔ یہ جو موجودہ سارا سلسلہ چلایا جا رہا ہے وہ اسی partnership کے تحت چلایا جا رہا ہے ابھی بھی ہم نے آنکھیں نہیں کھولیں، ابھی بھی ہم کچھ نہیں کر رہے۔

آج رپورٹ ملی ہے کہ یورپی یونین کا وفد mediation کے لیے پاکستان آ رہا تھا اور اس نے یقینی طور پر ہندوستان بھی جانا تھا، جس کو بھارت نے رکوا دیا ہے۔ میں قائد ایوان کی توجہ چاہوں گا۔ اس کے بارے میں، میں سمجھتا ہوں یہ ہماری، پاکستانی حکومت کی ایک اور بہت بڑی ناکامی ہو گی کہ انڈیا اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے صرف برطانیہ اور امریکہ کو استعمال کر رہا ہے اور رپورٹ جس پر میں نے کل مائیکل مولن کے pressure کی بات کی تھی کہ وہ pressure ڈال رہے ہیں کہ جناب، surgical attack اگر بھارت کرے تو پاکستان اس پر خاموشی اختیار کرے۔ یہ ڈرایا جا رہا ہے کہ اگر پاکستان اس پر react کرے گا تو پھر جنگ ہو جائے گی اور جنگ ہو گی تو بڑے نقصانات ہوں گے۔ یہ پاکستان پر pressure ڈالا جا رہا ہے لیکن محترمہ، اگر ایسا ہوا جس کے متعلق کچھ forces حکومت پاکستان پر شبے کا اظہار کر رہی ہیں۔ اللہ کرے کہ ایسا قطعی طور پر نہ ہو۔

ایک رپورٹ کے مطابق حکومت نے ایک strike کے لیے انڈیا کو یا امریکہ کو یہ

سہولت فراہم کرنے کے لیے عندیہ دیا ہے۔ اللہ کرے کہ ایسا نہ ہوا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایسا ہوا تو پھر، میرے نزدیک، یہ کوشش صرف اس لیے ہوگی کہ اس ملک پاکستان کی فوج کے جواز کو ختم کر دیا جائے ہمیشہ کے لیے، اس کا جواز ختم کر دیا جائے اور عوام کے اندر، پاکستانی عوام کے اندر پاکستانی افواج کی قدر کو کم کر دیا جائے۔ یہ پاکستان کی سالمیت کے لیے انتہائی گھناؤنا جرم ہوگا جس کا خدا کے لیے ہمیں یک جان ہو کر مقابلہ کرنا چاہیے اور ہمیں پاکستان کی سلامتی پر قطعی طور پر، خاص طور بھارت کے مقابلے میں کوئی compromise نہیں کرنا چاہیے اور اس موقع پر یک جان ہو کر اس کا مقابلہ کرنا چاہیے اور ثابت کرنا چاہیے کہ ہم اپنی قوم کی سلامتی کے مسئلہ پر یک جان ہیں، ہمارا اتحاد ہے اور ہم کسی قسم کا کوئی compromise نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ پوری قوم ان کے ساتھ کھڑی ہوگی اس مسئلہ پر اور کھڑی ہے۔ یہ یقین کے ساتھ آگے بڑھیں اور یہ ابہام جو پیدا ہو رہے ہیں یا کیے جا رہے ہیں، ہو سکتا ہے یہ سارے کے سارے ابہام international media کے ذریعے create کیے جا رہے ہوں۔ ان حالات کے اندر پوری قوم کو بھی ہوش کرنا چاہیے، میڈیا کو بھی ذمہ داری کا ثبوت دینا چاہیے۔ گزشتہ تین چار دن کے اندر جو خبریں ہیں کہ جی لاہور airport بند ہو گیا جو خبر چل رہی ہے channels پر، یہ اچھی بات نہیں ہے۔ یہ جہاں پوری ذمہ داری کے ساتھ عوام کو یہ آگاہی دے رہے ہیں، اس قسم کی harrassment سے بچانے کے لیے ذمہ داری سے رپورٹس دیں۔ اس میں verification کے لیے وزارت دفاع بھی ہے Information Department بھی ہے۔ وہ بھی اپنی ذمہ داری کا مظاہرہ کریں، آگاہی رکھیں تاکہ وہ بات آئے جس سے harrassment نہ ہو اور افواہ نہ ہو۔ افواہ ایسے موقع پر نقصان پہنچاتی ہے۔ بہت شکریہ! آخر میں یہ بات ایک بار پھر کہوں گا کہ یورپین یونین کے وفد کو mediation کے لیے بلوانا چاہیے۔ اگر وہ واقعی رک گیا تو انڈیا ایک اور فتح حاصل کرے گا اس جنگ میں۔ پاکستان کو نقصان ہو گا۔ ہمیں سفارتی ذرائع یقینی طور استعمال کرنے چاہییں فی الفور۔ ہمیں اپنے دوست ممالک کو استعمال کرنا چاہیے۔ وہ Friends of Pakistan کدھر گئے۔ نہ پیسہ دیا اور نہ اس وقت ہمیں کوئی فائدہ دے رہے ہیں۔ یقینی طور وہ Friends of Pakistan بھی کوئی پابندی مسلط کرنے کا حصہ بنائے گئے تھے۔ وہ بھی پاکستان کے خلاف ایک سازش تھی۔ جو ہمارے حقیقی دوست ہیں، ہمیں ان کے

ساتھ روابط کرنے چاہییں اور ہمیں ان کو بتانا چاہیے کہ اصل حقائق کیا ہیں۔ پوری picture ان کے سامنے رکھ کر ہمیں بھی حمایت حاصل کرنی چاہیے۔ بہت شکریہ، بہت مہربانی۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ، آغا صاحب۔ آپ کے واقعی بہت اہم نکات تھے۔ ابھی وقت تھوڑا ہے تو مجھے تھوڑی strictness دکھانی ہوگی اس لیے براہ مہربانی مختصر رکھیں اور لمبی تمہیدوں سے اجتناب کرتے ہوئے direct points پر recommendations دیں۔ وقت کا تھوڑا سا خیال رکھیں۔ آپ کی ہی تجویز ہے کہ اس کے بعد نکتہ ہائے اعتراض لینے ہیں۔ اگر آپ وہ رکھتے ہیں تو پھر میرے پاس تھوڑا ہائم ہے۔ جی مولانا راحت حسین صاحب۔ ایک دفعہ پھر تنبیہ کہ مختصر رکھیں اور maximum پانچ منٹ میں ختم کریں۔

سینیٹر مولانا راحت حسین: نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم، اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰین الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی) فلا تنازعوا فتفشلوا۔۔۔ و ریحکم۔ وقال اللہ تعالٰی، یا ایھاالذین آمنوا اصبروا و صابروا و رابطوا واتقواللہ۔ صدق اللہ العظیم۔ شکریہ۔ ایوان میں بہت اہم مسئلے پر جو بحث ہو رہی ہے اور تفصیلی گفتگو ہوئی۔ ملک کی سلامتی، استحکام اور وحدت کے لیے، اور یہ ایک لازمی امر ہے کہ جب ملک کے اندر پارلیمنٹ (شوریٰ) اور ایسے ادارے موجود ہیں جو ملک کی وحدت، سالمیت اور استحکام کے لیے سوچیں اور پھر ایک متفقہ رائے اور متفقہ فیصلہ ساری اقوام عالم کو بھیج دیں تو اردو کی ایک کہاوت ہے کہ " اتفاق میں برکت ہوتی ہے" اور قومیں وحدت کے بغیر کسی بھی مسئلے کا مقابلہ نہیں کر سکتیں اور پاکستان کا استحکام -- ذرا میڈم چیئرپرسن! ہاؤس میں ---

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: ذرا معزز رکن کے خیالات آپ سنیں۔

سینیٹر مولانا راحت حسین: اور یہ ایک ایسا مسئلہ ہے ملک کے استحکام کا، ساری پولیٹیکل پارٹیوں کے درمیان ایک قدر مشترک ہے جس پر کسی پارٹی کے بھی کوئی تحفظات نہیں، نہ کسی اختلاف کا مسئلہ ہے بلکہ روز اول جب میں اس پارلیمنٹ کا ممبر منتخب ہوا تو اس وقت سے لے کر آج تک ہم اسی وحدت کی بات کر رہے ہیں اور وحدت فکری کی بات کر رہے ہیں اور جب شوریٰ کی، پارلیمنٹ کی فکر یکجا ہوتی ہے تو اس کا نتیجہ بھی بڑا آسان نکلتا ہے کہ

اس ملک میں استحکام ہونا چاہیے اور ہم نے اسی وقت پچھلے دور میں بھی ایک مشورہ اور ایک تجویز دی تھی کہ ہم اپنے اندر کے حالات جو ملک میں امن و امان کا مسئلہ ہے اور سارا ملک بدامنی کی لپیٹ میں ہے اور جب ہم اندر سے کھوکھلے ہیں اور اس کے ساتھ اس کے حل کے لیے ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں کوئی تجویز نہیں ' ہم بھارت کا مقابلہ کس طرح سے کریں گے جب اپنا گھر پریشان ہو اپنا گھر جل رہا ہو' ایک بہت بڑا مسئلہ ہے لیکن پھر بھی مختلف لوگوں کے مختلف خیالات ہوتے ہیں۔ رائے کا اختلاف ہوتا ہے لیکن استحکام وطن ' ملی وحدت اور ملکی استحکام کی جب بات ہوئی تو پھر ہمارے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اور ہمارے اکابرین نے بھی بہت سی مشکلات دیکھی ہیں ۔آج مغربی پاکستان کا جو مسئلہ ہے۔آج ہم جس ملک میں رہ رہے ہیں یہ اتنا ملک نہیں تھا اس کے پاس بنگال بھی تھا لیکن جب ہماری وحدت تقسیم ہوئی ' خیالات تقسیم ہوئے تو ہم نے ملک کے آدھے حصے کو توڑ ڈالا اگر آج بھی ہم اپنے اپنے ضمیر اور اپنی اپنی سوچ کے مطابق اس ملک کو چلا رہے ہیں تو اس ملک کے اندر اتفاق اور وحدت ختم ہو جائے گی۔ ہمارے اکابرین نے اس ملک کو حاصل کیا اور میں جمعیت العلمائے اسلام پارٹی کے ایک ورکر کی حیثیت سے سارے ہاؤس کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ جمعیت العلمائے اسلام اس ملک کی وحدت کے لیے اور اس ملک کے استحکام اور سالمیت کے لیے کسی چیز پر سودے بازی نہیں کرے گی۔ ہمارا ایک ایک ورکر اس ملک کی وحدت کے لیے اپنی جان کا نذرانہ دینے کے لیے تیار ہے لیکن بات یہ ہے کہ جب ہم ہاؤس میں بات کرنے لگ جاتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے پر ایسے الزامات لگائیں کہ آپ نے اپنے دور میں یہ کیا اور یہ ' یہ کر رہے ہیں تو ہم ایک دوسرے کے گریبان پکڑ رہے ہیں تو اس ملک کا کیا ہوگا۔پھر اللہ ہی اس کا حافظ ہے ۔ ہماری حکومت یہ پالیسیاں چھوڑ دے کہ پچھلی گورنمنٹ نے یہ کیا اور اس گورنمنٹ نے یہ کیا ' ابھی ایک پالیسی ہے۔ایک سوچ ہے اس ملک کا استحکام ہے اور آپ کے ذہن میں بخوبی ہے کہ اس ملک کے اندر ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو باہر ملکوں کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہے ہیں اور ساری دنیا اس کی گواہ ہے اور باہر ملکوں کے ساتھ اپنی پارٹیوں کو up-grade کرنے کے لیے اور aid حاصل کرنے کے لیے یہ اپنے گھر کے دروازے توڑ رہے ہیں۔ ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا اور ہمیں کیا کہیں گے کیا منہ دکھائیں گے ؟ میں زیادہ وقت نہیں لوں گا لیکن آپ کے توسط سے ایک گزارش

ہے کہ ایک متفقہ قرار داد آنی چاہیے ہندوستان کیا ہے ؟ سو سال تک ہندوستان پرمسلمانوں نے حکمرانی کی ہے آج بھی مسلمان وہاں رہ رہے ہیں اور امریکہ یہ چاہ رہا ہے کہ ہندوستان دلدل میں پھنس جائے اور امریکہ یہ چاہ رہا ہے کہ ہندوستان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے لیکن ہمیں ہندوستان کے اندرونی معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ہم اپنے ملک اور اپنی وحدت کا سوچ رہے ہیں اور اگر ہندوستان والے ہمارے اوپر الزام تراشیاں کر رہے ہیں تو پھر اپنے ملک کے اندر اپنے حالات کو سدھار دیں۔اپنی حالت کو ٹھیک کر دیں اور اس کے اندر اگر تامل باغی ہیں اگر اس کے اندر دوسرے مسائل ہیں اور اگر اس نے اپنے ملک کے باسیوں پر اتنے ظلم کے پہاڑ ڈھائے ہیں' توڑے ہیں۔ کشمیر کے اندر ' راجستھان کے اندر ' حیدرآباد دکن کے اندر ' اس کا دوسرا کون ہے وہ اپنے ملک کی حالت کو سیدھا کرنے میں ناکام رہا آج ہمارے اوپر الزامات لگا رہے ہیں لیکن پاکستان میں ایک ملی جذبہ ہے' ایک ایمانی جذبہ ہے اور ہم ایمان کے جذبے کے تحت انشاء اللہ العزیز اپنے ملک کی حفاظت کریں گے ۔و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، انشاء اللہ تعالیٰ ۔۔

سینیٹر گلشن سعید، میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں -----

Madam Presiding Officer : Are you on a point of order?

سینیٹر گلشن سعید، ایک سکینڈ کے لیے 'بہت ہی تھوڑے سے لوگ ہیں جو تقریر کر رہے ہیں مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہم پر war مسلط کی جا رہی ہے ' الزام لگ رہے ہیں۔ کیا ہم تھوڑی دیر کے لیے اپنے اختلافات بھلا کر یہ self-pitiness کا مظاہرہ بند کر سکتے ہیں ؟ یہ پچھلے چھ سال سے جناب چیئرپرسن! آپ بھی سن رہی ہیں اور میں بھی سن رہی ہوں تو مشرف گورنمنٹ میں بھی ہم ہر وقت یہ برائیاں ہی سنتے تھے۔ کیا تھوڑی دیر کے لیے ہم اپنے اختلافات اور برائیاں بھلا کرکے صرف ایک جذبے کا اظہار کریں اس سینیٹ سے کہ اگر ہم پر جنگ مسلط کی گئی تو ہم اس کا منہ توڑ جواب دیں گے۔ ابھی میرے بھائی نے جو تقریر کی ہے اور لوگوں نے بھی تقریر کی ہے -----

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، میں آپ کے خیالات کی بہت عزت کرتی ہوں لیکن

بنیادی طور پر ہر بندہ کسی مقصد کے تحت اپنی تقریر کرتا ہے ۔ He is entitled to experess his views.

سینیٹر گلشن سعید : دیکھیئے ! ہمارے ایوان بالا کو وہ monitor کر رہے ہیں۔ان کے پارلیمنٹرین کا بیان سنیں اور اپنے ساتھ compare کریں----

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آپ نے اپنا یہ نکتہ نظر اپنی تقریر میں اٹھایا تھا۔

سینیٹر گلشن سعید : صرف جنگ کی بات کریں کہ ہم اپنا message دیں کہ اگر آپ ہم پر الزامات لگاتے ہیں اور ہمیں آگے لگانا چاہتے ہیں تو ہم نہیں لگیں گے۔بجائے یہ باتیں کرنے کے سب اپنے آپ کو کہ ہم یہ کر رہے ہیں ہم نے یہ غلطی کر دی ہم نے غلط کر دیا' UN میں یہ کر دیا-----

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ ' وقت کی قلت ہے ۔ آپ کے زریں خیالات سے میں بھی اور تمام ہاؤس واقف ہے---

سینیٹر گلشن سعید: بات یہ ہے کہ ----

Madam Presiding Officer : I have a long list of speakers

آپ کے لیے بھی بتاؤں کہ یہ کس کی باری ہے کسی سپیکر کا آپ time لے رہی ہیں----

سینیٹر گلشن سعید : یہ self pitiness کا مظاہرہ نہ کریں کہ ہم بڑی کمزور قوم ہیں۔ ہمیں اندر سے کوئی کھا گیا۔ ہم بالکل ایک ہیں اور ہم لڑیں گے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ ' آپ نے اپنے خیالات کا اظہار اپنی تقریر میں بھی کیا ہے اور میں چاہوں گی کہ وقت چونکہ کم ہے۔ اپنے بھائی کو میں نے یہ request کی تھی کہ پانچ منٹ کی بجائے میرا خیال ہے کہ گیارہ منٹ میں ختم کیا۔ آپ کو صرف یہ بتاؤں کہ آخر میں لیڈر آف دی ہاؤس اس debate کو sum up کریں گے ۔ ان کے لیے بھی time چاہیے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ نے جو نکات اٹھائے ہیں' ان کا جواب بھی دیا جائے تو اس کے لیے آپ لوگوں کو تعاون کرنا پڑے گا۔ لمبی تمہید سے اجتناب کریں اور ان points کو direct پیش کریں جنہیں آپ سمجھتے ہیں کہ یہ پہلے پیش نہیں کئے گئے ہیں۔

ہمیں آپ کے زریں خیالات کی بہت قدر ہے لیکن وقت کم ہے اور یقیناً مقابلہ سخت ہے۔ I will now ask Senator Rehana Yahya Baloch کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

Senator Rehana Yahya Baloch: Madam, I congratulate you today being on this prestigious chair.

Madam Presiding Officer: Thank you.

Senator Rehana Yahya Baloch: Again I am thankful that you have given me a chance to speak. Since three days, I have written my name to speak but everything have been said by my colleagues, so as you said I will just come up to the point.

Before these Mumbai blasts, there were new times for Pakistan which were full of hopes. Everybody was full of hope that the new democratic government is coming into being. The new government has the opportunity to change their future and relations between the state and society. Since elections, everyone has been reminding not to be rigid in judging the new political dispensation and give it time. Some hidden hands are still at work to keep the country weak so that they can say that the new government and politicians in general are irresponsible and canot run the country. They will always make a good case for anti-democratic forces to take over in the future. There are some possibilities that some hidden forces could be working to break the partnership between the political parties trying to work together. On attacks on Mumbai, everybody has spoken, so I do not further say anything. The main point was to condemn Pakistan not only by India but condemning it

internationally on all platforms. I want to bring to your notice, Madam Chairperson, that proxy war in Balochistan is funded by India. We have been shouting ourselves hoarse along all these years but no one is listening. We should at least highlight this issue through print and electronic media and bring it in our foreign policy so that it can be resolved. Why have we given them, that is India, a free hand in our country? Are they so powerful that we cannot contain them in our homeland? As soon as matters in Balochistan settle down some incidents occured in some area of Balochistan where the army got involved, that's most pathetic which creates differences amongst the people and the armed forces. And this is again, I think, a plan to always keep that pot simmering, so that it does not settle down.

China being a freind of our country, it's engineers working in Gwadar, I mean for no rhyme or reason, why sould those poor engineers be killed in Gwadar? So that the port does not develop? So that the Balochistan does not develop? And the blame is also put on the Baloch. Are they Baloch who killed those engineers in Gwadar port? The work has stopped. I mean it has not stopped but it has slowed down and now hopefully the thing might go up. In an incident in Kalat, the FC forces came and drove into the town of Kalat, harassing the poor people and imagine, telling them not to take the name of Balochistan. Why? What information did they get? From where did they get this information? I mean, if there are insurgents, there are very small towns, people can be located, people can be brought out in two minutes. But why create such

harshness between the people and the armed forces. Very recently, just about ten or twevle days back, two FWO workers were taken over by some people. They were armed but then the forces come and go in town of Sorab and create harassment. I just want it to bring into your notice Madam. Now who is supporting Jundullah in the border region of Iran? Again, accusing the Baloch people that they are against the state, they are supporting Jundullah militia army, I have never heard the name of Jundullah before. Every other day, a map of Azad Balochistan is published in the newspapers. Who is publishing these maps? Why the governments, present or previous don't probe into these matters? Who is giving this? This is just creating misunderstanding between the people and the forces. Quetta is in the North in the Afghan area and sometimes Quetta is given in the Baloch area, why? Parts of Iran are put in the Balochistan area, why? parts of Afghanistan are put in the map. Why? What are they trying to create? Who is creating this? And this is all India. I can assure you. We have proof of that. People are disappearing in hundreds and thousands. Where are they being taken to? They have beentaken just across the border in Afghanistan and kept over there and the blame is put on our government. Why does not our government probe into these matters? Why do't they talk with the government of Afghanistan and India? All these incidents are supported by India to create unrest in the country and hatred towards the Baloch. I would request the government to reach out through the people who matter. Please sir, to resolve these matters which are creating unrest in the

country and trying to make it weaker. No doubt the present situation is a difficult one. All the civic socities and politicians should be asked to sit and review this situation and think of resolving all these matters seriously. I mean, learned people like S. M. Zafar, Ishaq Dar, they have given very good suggestions; they should all be considered because we do not get a chance to speak. I thank you that right in the end we did. And the lawyers should use their ability if the message goes to them. For the time being at least they should, they are learned people. They are clever people; they should think of something to resolve this problem which is in Pakistan, than going on the streets. That can be left for March but they should now help the government in resolving these matters. Thank you very much.

Madam Presiding Officer: Thank you very much. Now, I invite Senator Kalsoom Perveen.

سینیٹر کلثوم پروین: میں آپ کو اس Chair پر بیٹھنے کی بہت بہت مبارک دیتی ہوں۔ خدا کرے کہ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری و ساری رہے اور آپ مجھے اس Chair پر نظر آتی رہیں۔ جناب چیئرپرسن، میں گزشتہ تین دنوں سے points لکھ رہی ہوں اور مٹا رہی ہوں کیونکہ میں جو point لکھتی ہوں، میں دیکھتی ہوں کہ میرا کوئی colleague وہ بول کر چلا جاتا ہے۔ تو پھر میں پریشان ہو جاتی ہوں اور سوچتی ہوں کہ اسے مٹا دوں اور دوسرا لکھ لوں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سب کی سوچ ایک ہے۔ سب کی محبت ایک ہے۔ جتنا میں اس پاکستان کو چاہتی ہوں، اتنا ہی سب پاکستان کو چاہتے ہیں۔ میں سمجھ رہی تھی کہ میں زیادہ محب وطن پاکستانی ہوں لیکن تمام لوگوں کے وہی خیالات ہیں جنہیں میں لکھ رہی ہوں اور مٹا رہی ہوں۔

جناب والا! پاکستان میں اندرونی اور بیرونی خدشات سب کے سامنے ہیں۔ اندرونی زیادہ ہیں اور بیرونی کم ہیں، اس لیے کہ جب آپ اندر سے کمزور ہوتے ہیں، اپنے گھر سے کمزور

ہوتے ہیں تو باہر سے جب کوئی حملہ ہو گا اور دہشت گردی ہوگی تو زیادہ محسوس ہوگی کیونکہ آپ کے اندر کے لوگ آپ کی جڑیں زیادہ کھوکھلی کر رہے ہیں۔ جناب والا! اس وقت پاکستان کو بین الاقوامی طور پر دباؤ کا سامنا ہے' اندرونی طور پر لوٹ مار جو کئی دہائیوں سے ہو رہی ہے' اس کا سامنا ہے' سیاسی اور معاشی بحران کا سامنا ہے۔ ملک میں اس وقت ایک انتہائی نازک صورت حال ہے۔ لگ یہ رہا ہے کہ گزشتہ ساٹھ سالوں سے ملک کسی ad-hoc basis پر چل رہا ہے۔ آپ ملک کو بطور ملک کم اور ایک کمپنی کے طور پر چلاتے ہوئے زیادہ چلا رہے ہیں۔

جناب والا! آپ نے فرمایا ہے کہ time کی قلت ہے' اس لیے میری کوشش ہو گی کہ آپ کو مجھے یہ نہ کہنا پڑے کہ please تقریر ختم کریں۔

Madam Presiding Officer: I appreciate that.

سینیٹر کلثوم پروین: بہت شکریہ۔ جناب والا! بھارت کی تلخی جو اب بڑھتی چلی جا رہی ہے اور بدقسمتی سے تصادم ہمیشہ کانگریس گورنمنٹ میں ہوا ہے۔ اب تو ان کی فارنر گاندھی' جو اپنے ساتھ گاندھی کا لاحقہ لگاتی ہیں' انہوں نے جو بڑی تلخ اور ذلت آمیز باتیں پاکستان کے لیے کہی ہیں کہ ہمیں مقابلہ کرنا آتا ہے' ہمیں پاکستان کو نیچا دکھانا آتا ہے۔ پاکستان کو انشاء اللہ نیچا کوئی نہیں دکھائے گا' اگر ہم میں یکجہتی ہو گی اور ہم ایک رب کی ذات پر یقین کریں گے اور جب ہمارا یقین محکم اور مستحکم ہو گا' ہماری صفوں میں اگر بے چینیاں اور بے قاعدگیاں نہیں ہوں گی تو ہمیں کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ کیا ہمیں یاد نہیں ہے کہ تین سو تیرہ مسلمانوں نے ایک ہزار کافروں کا مقابلہ کیا تھا۔ کیا سر دھڑ کی بازیاں نہیں لگا دی تھیں۔ کس کو جان کی پرواہ تھی۔ مسلمان کو اپنی جان کی کبھی پرواہ نہیں ہوتی اور وہ شہادت کے جذبے سے ہمیشہ سرخرو ہوتا ہے۔ آپ نے دیکھا محترمہ چیئرپرسن صاحبہ! ہماری اندرونی و بیرونی پالیسی جو بھی ہو' ادھر خدانخواستہ ایک حملے کی اطلاع تھی اور وہی لاہور کے لوگ چھتوں پر چڑھ گئے' کوئی بندوقیں لے کر' کوئی کلاشنکوف لے کر' کوئی پتھر لے کر۔ جناب اگر اللہ نے ذلت دینی ہے تو وہ ایک جوتے سے بھی دے دے گا۔ ایک جوتا پڑے گا تو پوری دنیا میں نشر ہو جائے گا۔ دنیا میں کوئی اسے بند نہیں کر سکتا۔ اگر ہم نے جیتنا ہے تو ہم جنگ دو جوتوں سے بھی جیت

لیں گے ۔ ایک اور جوتا پڑے گا اتنے بڑے ملک پر ' جو اپنے آپ کو فرعون کہلاتا تھا' دیکھ لیجیے میرے جیسے ناچیز بندے نے اٹھا کر دے مارا اور پوری دنیا میں نشر ہو گیا ۔ جناب! میں نہیں کہتی کہ ہم اس گورنمنٹ کو یا اس گورنمنٹ کو الزام دیں۔ ہم سب اس وقت مشکلات کا شکار ہیں۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ اس وقت تمام پارٹیاں مل کر گورنمنٹ کا ساتھ دیں' اس نوزائیدہ جمہوریت کا ساتھ دیں اور اس کو مضبوط کریں۔ یہ مضبوط ہو گی تو ملک مضبوط ہو گا اور ہمیں آگے چلنے کے لیے بہترین راستے ملیں گے ۔

جناب چیئرپرسن صاحبہ! جیساکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ہم انہیں قریب کے چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے عذاب میں مبتلا کریں گے تاکہ وہ لوٹ آئیں۔ یہ ہمارے لیے ہے کہ ملک پاکستان بنا ۔ یہ ایک نعمت تھی ۔ اللہ تعالیٰ نے نعمت کی طرح اسے ہماری گود میں دیا ۔ ہم اس ملک کی قدرکرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ بجائے اس ملک کی قدر کرنے کے ہم نے اسے صوبوں میں بانٹ دیا ۔ ہم نے کبھی نہیں کہا کہ ہم پاکستانی ہیں۔ ہم کہتے ہیں تو پنجابی' پشتون' بلوچ ' پٹھان۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم ایک نیشن' ایک قوم' مسلمان تھے اور ہم نے ایک ہو کر اسلام کے جھنڈے تلے اس ملک کو حاصل کیا تھا اور اس کا مقصد تھا دین اسلام کو نافذ کرنا۔ آج جو ہم سے بے قاعدگیاں ہو رہی ہیں' آج جو ہم سزا بھگت رہے ہیں' وہ اسی کی سزا ہے کہ ہم بجائے اپنی روش پر چلنے کے ' امریکہ بہادر سے ہدایات لینے لگے ہیں۔ جناب! جہاں تک ممبئی کے حملے کا تعلق ہے ' جب اس حکومت کے آتے ہی میریٹ پر اتنا بڑا بلاسٹ ہوا تو ہمیں بھی چاہیے تھا کہ ہم پوری دنیا میں شور و واویلا مچا دیتے۔ وہ کہتے ہیں:

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

ہمیں بھی چاہیے تھا کہ گزشتہ کئی دھائیوں میں بلوچستان میں را کے جو ایجنٹ بیٹھے ہوئے ہیں' افغانستان کے ذریعے ہمارے ملک میں آئے ہیں' ہمیں بھی شور مچانا چاہیے تھا۔ ہمیں بھی پوری دنیا میں اپنا message دینا چاہیے تھا کہ ہم دہشت گردی کا شکار ہیں۔ ہمارے ہاں دہشت گردی ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ کوئی بھی تھی' میں نہیں سمجھتی ہوں جو اس طرف بیٹھے ہیں' کم محب وطن ہیں اور اس طرف بیٹھنے والے زیادہ محب وطن ہیں ۔ ہم سب کی محبتیں پاکستان کی

سلامتی کے ساتھ ہیں۔ اگر یہ ملک نہیں ہو گا تو ہم بھی نہیں ہوں گے۔ میں نہیں سمجھتی کہ اس ملک کے بغیر ہماری کہیں بھی چارہ جوئی ہو گی۔

میڈم چیئرپرسن صاحبہ! میں آخر میں چند تجاویز دوں گی تاکہ میں آپ کا ٹائم زیادہ نہ لوں۔ ہم اپنے بدترین ہمسائے اور بہترین ہمسائے کے ساتھ تعلقات بڑھائیں۔ بہترین ہمسائے ایران، جو کہ ایک مسلمان ملک ہے اور چائنہ ہمارا دوست ملک ہے۔ بدترین، انڈیا اور افغانستان۔ ان پر ہم عالمی دباؤ ڈالیں کہ جو کچھ آپ کر رہے ہیں، ہمارے دریاؤں کا پانی روک رہے ہو، ہمارے زرخیز ملک کو ریگستان بنانا چاہ رہے ہو۔ اس کے لیے ہم اپنی کوئی پالیسی بنائیں۔ جناب فارن کمیٹی اور ڈیفنس کمیٹی کو ہم فعال کریں ۔ پارلیمنٹ کی بالادستی اسی طریقے سے قائم ہوسکتی ہے کہ ہم تمام ملکوں میں سفیر کے طور پر جائیں اور اپنے ملک کا مقدمہ پیش کریں کہ بتاؤ ہم کہاں قصور وار ہیں۔ یہ ملک جس دن سے وجود میں آیا ہے، آپ لوگ ہمارے پیچھے پڑے ہوئے ہیں ۔

جناب! کل قائد اعظم کی ولادت ہے ۔ وہ قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے ہمیں یہ ملک پاکستان دیا۔ کاش ہم اس ملک کی قدر کریں اور اس ملک کی بقا اور سلامتی کے لیے اکٹھے ہو جائیں۔

جناب! ایک عالمی سلامتی کونسل قائم کی جائے، جس میں پوری دنیا کے مندوبین آئیں۔ موجودہ حالات میں شاید وہ پاکستان آنا پسند نہ کریں۔ قریبی کسی دوست، ہمسائے مسلمان ملک میں رکھ لیں ۔ ہم اپنا موقف وہاں بھی پیش کریں ۔ ہمیں ہر فورم پر لڑنا چاہیے۔ اس ملک کا حامی و ناصر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت بہت شکریہ کلثوم پروین صاحبہ۔ آپ نے بروقت اسے مکمل کیا ۔ اگلے سپیکر ہیں سید محمد حسین صاحب ۔ نہیں ہیں ۔ اگلی سپیکر ہیں محترمہ پری گل آغا صاحبہ۔ ان کو دعوت دوں گی۔ پری گل آغا۔

سینیٹر آغا پری گل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ چیئرپرسن صاحبہ! سب سے پہلے میں آپ کو مبارک باد دینا چاہتی ہوں کہ جس طرح خندہ پیشانی سے آپ اس ہاؤس کو چلا رہی ہیں اور بڑے اچھے موڈ میں، یہ اچھی بات ہے اور خواتین جب اوپر بیٹھی ہوں تو خواتین کی زیادہ

حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور آپ ہماری بات بھی سن رہی ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: یقیناً۔ شکریہ۔

سینیٹر آغا پری گل: سب سے پہلے میں اپنے پاکستان کی بات کروں گی، جو کچھ آج کل پاکستان میں ہو رہا ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ پورے پاکستان میں اتنی پریشانی پھیلی ہوئی ہے۔ کبھی کبھی میں سوچتی ہوں کہ یا اللہ پاکستان کو کس کی نظر لگی ہے؟ اللہ تعالیٰ پاکستان کو بری نظروں سے بچائے، کیونکہ جب سے ہم پیدا ہوئے ہیں، ہم نے پاکستان میں ایسے حالات نہیں دیکھے۔ اب جب ہم یہ حالات دیکھ رہے ہیں، آپ یقین کریں کہ بہت زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔ اتنی پریشانی ہوتی ہے کہ جس پاکستان کے لیے ہمارے قائد اعظم نے اتنی مشکلات اٹھائیں اور اتنے لوگ شہید ہوئے، کتنی مشکلات سے یہ پاکستان بنا اور اس پاکستان کے ساتھ اب کیا ہو رہا ہے۔ اس وقت آپ کے پاکستان میں بچہ بچہ پریشان ہے۔ جوانوں سے لے کر بوڑھوں تک، سب پریشان ہیں۔ آپ یقین کریں کہ جب ہم وہاں بیٹھے ہوتے تھے اور کچھ لوگ یہاں بیٹھے ہوتے تھے، اگر پاکستان میں کوئی اتنی سی بھی بات ہو جاتی تو اس ہاؤس میں کیا ہنگامہ ہوتا تھا۔ یہ اتنا ہنگامہ کرتے تھے کہ ہمارے بندے کے ساتھ یہ کیوں ہوا، کیسے ہوا۔ اب جب پاکستان پر اتنی مشکلات ہیں، اتنے مسائل ہیں اور دھمکیوں پر دھمکیاں مل رہی ہیں تو سب لوگ خاموش ہیں۔ کوئی بولنے والا ہی نہیں ہے۔ یا تو سینیٹر حضرات روتے ہیں، بولتے ہیں یا وہاں پر ایم این ایز وغیرہ، رونا دھونا، بولنا ہے۔ باقی جتنے بھی منسٹر ہیں، اوپر سے لے کر پارلیمانی سیکرٹری تک سب خاموش ہیں۔ میں نے نہیں دیکھا کہ سونیا گاندھی نے جو زبردست، دل جلانے والی بات کی، کسی نے اس کا ایک جواب بھی دیا ہو۔ میں کہتی ہوں کہ جس دن سونیا گاندھی نے پاکستان کے بارے میں اتنے گندے الفاظ استعمال کیے، اسی وقت یہاں سے یہ لوگ اس کا منہ توڑ جواب دیتے۔ میں کہتی ہوں کہ اس عورت کو جرأت نہ ہوتی کہ وہ دوبارہ پاکستان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے یا کوئی بات کرے۔ آپ نے دیکھا کہ ایران والوں نے، حالانکہ پاکستان ایران سے بہت بڑا ہے۔ آپ خود سوچیں کہ ایران کو ذرا بھی بش نے دھمکی دی، ایران والوں نے اس کا وہ حشر کیا کہ بش کو دوبارہ ایران کی طرف دیکھنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ یہاں پر

پاکستان میں بش کا سارا خاندان ہی آ گیا ہے۔ کبھی ایک لیڈی آ کر اترتی ہے' کبھی "لیڈا" آ کر اترتا ہے اور ان کو زنجیروں سے باندھا ہوا ہے ۔ وہ جو کہتے ہیں' یہ وہی کرتے ہیں ۔ ارے بابا اپنے گھر کی سوچو کیا امریکہ ہمیں روٹی کھلاتا ہے؟ ایک امریکہ کی وجہ سے پوری دنیا میں دہشت گردی پھیلی ہوئی ہے۔ اس امریکہ کی وجہ سے پاکستان میں کیا حالت ہے؟ ہماری سرحدوں پر کیا حالت ہے؟ پشاور میں لوگوں کو دن دیہاڑے قتل کر رہے ہیں۔ بلوچستان میں دن دیہاڑے قتل ہو رہے ہیں۔ India اس میں پورا involve ہے۔ America, India کے ساتھ پورا involve ہے' اب بھی ہمارے پاکستانیوں کو ہوش نہیں ہے۔ انہیں سوچ بھی نہیں ہے' خدا کے لیے! آپ لوگ اپنی حکومت بچانے کے چکر میں ہیں۔ جمہوریت' جمہوریت' جمہوریت۔ جمہوریت نے تو ہمیں یہاں لا کھڑا کیا ہے کہ دو' دو ٹکے کے لوگ بھی ہمیں طعنے دے رہے ہیں۔ ہمیں آنکھیں دکھا رہے ہیں کہ ہم آپ کو مار دیں گے۔ جناب چیئرپرسن صاحبہ! مسئلہ یہ ہے کہ پاکستانی قوم زندہ ہے۔ پاکستان کو اللہ نے اتنی جرأت اور طاقت دی ہے' وہ ایک اسلامی ملک ہے' وہ کوئی ہندوؤں کا ملک نہیں ہے' جہاں پر لوگوں کو جلا کر ختم کر دیتے ہیں' معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ یہ مسلمانوں کا ملک ہے۔ یہاں پر اسلام ہے۔ اس پاکستان کی طرف دیکھنے والوں کی آنکھیں نکال دی جائیں گی۔ اگر پاکستان کی طرف انگلی بھی کی تو ان کا پورا ہاتھ اور جسم کاٹ دیا جائے گا۔ پاکستانی عوام کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ ہم کوئی بے غیرت قوم نہیں ہیں مگر اس وقت عوام رو رہے ہیں' لڑ رہے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ اگر ایک نعرہ لگے' خدا کی قسم' ہمارے بھائیوں سے زیادہ ہماری خواتین مرنے' مٹنے کے لیے تیار ہو جائیں گی۔ یہ میں آپ کو بتا دوں۔ اس ایک عورت نے اتنی بڑی دھمکی دی ہے۔ اگر ہماری کروڑوں خواتین جمع ہوگئیں تو اس کا ایک بال اگر ایک عورت بھی توڑے تو ہم اس کو گنجی کر کے India کے border پر پہنچا دیں گے' یہ میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ اس کو گنجی کر کے border پر چھوڑیں گے مگر ہم شریف لوگ ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمسایہ ملک ہے' اس سے دوستی بڑھائیں' وہ شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے۔ آپ یقین کریں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم جتنا بھی بولیں یہ شریف لوگ ہیں۔ جیسا کہتے ہیں کہ جہاں پر سمندر گہرا ہوتا ہے' وہاں پر لہریں نہیں ہوتیں لیکن وہ بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ اس وقت ہم بڑے خطرناک لوگ ہیں۔ ہم جنگ نہیں کرنا چاہتے' اگر انہوں نے ہم پر زبردستی جنگ مسلط کی تو

پھر ہم لڑنا بھی جانتے ہیں پھر ہم ان کو وہ بدمعاش بن کر دکھائیں گے کہ زندگی بھر انڈیا یاد کرے گا۔ وہ کیا ہے؟ آپ دیکھیں کہ ان کا جو Prime Minister ہے، وہ اتنا سا تو ہے، اتنا سا۔

(ہاتھ کے اشارے سے چھوٹے قد کی نشاندہی کی گئی)

وہ اتنا سا بندہ، اتنی بڑی، بڑی باتیں کر رہا ہے اور دھمکیاں دے رہا ہے۔ خدا کی قسم، کبھی، کبھی میں سوچتی ہوں کہ اس کو پھونک مارو تو وہیں مر جائے گا مگر اس کی دھمکیاں دیکھیں۔ میں اپنے press والوں سے خاص طور پر یہ کہوں گی، ان سے میری یہ درخواست ہو گی کہ اپنے پاکستان کے بارے میں کوئی بھی ایسا لفظ یا بات نہ چھاپیں جو ہماری کمزوری اور ان کی فتح بنے۔ میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کیونکہ ہماری آواز آپ ہیں۔ میں آپ سے یہی کہہ رہی ہوں کہ جو بھی ہو، آپ ڈٹ کر مقابلہ کریں تا کہ ان کو دوبارہ جرأت نہ ہو۔ اب دیکھیں، بلوچستان میں جو بمباری ہوتی ہے، یہ کون کرتا ہے؟ پکڑے بھی گئے ہیں، non Muslim ہیں اور جناب! کہا جاتا ہے کہ بلوچ اور پٹھان کرتے ہیں۔ اگر کوئی ٹرانسفارمر یا کھمبا بم سے اڑ جائے تو کہتے ہیں کہ بلوچ اور پٹھان کر رہے ہیں۔ وہ صرف حکومت اور بلوچ، پٹھان کو لڑانے کے چکر میں ہیں کہ یہاں پر لڑائی ہو اور India فائدہ اٹھائے۔ جناب چیئرپرسن صاحبہ! میں گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہوں کہ اگر آپ لوگ کہتے ہیں کہ جمہوریت، جمہوریت، جمہوریت تو جمہوریت کو مضبوط بنائیں، اس کو اتنا بدنام نہ کریں کہ جمہوریت میں پہلے بنگلہ دیش چلا گیا اور اب پاکستان کو تکلیف ہو تو پھر پاکستانی قوم یہ کبھی بھی برداشت نہیں کرے گی۔

میں آخر میں تمام پاکستانی بھائیوں اور بہنوں سے یہ کہوں گی کہ مجھے پاکستانی ہونے پر فخر ہے۔ میں اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے پاکستان کو سلامت رکھے اور اس وقت پورے پاکستان کا بچہ بچہ مر مٹنے کے لیے تیار ہے۔ کسی کو بھی جرأت نہیں ہوگی، چاہے وہ امریکہ ہو یا انڈیا ہو، ہم کسی کو بھی یہ موقع نہیں دیں گے کہ وہ مادرِ وطن کی طرف آنکھ بھی اٹھا کر دیکھے۔ اب اس مادر وطن کے اتنے بچے ہیں کہ اگر ایک، ایک بھی باہر نکلا تو ان کو ٹوٹے، ٹوٹے کر کے برباد کر دیں گے۔ میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ دعا کرتی ہوں کہ اللہ میاں میرے پاکستان کو سلامت رکھے۔ اللہ تعالیٰ میرے پاکستان کو اپنی امان میں رکھے۔ جو بھی پاکستان پر بری نظر رکھے، اللہ تعالیٰ اسے اندھا کر دے۔ اس کو راستہ نہ ملے کہ وہ پاکستان کی

line کی طرف آئے۔ اے میرے اللہ! میرے پورے پاکستان کے عوام کو خوشیاں دے اور اللہ تعالیٰ ان کو سکون دے اور اپنی امان میں رکھے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آمین' ثم آمین۔ پری گل صاحبہ' بہت شکریہ۔ آپ کے بڑے ولولہ انگیز خیالات تھے۔ اب میں دعوت دے رہی ہوں

Senator Bibi Yasmeen Saha to express her point of view and please be brief and within the prescribed time.

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: بہت شکریہ چیئرپرسن صاحبہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میں آپ کو اس کرسی پر بیٹھنے کی مبارکباد پیش کرتی ہوں' یہ بہت بڑا اعزاز ہے' جو میں سمجھتی ہوں کہ ملتا ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: اس کے بعد House میں دو' تین دن سے جو national security پر بات ہو رہی ہے۔ کافی باتیں ہو چکی ہیں لیکن as a Senator, as a Parliamentarian میں سمجھتی ہوں کہ اس House میں اس کرسی پر بیٹھ کر کچھ ایسی باتیں ہیں' ہو تو ساری گئی ہیں لیکن پھر بھی میرا ضمیر اور میرا دل یہ کہتا ہے کہ میں وہ باتیں floor پر آپ کے اور اس House کے توسط سے اپنی پاکستانی عوام تک پہنچاؤں۔ جس طرح تھوڑی دیر پہلے میری بہن کلثوم پروین نے یہی بات کہی تھی کہ میں بہت سارے points لکھتی ہوں اور معائنہ ہوں' معائنہ ہوں اور لکھتی ہوں تو میرا بھی کچھ یہ حال ہے۔ میڈم چیئرپرسن صاحبہ! میں کوشش کروں گی کہ میں آپ کا زیادہ وقت نہ لوں کیوں کہ کافی time گزر چکا ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: مجھے بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت بظاہر پاکستان کو ایک سنگین ترین خطرہ ہمارے ہمسایہ ملک سے نظر آ رہا ہے۔ میڈم! درحقیقت ہمارے ملک کی یہ کمزور ترین گورنمنٹ کی compromised foreign policy کا نتیجہ ہے۔

جناب والا! اس وقت میں موجودہ حکومت کو criticise کر کے point score نہیں کر رہی ہوں لیکن میں یہ ضروری سمجھتی ہوں کہ اس حکومت کو یہ realise کرنا چاہیے کہ ہم ان کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے آج اس مقام پر پہنچے ہیں اور پاکستان کے عوام رات کو سو نہیں پا رہے۔ بچے ڈر کے مارے نہیں سو پا رہے۔ کوئی جہاز گزرتا ہے یا کسی flight کی آواز آتی ہے تو بچے نیند سے اٹھ جاتے ہیں، لوگ پریشان ہو جاتے ہیں اور گھبراہٹ میں ادھر ادھر دیکھتے ہیں کہ کہیں ہم پر India نے حملہ تو نہیں کر دیا۔ جناب والا! میں کہتی ہوں کہ ہم ایک مسلمان ملک ہیں اور ہم پر یہ ایک آزمائش کا وقت ہے اور ہم پر جو مصیبتیں آئی ہیں یا ہمیں India آنکھیں دکھا رہا ہے، وہ کہتے ہیں کہ "گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے" یہ جو انڈیا ہمارے سر پر مسلط ہے، ہمارے بالکل ساتھ بیٹھا ہوا ہے، ان کے لوگ تو ہمارے اندر گھسے ہوئے ہیں، ہمارے ملک کی پوری information لے جاتے ہیں اور امریکہ کے حوالے کر دیتے ہیں۔ امریکہ، انڈیا کے کندھے پر بیٹھ کر بندوق چلا رہا ہے اور پاکستان کو نشانہ بنا رہا ہے۔ اس وقت میں سمجھتی ہوں کہ پاکستان پر نہیں ہمارے جتنے بھی مسلم ممالک پر ایک آزمائش کا وقت ہے، مسلمانوں پر ایک آزمائش کا وقت ہے، ہمیں چاہیے کہ اس وقت ہم سارے متحد ہو جائیں، اپنی پارٹیوں کو ایک طرف رکھ دیں۔ ہمارے جو personal interests ہیں، ان کو چھوڑ دیں اور پاکستان کے لیے سوچیں۔ ہمیں پاکستان کے اداروں کو مضبوط کرنا چاہیے۔ میں نے پہلے بھی اپنی speech میں کہا تھا کہ ہمیں کیا ضرورت پڑی تھی DG, ISI کو انڈیا بھیجنے کی۔ اس نے ہمیں صرف تھوڑی سی آنکھیں دکھائیں تو ہم بھیگی بلی کی طرح اپنے DG ISI وہاں بھیجیں، ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے؟ ہمیں یہاں بیٹھ کر ان کو جواب دینا چاہیے۔ ہمیں اپنے اداروں اور ملک کو destabilize کرنے کی بجائے ان کو مضبوط کرنا چاہیے، ان کو strong کرنا چاہیے۔ اس وقت ہمارے جو حالات ہیں، میں سمجھتی ہوں کہ بیرونی خطرات سے زیادہ ہمارے اندرونی حالات زیادہ خراب ہیں، ہمیں اپنے اندرونی حالات کو بہتر کرنا چاہیے۔ یہ اسی کی وجہ ہے کہ ہمارے اندونی حالات، بیرونی حالات ایسے ہوئے ہیں کہ India, ہندو ملک ایک مسلمان ملک کو آنکھیں دکھا رہا ہے اور ہمیں ایک مضبوط قوم کی طرح ڈٹنا چاہیے اور ان کو بہت سختی سے جواب دینا چاہیے۔ ہم مسلمان ہیں، ایک نبی کی امت ہیں، کلمہ پڑھنے والے ہیں، ہمیں شہادت سے نہیں ڈرنا چاہیے، مرنے سے نہیں ڈرنا

چاہیے' موت کا ایک دن مقرر ہے' وہ آئے گی' آپ کہیں بھی ہوں' وہ آئے گی' ہم موت سے چھپ نہیں سکتے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بے شک۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: ہمیں پھر ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے' ہم مسلمان ہیں' ہمیں اس چیز کو دیکھنا چاہیے۔ جب ہماری اپنی عدالتیں' ہمارے اپنے قوانین' ہم اپنے لوگوں کو اور عوام کو انصاف فراہم نہیں کریں گے تو ظاہر ہے کہ وہ ایسی forces کی طرف جائیں گے' ایسی forces سے رجوع کریںگے جو ان کو انصاف دیں گی۔ میں یہاں پر طالبان کی وکالت نہیں کر رہی لیکن ہو کچھ اسی طرح رہا ہے۔ مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ الیاس بلور صاحب نے جو کل speech کی پتا نہیں شاید پرسوں کی تھی' انہوں نے اس میں کہا کہ وہ اپنے صوبے میں خوفزدہ ہیں اور اپنے صوبے میں جو حالات ہیں' وہ ان کے control میں نہیں ہیں جبکہ انہی کی حکومت ہے۔ اب یہ کس کا قصور ہے؟ آپ کس کو blame کریں گے' موجودہ حکومت کو کریں گے یا گزری ہوئی حکومت کو کریں گے؟ جناب عالیہ! یہ ہماری غلط policies کا نتیجہ ہے جو آج ہم بھگت رہے ہیں' ہم اپنے ہی ملک اور اپنے گھروں میں secure نہیں ہیں' ایک دوسرے سے ڈر رہے ہیں' خوف آ رہا ہے۔ کسی jacket والے بندے کو دیکھتے ہیں' کسی چادر والی عورت کو دیکھتے ہیں' ڈر لگتا ہے کہ پتا نہیں کسی وقت پھٹ پڑے' یہ پھٹ جائے گا۔ حالات بہت خراب ہو گئے ہیں اور ہمیں چاہیے کہ ہم ساری چیزوں کو چھوڑ کر اپنے آپ کو strong کریں' اپنے ملک کو strong کریں' اگر ہم پر جنگ مسلط کرتا ہے تو ہمیں ڈرنا نہیں چاہیے' ہم اینٹ کا جواب پتھر سے دیں گے۔

جنابہ عالیہ! اس چیز کو دیکھنا چاہیے کہ ہم اس وقت کیا کر رہے ہیں' ٹھیک ہے غلط پالیسیاں ہیں' موجودہ حکومت کی بھی تھیں' گزری ہوئی حکومت میں بھی کچھ ایسی policies تھیں جو غلط ہوں گی' میں مانتی ہوں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اسی چیز کو بیٹھ کر criticise کریں اور ہم باقی چیزوں کو چھوڑ دیں۔ میری media اور anchors سے بھی یہ گزارش ہے' آپ مہربانی کریں کہ آپ جب media پر لوگ لے آتے ہیں اور جب speakers

بلاتے ہیں تو آپ ایک دوسرے سے لڑوانے کی بجائے لوگوں کو ایک اچھا message بھیجیں، پاکستان کی طرف سے پاکستان کی عوام کے لیے بھیجیں۔ میں یہ دیکھ رہی ہوں، مجھے مسلسل یہ نظر آ رہا ہے کہ ہر channel پر ایک دوڑ لگی ہوئی ہے کہ ARY, GEO سے آگے چلا جائے، GEO, ARY سے آگے چلا جائے، "آج" "The News" سے آگے چلا جائے، "Dawn" سے آگے چلا جائے، اب یہ مقابلہ ہو رہا ہے۔ ہمارے بےچارے speakers اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی بات عوام تک پہنچا رہے ہیں، پتا نہیں وہ بات کہاں سے کہاں چلی جاتی ہے، پتا نہیں وہ رخ کس طرف چلا جاتا ہے، وہ بات کس موڑ پر چلی جاتی ہے۔ میں اس چیز کو criticise نہیں کر رہی، میرے بھائی media کے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن میں ان کو یہ ضرور realize کراؤں گی کہ media ایک ایسا ادارہ ہے کہ اس کے through آپ بہت کچھ کر سکتے ہیں، آپ کے پاس قلم ہے، قلم ایک ایسی طاقت ہوتی ہے کہ آپ اس سے دنیا کے نقش change کر سکتے ہیں، آپ دنیا کی geography change کر سکتے ہیں، آپ اس سے بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

جناب عالیہ! میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں متحد ہو کر ایک جگہ رہنا چاہیے، ہمیں متحد ہو کر اس کا جواب دینا چاہیے، ہمیں بھیگی بلی نہیں بننا چاہیے، اگر India ہم پر جنگ مسلط کرتا ہے تو ہم اس کا جواب دیں گے، بالکل ڈٹ کر دیں گے۔ ہمیں اپنے اعمالوں کی طرف بھی ذرا دیکھنا چاہیے، مسلمان ملک ہے، مسلمانوں پر جب بھی اس طرح کے crisis آتے ہیں، وہ ہمارے اعمال ہوتے ہیں، وہ ہماری کچھ ایسی باتیں ہوتی ہیں جو ناگوارہ گزرتی ہیں اور ان چیزوں کو جو ہمارے عمل ہیں، اس صورت میں اللہ تعالیٰ اس طرح کی چیزیں دیتا ہے۔ ہمارے ملک میں بےشمار بیماریاں آ گئی ہیں جن بیماریوں کا نام ہم نے کبھی سنا بھی نہیں تھا، ڈینگی وائرس کا ہم نے کبھی سنا بھی نہیں تھا کہ ڈینگی وائرس کیا ہوتا ہے۔ ایسے بخار آ گئے ہیں، ایسی بیماریاں آ گئی ہیں کہ جن کا علاج ہی نہیں ہے، لوگ مر رہے ہیں، آپ پر زرق تنگ ہو گیا ہے۔ آپ کے ملک میں خدشات پیدا ہو گئے ہیں، لوگ آپ کی سرحدوں پر آ گئے ہیں، آپ پر جنگ مسلط کی جا رہی ہے تو یہ ساری چیزیں ہمارے سامنے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ موجودہ حکومت کو، آپ کو، ہمیں اور جتنی بھی پارٹیاں ہیں، ان سب کو مل کر اپنی ہر personal چیز کو چھوڑنا چاہیے اور آگے کی طرف دیکھنا چاہیے، ملک کو بچانا چاہیے اور یہ دیکھنا چاہیے کہ ہم اس وقت کہاں

کھڑے ہیں اور اس ملک کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گی، آپ کا بہت شکریہ، بڑی مہربانی۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ میں ایک مرتبہ پھر اس درخواست کے ساتھ کہوں گی کہ انتہائی مختصر تقریر کریں کیونکہ مجھے افسوس ہے کہ آخر میں جو مقررین ہیں، یہ time constraint ان تک آ جاتا ہے لیکن I hope آپ سمجھتے ہیں کیونکہ آپ کے لیے یہ بات طے ہوئی تھی کہ ہم کس وقت ختم کریں گے۔ محترمہ رزینہ عالم خان صاحبہ۔

سینیٹر رزینہ عالم خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ میڈم چیئرپرسن صاحبہ، آپ کو مبارک ہو۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔

سینیٹر رزینہ عالم خان: میں یہ کہنا چاہوں گی کہ آج ہم پر ایک بہت بڑی آزمائش کا دور ہے، بہت بڑا امتحان ہے اور بہت مشکل دور ہے۔ اس میں سب سے جو بنیادی ضرورت ہے، وہ ہم سب کے اکٹھا ہونے کی، قومی یکجہتی کی، قوم اور مسلح افواج ان سب کے اکٹھا ہو کر ایک آواز، یکجا ہو کر اس کڑے وقت کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہونے کا وقت ہے۔ جناب چیئرپرسن صاحبہ! پوری بین الاقوامی سازش کے تحت بھارت کو اس region میں بلند درجہ دینے کے لیے باتیں ہوئیں اور کوششیں جاری ہیں کہ یہاں کی super power بنے۔ اسی کے تحت جو کچھ ہو رہا ہے، ہم پر جو الزامات عائد ہو رہے ہیں، میں سمجھتی ہوں کہ اس کے لیے ہماری حکومت کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اور نہایت بہادری سے، دلیرانہ طریقے سے اس کا مقابلہ کرنا چاہیے کیونکہ یہ ایک بین الاقوامی سازش ہے۔ ہمیں اس کا victim بنایا جا رہا ہے کہ ہم پر ایک علاقائی head مسلط کیا جا رہا ہے اور ہمیں دھمکیاں مل رہی ہیں، ہمیں آنکھیں دکھائی جا رہی ہیں۔ میں بہت پہلے بھی یہ بات کہہ چکی ہوں کہ ہمیں تیار رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ اپنے پڑوسیوں سے اور خاص طور پر ایک پڑوسی بھارت سے ہمیں ہمیشہ خطرہ رہا ہے، ہماری کئی جنگیں ہو چکی ہیں۔ ہمیں آج بھی ان سے خطرہ ہے بلکہ میں سمجھتی ہوں کہ اب جنگ کے حالات قریب تر ہیں۔

جناب عالیہ! ہماری افواج پاکستان چوکس ہیں، اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب لاہور میں ان

کے جہازوں نے آ کر خلاف ورزی کی اور ہماری سرزمین پر آئے، جس طریقے سے ان کو مار بھگایا گیا، جس طریقے سے ان کا پیچھا کیا گیا، میں سمجھتی ہوں کہ ہماری مسلح افواج، ہماری Air Force, Army, Navy چوکس ہیں، اس لیے میں یہ چاہوں گی کہ ان کو خراج تحسین کے ساتھ ساتھ ان کی ضروریات کا جائزہ لیں۔ ہم نے کہا ہے کہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کریں گے، ہم منہ توڑ جواب دیں گے، ہم کسی بھی جارحیت کا مقابلہ کریں گے۔ چیئرپرسن صاحبہ! ہمیں دیکھنا چاہیے کہ ہماری افواج کی ضروریات کیا ہیں۔ میں نے budget speech میں بھی یہ بات کہی تھی اور آج بھی کہہ رہی ہوں کہ افواج پاکستان کا budget cease کر دیا جاتا ہے، اس میں اضافہ نہیں کیا جاتا جبکہ ہمارے دشمن 7 سے 14 فیصد اپنے دفاعی budget میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں ان کی ضروریات کا خیال کرنا چاہیے کیونکہ Air Force کی ایک sortie ایک training میں لاکھوں، ہزاروں روپے خرچ ہوتے ہیں جب تک ان کی صحیح تربیت نہیں ہو گی، وہ کس طرح دفاع وطن کے لیے اپنے فرائض انجام دیں گے۔ اس لیے جو ان کی ضروریات ہیں، ہمیں ان کا خیال رکھنا چاہیے، National Defence College workshops تھیں، ان میں آپ نے بھی دیکھا اور میں نے بھی جا کر دیکھا کہ ہمیں کتنی چیزوں کی ضرورت ہے، ہمیں تربیت کی ضرورت ہے، ہماری افواج کو جدید اسلحے کی ضرورت ہے تو اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ یہاں میں ایک بات کہنا چاہتی ہوں کہ ہم نے ایران کی مثال دی کہ وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتا ہے تو کیوں کرتا ہے؟ اس لیے کہ وہاں خود انحصاری ہے self-reliance ہے، ان کی 80% چیزوں پر " ساختہ ایران" لکھا ہوتا ہے کیونکہ وہ science and technology میں آگے بڑھے ہیں۔ آج سے چار سال پہلے میں نے ان کی science and technology workshop attend کی تو اس وقت وہاں nanotechnology اور جدید techonolgy کی بات ہو رہی تھی، صرف بات ہی نہیں ہو رہی تھی بلکہ وہاں وہ چیزیں سکھائی جا رہی تھیں۔ آج ہماری Science and Technology کی وزارت میں کوئی وزیر ہی نہیں ہے، higher departments والے انتظار کر رہے ہیں کہ کوئی آئے تو فیصلہ کرے۔ ہمیں تعلیم، education, science and technology میں آگے بڑھنا چاہیے تبھی ہم self reliance کی طرف آئیں گے۔ آج ہم چھوٹی چھوٹی چیزوں میں دوسرے ممالک کے محتاج ہیں، ہمیں اس موقع

پر اس پر بھی جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

میں یہاں پر Dr. A.Q.Khan صاحب اور ان کی ٹیم جنھوں نے ہمیں اس قابل بنایا کہ آج ہم ایٹمی قوت ہیں، میں اس floor پر انہیں خراج تحسین پیش کروں گی لیکن ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ ان کو بھی free hand ملا تھا، انہیں اتنے وسائل دیے گئے تھے کہ وہ اس پر کام کر سکیں، اسی طرح ہماری مسلح افواج کو بھی ان کی تربیت کے لیے پورے وسائل مہیا کرنے چاہییں۔

میں سینیٹر ایس۔ ایم۔ ظفر صاحب اور نثار میمن صاحب کی بات کی تائید کرتے ہوئے آخر میں ضرور کہوں گی کہ ہمیں جنگ کا خطرہ ہے، ہمیں اب تیاری پکڑنی ہے، ہمیں قوم کو بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لیے تیار کرنا ہے، ہمیں اپنی مسلح افواج کو order دینا چاہیے کہ وہ جنگ کی تیاری کریں کیونکہ امکانات یہی دکھ رہے ہیں اور وہ جو کہتے ہیں کہ we should pray for the best and prepare for the worst. اس کے لیے ہمیں تیاری کرنے کی ضرورت ہے۔ ہماری افواج پاکستان کا شمار بہترین افواج میں ہوتا ہے۔

محترمہ چیئرپرسن صاحبہ! آج میں اس ہاؤس میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ میں 71 کی جنگ میں CMH میں جا کر زخمیوں کو دیکھتی تھی تو ان کے جذبہ جہاد کی کوئی مثال نہیں ملتی، میں نے ایسے ایسے زخمی دیکھے تھے کہ جو بارود سے تڑپ رہے تھے لیکن وہ یہ کہتے تھے کہ ہم دفاع وطن کے لیے شہید کیوں نہیں ہوئے، زخمی کیوں ہوئے۔ ان کے جذبےمیں کوئی کمی نہیں ہے لیکن جذبے کے ساتھ ساتھ جنگ میں اسلحہ اور تربیت کا بھی بہت فرق پڑتا ہے۔ یہ وقت ہم سب کے لیے یکجہتی کا وقت ہے، انشاء اللہ ہم مل کر اس کا مقابلہ کریں گے۔ ہماری مسلح افواج اور قوم مل کر کہتی ہے کہ

اے ارضِ وطن تو ہی بتا تیری صدا پر
کیا ہم نے کبھی فرض سے انکار کیا ہے

شکریہ محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ رزینہ عالم خان صاحبہ۔ سید محمد حسین صاحب کا

نام پہلے پکارا گیا تھا' میں ان کو موقع دے رہی ہوں' انتہائی مختصر رکھیں۔

سینیٹر سید محمد حسین، نحمد ونصلی اللہ رسول الکریم۔ اسلام سلامتی کا دین ہے' اسلام امن کا درس دینا ہے' اسلام محبت اور بھائی چارے کا دین ہے' ہمارا پاکستان اسلام کا قلعہ ہے' اس قلعے کی حفاظت سارے مسلمانوں پر فرض ہے' سارے مسلمان خصوصاً فاٹا والے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کریں گے۔ میں انڈیا پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آپ ایک خوش فہمی میں مبتلا ہیں' میں challenge سے کہتا ہوں کہ انڈیا کے مسلمان بھی ہمارا ساتھ دیں گے' سب کو پتا ہے کہ انڈیا کے مسلمانوں پر کتنا ظلم ہوا ہے' وہاں پر مساجد شہید کی گئی ہیں' مسلمانوں کو زندہ جلایا گیا ہے' مسلمان خواتین کو بے پردہ کیا گیا ہے' انشاء اللہ وقت ثابت کرے گا کہ انڈیا کے مسلمان ہمارے مسلمانوں کے ساتھ شانہ بشانہ ہوں گے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل، ان کو ایسی بات نہیں کرنی چاہیے کیونکہ پھر یہاں پاکستان کا ہندو کہے گا کہ ہم پاکستان کے ساتھ نہیں ہیں' انڈیا کے مسلمان انڈیا کے باشندے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، ان کو اظہار رائے کا حق ہے' وہ کہہ سکتے ہیں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، جی بالکل۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے اگر ہو گی تو اس کا notice لیا جائے گا لیکن he is entitled to have his own opinion. آپ بات کریں۔

سینیٹر سید محمد حسین، یہ کوئی نئی بات نہیں ہے' میں آپ کو بتاؤں کہ ہم نے کوئی ایسا موقع ضائع نہیں کیا کہ ہم نے انڈیا کی ایجنٹی کے فرائض انجام نہ دیے ہوں۔ یہ یہاں پاکستان میں بیٹھ کر انڈیا کی ایجنٹی کر رہے ہیں۔ میں ان لوگوں پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ صوبہ سرحد میں کیا ہو رہا ہے' صوبہ سرحد میں ہم لوگوں کی حکومت ہے' یہ رو رہے ہیں اور ہم سے کہہ رہے ہیں کہ وہاں امن چاہیے۔ میں کہتا ہوں کہ امن کی ذمہ داری آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے' امن و امان کا مسئلہ آپ لوگوں کا مسئلہ ہے' آپ لوگ انڈیا کی ترجمانی چھوڑ دیں' آپ لوگ کرزئی کی ترجمانی چھوڑ دیں' ہم انڈیا کے ساتھ لڑیں گے۔ انشاء اللہ وقت بتائے گا کہ ہم

انڈیا کی عورتوں کو لونڈیاں بنا کر یہاں لائیں گے۔

عجیب بات ہے یہاں رہتے ہیں' انڈیا کی ترجمانی کرتے ہیں' صوبہ سرحد ہمارا صوبہ ہے' ہم اس کی حفاظت کریں گے' یہ ہمارا ملک ہے' ہم اس کی حفاظت کریں گے' یہ ہمارا ملک ہے ہم اپنے مردے یہاں دفن کریں گے' باقی مرضی ہے جو جہاں دفن کرنا چاہتے ہیں کریں۔ وآخر داعونا انا لحمد اللہ رب العالمین۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، بہت شکریہ۔ اب میں دعوت خطاب مولانا صالح شاہ صاحب کو دوں گی کہ وہ انتہائی مختصر رکھیں اور اپنے معینہ وقت میں رہیں۔

سینیٹر مولانا محمد صالح شاہ قریشی، نحمدہ ونصلی اللہ رسول الکریم ' اعوذ باللہ من الشیطین الرجیم۔ بسم اللہ لرحمن الرحیم۔ (عربی)

(عربی شعر)

میڈم چیئرپرسن! میں وقت کا لحاظ رکھتا ہوں۔ میں اپنے ہاؤس کے تمام ساتھیوں کے سامنے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اللہ سبحان تعالیٰ کے بندے ہیں اور مسلمان ہونے کے ناطے قرآن پاک ہماری کتاب ہے' آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے آخری پیغمبر ہیں۔ ہندوستان سے پہلے ہمارا فرض یہ بنتا ہے کہ ہم اپنے عمال پر نظر رکھیں ' اپنی ایمانیات پر نظر رکھیں کہ وہ کتاب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ہیں کہ نہیں۔ اگر ہمارے اپنی ایمانیات اور اعمال اللہ اور رسول کے مطابق ہیں تو صحیح ہیں' ہم ہندو کو دھمکیاں دے سکتے ہیں اور اگر ہم اپنی صفوں میں اختلافات اور فساد کا شکار ہوں' ہماری ایمانیات کمزور ہوں تو ظاہر ہے کہ ہم میں اور ہندو میں اگر فرق ہو گا تو صرف اعمال کے لحاظ سے فرق ہو گا' ایمانیات اور عقائد کے لحاظ سے فرق نہیں ہو گا۔ میں اس ہاؤس کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارا جو آئین و دستور ہے ہم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے کلمہ کا ورد کر رہے ہیں لیکن ہم نے اس پر اب تک نہیں سوچا کہ ہم نے اس کلمہ مبارک پر عمل کیا ہے یا نہیں۔ ہم نے اپنے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنن مطہرہ کو اپنایا ہے یا نہیں' ہم اپنے لباس و خورد نوش میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقوں کو اپنایا ہے یا

نہیں۔ وہ تو درکنار میں معذرت خواہ ہوں اور جذبات سے یہ بات نہیں کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ ہندو اپنے مذہب پر عمل پیرا ہے ' ہم بھی اپنے مذہب پر عمل کر رہے ہیں۔ انگریز ' یہود ' نصاری اپنے مذہب پر عمل کر رہے ہیں' یہ کیا مصیبت ہے اور کون سی رکاوٹ ہے کہ ہم اپنے مذہب اور قرآن پاک پر عمل نہیں کرسکتے؟ حالاں کہ ہمارا دین آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دین کامل ہے یہ ایسا دین ہے کہ پچھلے تمام ادیان کے لیے ناسخ ہے۔ میں اس ایوان کی وساطت سے ایک دو شکایات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ ہم اپنے بدن سے لے کر اپنے خاندان اور اپنے ملک میں اسلام کے عقائد کو ' اسلام کے اعمال کو ' اسلام کی روایات کو ہم فروغ دیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہماری دفتری زبان اردو ہے اور جب سے میں اس ایوان میں آیا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ پاکستانی قوم اردو سے نفرت کررہی ہے اور ہم اگر فخر کر رہے ہیں تو انگریزی پر' ہم قرآنی لغت پر فخر نہیں کر رہے ہیں اور یہ نتیجہ ہے کہ جتنی ہماری ادویات ہیں' جتنی ہماری مصنوعات ہیں ' ہمارے کارخانوں سے بنی ہوئی ہر شے پر لکھا جاتا ہے تو صرف انگریزی میں۔ پسماندہ سے پسماندہ ملک افغانستان وہ اپنی مصنوعات پر فارسی اور پشتو لکھتے ہیں۔ عرب امارات اورسعودی عرب میں جو مصنوعات تیار ہوتی ہیں وہاں پر عربی لکھی جاتی ہے۔ دیگر جتنے ممالک ہیں وہ اپنی زبان میں لکھتے ہیں۔ چین میں میں دو دن کے لیے گیا ہوا تھا ' چین کے تمام سرکاری دفاتر میں حتیٰ کہ اس کا جو صدر ہے وہ بھی اپنی لغت میں بات کرتا ہے اور اس پر فخر کرتا ہے۔

میڈم چیئرپرسن صاحبہ! میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ دو تین گزارشات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ موجودہ دو تین ہفتوں سےمسلسل ہندوستان کی طرف سے کچھ دھمکی آمیز انداز اختیار کیا گیا ہے اور وہ تو درکنار پاکستان کی حدود کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہندوستان کی طرف سے ہوچکی ہے۔اس سلسلے میں چند گزارشات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے یہ کہ پاکستان اور ہندوستان دونوں پڑوسی ملک ہیں جیسا کہ افغانستان ہمارا پڑوسی ملک ہے۔ میں جذبات میں نہیں آیا ہوں۔ پاکستان اور ہندوستان کا ایک بیرونی مشترکہ دشمن ہے ۔ میں اس ہاؤس میں یہ بات واضح کردینا چاہتا ہوں کہ ہمارا مشترکہ دشمن امریکہ ہے۔ وہ اس خطے میں امن نہیں چاہتا۔ وہ نہیں چاہتا کہ پاکستان میں سکون و قرار ہو اور ہندوستان کے لیے بھی یہی چاہتا ہے۔ہمارا جو مشترکہ دشمن ہے ہم پاکستانیوں کا بھی یہ فرض بنتا ہے ' ہندوستانیوں کا بھی یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے

بیرونی دشمن امریکہ ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور دشمن ہو ہم سب سے پہلے ان کو پہچانیں کہ ہمارا دشمن ہے کون؟ اس خطے میں امن کون سا ملک نہیں چاہتا۔ کشمیر کا مسئلہ سالہا سال سے چلا آ رہا ہے اب تک اس کا کوئی حل نہیں نکلا۔ اس سلسلے میں ' میں ایک قبائلی نمائندہ ہوں اور ہماری قبائلی روایات ' ثقافت یہی ہے کہ جب ایسے ناساز گار واقعات پیش آتے ہیں تو ہم ان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ویسے تو قبائل کے حالات تو آپ کے سامنے ہیں۔ آئے دن جھگڑے اور جنگ و جدل تو ہوتا رہتا ہے لیکن وہاں کے جو عمائدین ہوتے ہیں ' مشران قوم ہوتے ہیں وہ ایسی صورت حال کو جذبات کے انداز سے کنٹرول نہیں کرتے بلکہ اس کو ہوش مندی سے اور دلیل کے ساتھ مثبت انداز اختیار کرکے کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں ' میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ موجودہ صورت حال کے مطابق جو ہمارے پڑوسی ملک سے معاملات پیش آتے رہتے ہیں۔ انڈیا حکومت نے ایک اندھی تقلید اختیار کی ہے اور اس اندھی تقلید کی وجہ سے انہوں نے بے بنیاد الزامات ' بے بنیاد دعوے پاکستان پر لگائے ہیں۔ تقریباً تین سالوں سے مسلسل پاکستان میں اسلام آباد سے لے کر کراچی' پشاور' لاہور' چارسدہ ' بنوں ' کوئٹہ ہر چھوٹے بڑے شہر ایسے ناگفتہ بہ حالات ' واقعات پیش آئے ہیں کہ اس کی مثال ہماری پچاس ساٹھ سالہ تاریخ میں نہیں ملتی' لیکن تاحال پاکستان نے indirect دعویٰ بھی ہندوستان پر نہیں کیا ہے حالانکہ ہم اس امکان کو رد بھی نہیں کرسکتے کہ ان واقعات و حادثات میں ہندوستان شریک نہ ہو' ان میں ملوث نہ ہو۔یہ ہمارے سامنے ہیں۔ افغانستان میں سات قونصل خانے انہوں نے جو کھول رکھے ہیں یہ تعمیر افغانستان کے لیے نہیں ہیں۔ اس میں کچھ ایسے رموز ہیں جو پاکستان کے خلاف استعمال ہوسکتے ہیں اور استعمال ہوئے ہیں۔ شاید یہ حکومت کے ریکارڈ میں بھی ہو۔ ہندوستان کو پاکستان نے آج تک پڑوس کا حق دیا ہے یہ اس وجہ سے نہیں کہ پاکستان ایک مغلوب مملکت ہے یا مرعوب قوم ہے۔ نہیں۔ الحمدللہ پاکستان ایک مسلم مملکت ہے اور اس کے عزائم بہت بلند ہیں اور انشاء اللہ اگر ایسی نوبت آئی کہ ہندوستان خواہ مخواہ جنگ کرنا چاہتا ہے اور پاکستان پر جنگ مسلط کرنا چاہتا ہے تو ظاہر ہے اگر ہم لڑتے ہیں یا لڑ سکتے ہیں تو ہم اسلحہ کی بنیاد کو آگے نہیں رکھیں گے ہم سب سے پہلے ایمان کو آگے رکھیں گے ہم ایمان اور اسلام کے جذبات کے مطابق لڑیں گے۔ظاہر ہے جو قوم اسلام اور ایمان کی دعوے دار ہو وہ کسی کے رعب اور کسی کی ٹیکنالوجی سے متاثر نہیں

ہوسکتی اور نہ متاثر ہوئی ہے۔ انشاء اللہ ہمارے عزائم اسی طرح ہیں جس طرح ہمارے اکابرین کے عزائم تھے۔

میڈم چیئرپرسن صاحبہ! میں اپنی گزارشات اسی پر ختم کرتا ہوں اور ایک دو گزارشات ہیں جو اس ہاؤس کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ایک یہ ہے کہ جنوری، فروری میں جنوبی وزیرستان محسود ایریا میں جو اپریشن ہوچکا ہے اس اپریشن میں تقریباً چار یا ساڑھے چار ہزار گھر ملیا میٹ کر دیئے گئے۔ اس کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اس میں پولیٹیکل انتظامیہ والے بھی تھے MI والے بھی تھے اور ISI والے بھی تھے۔ میں رضا ربانی صاحب کی خدمت میں دوبارہ یہ بات کرنا چاہتا ہوں وہ کمیٹی جب ہم نے تشکیل دی تھی تو تقریباً ایک ارب تیس کروڑ یا ایک ارب پینتیس کروڑ روپے نقصان کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ ہم نے یہ estimate گورنر ہاؤس پشاور میں جناب رحمان ملک صاحب اور وزیراعظم صاحب کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ اب تک ہماری محسود قوم کو کوئی معاوضہ نہیں دیا گیا۔ میں اس ایوان کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ اس پر عملدرآمد کیا جائے اور محسود قبائل کو معاوضہ دیا جائے۔ جیسا کہ باجوڑ والے اگر آپ میں سے کوئی وہاں گیا ہو تو ظاہر ہے کہ وہاں لیگیلامہ کی طرف جو راستہ جاتا ہے اس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ بس رہے ہیں اور ان کی ضروریات زندگی کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ میں اس ایوان کی وساطت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ وزیرستان والوں کو اور باجوڑ والوں کو جو نقصانات ہوئے اس کا معاوضہ دیا جائے۔ دوسرا یہ کہ ہمارے ساؤتھ وزیرستان میں بے گناہ لوگ گرفتار کیے گئے ہیں وہ لوگ جو نہ شرپسند ہیں اور نہ ہی دہشت گرد ہیں نہ طالبان سے ان کا تعلق اور واسطہ ہے۔ ایجنسیوں والوں نے ان کو گرفتار کیا ہے پچھلے دس مہینوں سے گرفتار ہیں۔ سات بندے وانا کیمپ میں ہیں اسی طرح کراچی میں گرفتار ہوئے ہیں، ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ہوئے ہیں تو میں اس ایوان کی وساطت سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ یہ ہمارے بے گناہ محسود قوم والے گرفتار ہوئے ہیں ان کو رہا کیا جائے۔ اگر ان پر کچھ مقدمات ہوں تو صحیح ہے ہمارے پاکستان میں عدالتیں موجود ہیں ان کو پیش کیا جائے۔ ہم اس کی سفارش نہیں کرتے لیکن ان کے ساتھ انصاف کیا جائے اور ان کو رہا کیا جائے۔ وہ بے گناہ ہیں ان کو رہا کیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: آخر میں میں اب اس cause list کے حوالے سے جو ہمارے پاس ہے سردار جمال لغاری صاحب کو درخواست کروں گی کہ وہ اپنے زریں خیالات کا اظہار کریں۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے میڈم چیئر پرسن صاحبہ میں آپ کو اس بہت ذمہ دار سیٹ کے اوپر ماشاء اللہ جلوہ افروز دیکھ کر اپنی خوشی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کو مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ سب کی مبارک بادیں آئی ہیں۔ Written تعریفیں بھی آئی ہیں۔ حاجی عدیل صاحب نے بھی بھجوائی ہے۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: میڈم چیئرپرسن صاحبہ! جس سمت یہ ساری بحث چلتی رہی بہت اہم موضوع پر میں اپنا اعزاز سمجھ رہا ہوں کہ آج میں اس کو ایک لحاظ سے سمیٹ بھی رہا ہوں اور میرا جو اظہار خیال ہو گا وہ تمام ماشاء اللہ بزرگ، منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین اور نوجوان بھائیوں، بہنوں کے اظہار خیال سے بالکل مختلف ہو گا۔ برملا اظہار کیا گیا کہ پاکستان کے اور بھارت کے درمیان سنگین جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں اور کسی ہی لمحہ گرج، چمک اور کڑک کے ساتھ وہ ابر ایک ہولناک، وحشت کی صورت میں گریں گے۔ قہر کی صورت میں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسی کوئی صورت حال نہیں ہے۔ دانستہ طور پر یہ وحشت create کی گئی ہے تاکہ کم از کم پاکستانی قوم کو جو حقیقی مسائل ہیں اس طرف سے بالکل ایک علیحدہ سمت دکھانا اور اس طرف لے کر جانا ہے اور میں اس کو اپنی طرف سے prove کرنے کی کوشش بھی کروں گا۔

سب سے پہلے mind you Madam Chairperson sahiba ان کبوتروں کے غول میں سے ایک وہ کبوتر بھی نہیں ہوں جو آنکھیں بند کر کے اپنے آپ کو اس خوش فہمی میں رکھ رہا ہے کہ کچھ بھی نہیں ہو رہا۔ لگے رہو، لگے رہو، جس طرح لگے ہوئے ہو۔ اللہ معاف کرے بہت بڑے popular mandate کے اوپر یہ حکومت والے اس وقت محترمہ شہید بینظیر بھٹو صاحبہ کی شہادت کے لہو کے اوپر، اس struggle کے اوپر برسر اقتدار بے شک آئے ہیں۔ ہماری حکومت کی اس میں کئی خامیاں تھیں اور یہاں پر مجھے اقرار کرتے ہوئے کوئی قباحت

نہیں ہو رہی، لیکن میڈم چیئر پرسن صاحبہ! اس وقت حالات جس fast track کے اوپر، جس نہج کی طرف موجودہ حکومت کے لیڈران لے کر چل رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں زیادہ کو ہم کیوں مورد الزام ٹھہرائیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ صرف ایک one man show کی وجہ سے حالات اس stage پر آ چکے ہیں جہاں پر آپ کو، آپ کی بیرونی سلامتی کو وہ خطرہ نہیں ہے جو داخلی سلامتی کو خطرات لاحق ہیں۔ سب سے پہلے خطرات جو داخلی سلامتی کو میری بساط کے مطابق لاحق ہیں وہ ہیں آپ کی total economic mismanagement اور erratic way of governance. ہم نے کبھی پچھلی حکومت کے ایسے کوئی economic scandals نہیں سنے تھے جو فوری طور پر جو موجودہ حکومت سامنے لے کر آ رہی ہے اور میں ان کو briefly spell out کروں گا کیونکہ اس وقت اتنا آپ کے پاس ٹائم نہیں ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بالکل۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری، آپ نے سنا دادو شوگر مل نو کروڑ کے اندر نیلام کر دی گئی۔ اس کو one man show کے front man کو، قادر پور گیس فیلڈ کی نجکاری کی بات پارلیمان کے اندر آئی ہی کیوں؟ Energy security related کسی اثاثے کو privatization کے لئے consider کرنا میں سمجھتا ہوں کہ ایک بہتر طرز حکومت کے حوالے سے گناہ کبیرہ میں شامل ہوتا ہے۔ میڈم چیئر پرسن صاحبہ! اس وقت تو آپ کے country کی جتنی اہم ترین posts ہیں وہ for sale ہیں۔ جو آپ کے banks ہیں ان کے Presidents بہت بھاری بھاری رقوم تحفوں کے طور پر دے کر اپنے jobs کو secure کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میڈم چیئرپرسن صاحبہ! جو ممکنہ Housing & Works کی Ministry کے اندر Imperial Company جو London based ہے جو کہ ایک جوتوں کی manufacturing company ہے اس کو ایک ملین کھرب کا وہ بھی state land کے اوپر بنانے کا contract without any tendering, without any international bidding کیسے دیا گیا؟

میڈم چیئرپرسن صاحبہ! یہ House اور یہ nation جاننا چاہتی ہے کہ Gwadar Port جو کہ ایک newly established port ہے جو اس وقت nurturing کی stage میں سے گزر

رہا ہے' کیوں وزیر مملکت برائے Ports & Shipping اس بات کا فخریہ اعلان کرتے ہیں کہ جس Singaporian firm کو وہ contract دیا گیا تھا اس contract کو ہم لوگ review کر رہے ہیں کہ ہم اس کو resign کریں؟ اس وقت جناب سواتی صاحب! آپ کے country میں investment کے لئے کوئی conducive atmosphere نہیں ہے۔ جب investment کے لئے conducive atmosphere نہیں ہے۔ آپ لوگوں کے اوپر روز اور مختلف مسائل attached ہوتے جا رہے ہیں۔ Law and order کا یہ حال ہے کہ صوبہ سرحد کے اندر جو مقتدر ایوان کے ہیں' جناب الیاس بلور صاحب ہمارے سینیٹر' حاجی عدیل صاحب میری بات غور سے سن رہے ہیں یہ اپنی جماعت اے این پی کی نمائندگی کرتے ہیں جو اس وقت برسر اقتدار ہے' وہ برملا اس بات کا اقرار کر رہے ہیں۔

We people have failed, please Federal Government come to our rescue. Are they not part of the Federal Government? Are they so listless and helpless as not to convince them to come to their rescue. I am winding up but before that I think to tell out a lot of things to you since I have waited with patience for the last three days listening to almost all the speakers.

میڈم چیئرپرسن صاحبہ! طالبان کی طرف ہماری

honourable colleague Senator Bibi Yasmeen

نے بھی فرمایا کہ لوگ رجوع کیوں کر رہے ہیں؟ پہلے تو میں نے آپ کو بتایا economic, total erratic mismanagement جو داخلی سلامتی کو ضرب کاری لگاتی جا رہی ہے۔ اب بات کرتے ہیں آپ کے judicial system کے total collapse کی۔ جس وقت Session courts سے لے کر آپ کے Apex courts کے Chief Justice صاحب کی مثالیں تاریخ میں رقم ہو رہی ہیں۔ سیشن کورٹس کا یہ حال ہے کہ انصاف بکتا جا رہا ہے۔ ان حالات میں وہ غیور غریب اور مظلوم قوم' میں طالبان کی کوئی وکالت نہیں کر رہا' وہ کیوں نہ انصاف کے حصول کے لیے ایک سستے اور ایک غیر جانبدار investigation کی طرف رجوع کریں جس انصاف کا

اطلاق طالبان کے leaders پشاور کے دو کلو میٹر کے radius کے اندر باور کرا رہے ہیں۔ آج شرم سے میری ناک بھی کٹی اور میرے خیال میں پوری قوم کی کٹنی چاہیے۔ آج اخبارات کے اندر front page کے اوپر یہ دکھایا گیا ہے کہ باڑہ جو Governor House پشاور سے دو کلو میٹر کے فاصلے پر ہے وہاں پر Stadium کے اندر 5 ہزار افراد کی موجودگی میں سر کاٹے جا رہے ہیں۔

What on earth is going on? Where is the writ of the Government Madam Chairperson Sahiba? What has the nation to face? Our economy is in total collapse.

آپ کا judicial system total collapse اور جو آپ کی front line defence ISI ہے اس کو آپ ایک مذموم سازش کے تحت subjugate کر رہے ہیں۔ اس کے role کو آپ marginalize کر رہے ہیں۔ بدقسمتی سے ، میں صاف گو انسان ہوں، جس کو میرے بارے میں جو چھاپنا ہے، چھاپے لیکن media کے کچھ ایسے ہمارے بھائی صاحبان ہیں، کچھ ایسے anchors ہیں، کچھ ایسے کالم نگار ہیں، کچھ ایسے کالم نویس ہیں، کچھ ایسے تجزیہ نگار ہیں جو دانستہ طور پر نہیں کیونکہ شاید وہ مجھ سے زیادہ محب الوطن ہوں، لیکن میرا ایک مشاہدہ ہے جس کو میں یہاں پر، آپ کے توسط سے اس ہاؤس میں پیش کر رہا ہوں وہ باقاعدہ کہہ رہے ہیں، state within a state, what on earth is going on? We all need to get together. ہم اپنے اداروں کو مستحکم ہوتے دیکھنا چاہتے ہیں۔ کیا ہمیں نہیں پتا کہ western frontier کے اوپر، افغانستان کی سرحد کے اوپر کیا ہو رہا ہے ؟ کیا ہمیں اس بات کا پتا نہیں کہ ہمارے بلوچستان کے اندر جو ساری movement چل رہی ہے وہ کس لیے ہے؟ میڈم چیئر پرسن! جیسے ہماری محترمہ سینیٹر میڈم یحیٰ بلوچ صاحبہ نے فرمایا کہ وہاں پر secessionist movements چل رہی ہیں۔ کیا ہمیں پتا نہیں کہ ان کی weaponizing, funding and fuelling کون کرا رہا ہے؟ اتنے انڈین کونصلیٹس ویسٹرن بارڈر کے اوپر کھلے ہوئے ہیں، میڈم چیئرپرسن! کیا وہ وزٹ ویزا دینے کے لیے کھلے ہوئے ہیں؟ کیوں یہ سارا گند کر رہے ہیں؟ ہمارے پاکستان کے بلوچستان کے حوالے سے آج لوگ یہ بولنے پر بھی مجبور ہو گئے ہیں کہ different maps internet کے اوپر

ہیں' "Greater Balochistan, Greater Pakhtoonistan" یہ سارا کچھ ایک سازش کے تحت کیا جا رہا ہے۔ جب predators اور drones کے میڈم چیئر پرسن صاحبہ! اتنے بے تحاشہ یلغار میزائلوں کی ہوتی جا رہی تھی تو اس کے اوپر اسی فرض شناس میڈیا نے باقاعدہ international hue and cry کیا۔

Madam Presiding Officer: Please mind your time.

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری، جی میڈم چیئرپرسن! تو اس international hue and cry کے بعد میری عقل کے مطابق پھر ایک international conspiracy hatch کی گئی کیونکہ افغانستان ہمیں مجبور نہیں کر پا رہا تھا کہ ہم do more کریں تو پھر انہوں نے کہا کہ اب do more انڈیا کے through کرایا جائے۔ پھر hotels چنے گئے۔ ان hotels کے اندر مختلف ممالک کے افراد قیام پذیر تھے۔ وہاں 16 ممالک کے افراد کو مارا گیا تاکہ پاکستان کے خلاف international consensus build کیا جائے' خرابی تو یہ ہو رہی ہے۔ میڈیا کو چاہیے کہ وہ اس چیز کو اجاگر کرے اور جیسے ہم لوگ پہلے سوچ رہے تھے کہ Friends of Pakistan کے پاس کشکول لے کر جائیں گے اور پھر گئے کہ مہربانی کر کے ہمیں دو۔ ہمیں اب ہوائی جہاز کے اوپر چڑھ کے نہ افغانستان جانا چاہیے' نہ کسی اور ملک جانا چاہیے' میڈیا موجود ہے' آپ کی total ہر چیز globalized ہو گئی ہے۔ ہماری leadership کو میڈیا کے اوپر آنا چاہیے اور باقاعدہ عوام کی صحیح ترجمانی کرنی چاہیے۔ میریٹ کے اندر پورا bomb blast ہوا' کتنے افراد وصال فرما گئے' شہید ہوئے۔ رحمٰن ملک صاحب ہمارے مشیر داخلہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں سب ٹھیک ہے۔

Everything is under control, Bajaur is under control and so and so is under control. What on earth are they talking about Madam Chairperson Sahiba?

آپ کو معلوم ہے

they are pushing their fingers in our Pak Watan's eyes and we find this the opportune time. Just two days earlier, our Advisor on Interior made a

statment to the fact that in the Marriot bomb blast India is not involved. What a fantastic timing? Are we there to just prove that out of sheer *khushamad* we are going to thwart the Indian attack. India is not going to attack at all Madam. This is just a threat for you to go flatten and flatten on the ground and accede to everything that a particular agenda so requires. Here our honourable Leader of the House has said and I quote him. He said:-

"that the country is totally united, the Government, the political leadership and the military leadership they are all reading from the same page."

I will say if they are reading from the same page, are they all reading differently and different poles? Because I am quiet sure the military leadership would have never acceded to the dictate it was given that they should go and make a presentation over there in India. I am talking of the DG, ISI having been told to go and then soon afterwards they retracted from that position and I am glad they did. I am not pointing fingers to whom make them retract but we all must start reading from the same page, the same way and the same tone Madam and that is the requirement of the day. We should get our House in order. We should be concentrating more on the other internal matters so that nobody has the guts to hatch such international conspiracies against us. I thank you very much.

Madam Presiding Officer: Thank you Senator Leghari. I think

that was the last speech and the points of order we will take after the conclusion of this debate. Now Leader of the House will sum up the debate.

سینیٹر میاں رضا ربانی: میڈم چیئرپرسن صاحبہ! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ موقع دیا۔ میں آپ کا زیادہ ٹائم نہیں لوں گا کیونکہ میں اکثر باتیں ابتدا میں کر چکا ہوں لیکن چند باتیں جو ابھی سامنے آئی ہیں ان کے بارے میں چند الفاظ کہنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔ سب سے پہلے میں آپ کو اور آپ کے دیگر Presiding Officers اور چیئرمین صاحب کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جس احسن طریقے سے آپ نے پچھلے تین دنوں سے اس debate کو چلایا اور اس کے ساتھ ساتھ میں تمام Senators کو across the political divide and across the House جنہوں نے بحث میں حصہ لیا ان کو بھی میں مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے party divide سے بالاتر ہو کر قوم و ملک کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس بات کو ایک بار پھر ثابت کیا کہ پاکستان کی political leadership ایک mature leadership ہے۔ پاکستان کی political leadership پاکستان کے مسائل کو سمجھتی ہے اور پاکستان کی leadership ان نازک حالات کے اندر اپنے تمام تر داخلی اختلافات کو، پارٹی affiliations کو بالائے طاق رکھ کر ملکی مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے آگے بڑھتی ہے۔

میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات بڑی واضح ہے کہ حکومت وقت یا coalition government کا جو response تھا وہ بروقت response تھا، وہ ایک responsible response تھا اور وہ ایک سنجیدہ response تھا۔ اس میں کسی قسم کی کوئی لچک یا کوئی کوتاہی نہیں تھی۔ لیکن وقت اور حالات، ملک کی اندرونی صورت حال اور جو ملک کی اس وقت international صورت حال ہے، اس کا تقاضا یہ تھا کہ ایک responsible response حکومت کی طرف سے آئے، ایک ذمہ داری کا response حکومت کی طرف سے آئے کیونکہ ہر وقت کڑاکے نکالنے کا وقت نہیں ہوتا۔ کڑاکے نکالنے کا وقت اپنی جگہ اور جب

کڑا کے نکالنے کا وقت آئے گا تو انشاء اللہ یہ حکومت کسی سے پیچھے نہیں رہے گی۔ لہذا میں یہ بات بڑے واضح الفاظ سے کہنا چاہتا ہوں کہ day one سے ہماری یہ کوشش تھی کہ internal unity کو build کریں' ایک national consensus کو build کریں تاکہ ملک کا ایک موقف سامنے آئے۔

اس ضمن میں جو اقدامات ہم نے اٹھائے ان کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ جیسے ہی یہ واقعات شروع ہوئے فون کے اوپر پاکستان کی political leadership سے وزیر اعظم نے رابطے کیے اور اس کے نتیجے میں APC آپ کے سامنے آئی۔

دوسری طرف حکومت نے سفارتی offensive launch کیا اور سفارتی offensive کے اندر Prime Minister اور President نے خود ٹیلی فون پر اپنے counterparts کے ساتھ رابطے کیے' Foreign Office نے اپنی سطح پر اور Foreign Minister نے اپنی سطح پر رابطے شروع کیے اور بالخصوص ان ممالک کے ساتھ جن کے ہندوستان کے ساتھ دیرینہ تعلقات ہیں تاکہ ان کو یہ بات باور کروائی جائے کہ ہندوستان جو اس وقت بے بنیاد طریقے سے' کسی evidence کے بغیر جو الزامات لگا رہا ہے اور ایک hype build کر رہا ہے' یہ خطے میں امن کے لیے خوشگوار بات نہیں ہے۔

یہاں پر بہت کہا گیا کہ جی ہندوستان کا Foreign Office بہت active ہے اور ہندوستان کے Foreign Office نے اپنے تمام ambassadors کو summon کرلیا۔ پاکستان کا Foreign Office سو رہا ہے۔ میں یہاں پر آپ کے توسط سے' اس House کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی embassies اور missions اس incident کے ہونے کے ساتھ ہی activate کر دیے گئے تھے اور ambassadors کو instructions حکومت کی طرف سے چلی گئی تھیں کہ آپ اپنی اپنی سطح پر' اپنے اپنے ملکوں میں اس مسئلے کو فوری طور پر اٹھائیں اور پاکستان کا point of view put across کریں۔ اسی طرح Foreign Minister نے واقعے کے' غالباً اگر مجھے صحیح طرح یاد ہے' تیسرے دن پاکستان یا اسلام آباد میں جو foreign missions یا ambassadors موجود ہیں ان کو خاص طور پر بلایا۔ انہیں briefing دی اور انہیں پاکستان کے موقف سے آگاہ کیا۔ لہذا Foreign Office آج بھی اپنے کام پر لگا ہوا ہے اور ہم

ان تمام ممالک کے ساتھ جن کے پاکستان کے ساتھ اچھے روابط ہیں اور دیگر ممالک کے ساتھ بھی جن کے ساتھ ہمارے lukewarm روابط ہیں، ہم ان کے ساتھ in touch ہیں اور ان کو ہم نے confidence میں لیا ہوا ہے۔

میں یہاں پر آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ کل بہت بات کی گئی Interpol کی لیکن آپ نے دیکھا اور میں نے کل یہ statement بھی دی تھی کہ Interpol کے جو Director General آئے ہیں، ان کا بالواسطہ اس مسئلے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کل جو انہوں نے پریس کانفرنس کی، اس میں انہوں نے بات واضح طور پر کی کہ ان کو کوئی ثبوت ابھی تک ہندوستان نے نہیں دیا ہے اور یہی موقف پاکستان کی حکومت کا بھی ہے کہ ابھی تک کوئی concrete evidence ہندوستان کی طرف سے پاکستان کو فراہم نہیں کیا گیا۔ یہی بات Interpol کے Director General نے بھی کہی ہے۔ میں یہاں پر یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری offer ابھی بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ اگر کوئی ثبوت آئے گا، اگر کوئی ٹھوس ثبوت پاکستان کے سامنے آئے گا تو پاکستان اس کی تحقیقات کرائے گا اور اگر کوئی افراد، پاکستان کے جو citizens ہوں اس واقعے کے اندر ملوث پائے گئے، تو جو پاکستان کے اپنے قوانین ہیں ان کے تحت ہم پاکستان کے اندر مقدمہ چلانے کے لیے تیار ہیں۔ کسی پاکستانی citizen کو ہندوستان کے حوالے ہم نہیں کریں گے۔ یہ اس Government کی بڑی clear اور stated position ہے۔

آج یہاں پر ایک اور بات بھی کہی گئی اور میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کی تردید کروں۔ یہ کہا گیا کہ کچھ اخبارات نے یہ بات لکھی ہے، گو کہ میری نظر سے وہ نہیں گزری، لیکن کیونکہ Leader of the Opposition نے یہ بات اٹھائی ہے لہذا اس کی تردید کرنا میرا فرض ہے کہ پاکستان نے شاید ایک strike کے لیے اجازت دی ہے۔ I was wonderstruck, I was amazed, I was petrified کہ ایسی بات بھی کسی سنجیدہ فورم پر کی جاسکتی ہے۔ پاکستانی حکومت مادر وطن کے انچ انچ کا دفاع کرے گی۔ نہ ایک strike نہ آدھی strike ایسا کوئی پیغام نہ پاکستان کو ملا ہے، نہ ہی پاکستان کسی ایسے پیغام کو accept کرنے کے لیے تیار ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ this is totally incorrect and there is no such thing. بہت

بات کی گئی United Nations کی۔ میں نے اسی لیے پرسوں clarify کیا تھا کہ جو United Nations کا طریقہ کار ہے' اس میں جو resolution بہت دنوں سے pending تھی' پاکستان کی وجہ سے اس resolution کو روکا ہوا تھا۔ لیکن وہاں کا جو طریقہ کار ہے' اس میں نوٹس صرف اور صرف پندرہ Security Council کے ممبرز کو دیا جاتا ہے' باقی اور کسی کو یہ نوٹس نہیں دیا جاتا۔ اس کے بعد یہ کہ there is no question of hearing there جیسے ہی ممبئی کا واقعہ ہوا جو ایک international فضا اور صورتحال بنی' اس میں جو رکاوٹیں تھیں وہ رکاوٹیں ہٹ گئیں۔ لہذا this resolution went through. اس میں یہ کہنا کہ جی Pakistan Government is at fault or the Foreign Office is at fault میں سمجھتا ہوں کہ یہ درست بات نہیں ہے۔ وہ جو ایک ماحول اس وقت بنا' اس کی وجہ سے جو رکاوٹیں تھیں' وہ ہٹ گئیں and the resolution went through.

میں یہاں آپ کے سامنے یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ think tanks کی بھی بات کی گئی لیکن پاکستان کے عوام ایسی تمام سازشوں کو جو پاکستان کی جغرافیائی حدوں کو تبدیل کرنے کی ہیں' ان تمام سازشوں کو پاکستانی عوام اپنی قوت اور طاقت سے ناکام بنائیں گے۔ میں آخر میں یہ بات ایک بار پھر کہتا ہوں کہ پاکستان ایک امن پسند ملک ہے' پاکستان امن چاہتا ہے' پاکستان چاہتا ہے کہ اس خطے میں امن ہو تاکہ دونوں ممالک کے عوام کی ترقی ہو لیکن اگر پاکستان پر جنگ مسلط کی گئی یا پاکستان کی territory کو violate کیا گیا تو پھر پاکستان اور پاکستانی عوام' پاکستانی حکومت' پاکستانی افواج جو تمام کے تمام ایک page سے بول رہے ہیں' میں پھر repeat کروں گا کہ دانستہ یا غیردانستہ یہ ایک ناکام کوشش ہے کہ یہ show کیا جائے کہ پاکستان کی leadership کے اندر کسی قسم کا کوئی تفرقہ اس مسئلے میں ہے۔ پاکستان کی' چاہے وہ political leadership ہو' parliamentary leadership ہو' military leadership ہو اور چاہے وہ عوام ہوں' ان تمام کے درمیان ہندوستان کے مسئلے پر کسی قسم کا کوئی تفرقہ نہیں ہے۔ They all speak from the same page. They sing in the same tune and they speak the same language یہ بات بڑی واضح ہے اور میں آخر میں پھر یہ کہتا ہوں کہ اگر پاکستان پر جنگ مسلط کی گئی تو پھر پاکستان اس کا befitting

جواب دے گا اور ہم اپنی territory اور soil کو violate نہیں ہونے دیں گے۔ شکریہ۔

Madam Presiding Officer: Thank you. So the discussion on the motion stands concluded. Before I read the prorogation order میں چاہوں گی کہ جیسا کہ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ چند points of order لیں گے۔ اب points of order لیتے ہیں۔ ڈاکٹر کوثر فردوس صاحبہ ' تشریف نہیں رکھتیں ۔ جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، محترمہ چیئرمین صاحبہ۔ اجلاس prorogue ہو رہا ہے اور اس سیشن میں سوالات نہیں ہوئے اس لیے وہ سوالات آئندہ کے سیشن کے لیے defer کر دیے جائیں۔

Madam Presiding Officer: The notices will be carried forward for the next session.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، باقی میرا point of order یہی تھا کہ آج کل ہمارے ملک میں حالات ایسے ہیں کہ بالکل بےگناہ لوگوں کو مسلسل مارا جا رہا ہے اور وہ لوگ جو عوام کو مارتے ہیں، قتل کرتے ہیں، بڑے آرام سے اور پوری طاقت کے ساتھ آزاد پھرتے ہیں۔ اس سلسلے میں کل ہمارے ہاں National Security Committee کی meeting تھی اسی دوران ARY TV نے خبر دی کہ دو افراد کو دہشت گردوں نے موت کی سزا کا اعلان کیا اور ساتھ ہی انہیں پکڑ کر گولی سے مار دیا۔ یہی پوزیشن سوات میں ہے، یہی پوزیشن ہر جگہ ہے۔ آج صبح لاہور میں بھی دھماکہ ہوا ہے تو یہ حالت ہے۔ پہلے سے یہ حکومت کے نوٹس میں ہے۔ میں اتنا عرض کروں گا کہ اب یہ بات بالکل clear ہوگئی ہے کہ عوام کا اعتماد ہماری law enforcing agencies سے اٹھ رہا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ سوات میں جو پوزیشن ہے سب اس پر متفق ہیں کہ جب وہاں پر operation کرتے ہیں تو عام لوگوں کو مارتے ہیں، نقصان پہنچاتے ہیں اور جو اصل عناصر ہیں وہ بالکل آرام سے محفوظ پھرتے ہیں۔ اور مجموعی طور پر مثلاً پشاور کے ساتھ باڑہ میں یعنی باڑہ اور جمرود میں ڈاکے بھی پڑتے ہیں، لوگوں کو مارا بھی جاتا ہے ۔ اور میں نہیں سمجھتا

فوجی tactics یا تو شاید میں اتنا نہ سمجھ سکوں لیکن چند چیزیں بڑی واضح ہیں کہ یہ پشاور ہے اور یہاں ایک بہت بڑی چھاؤنی ہے اور اس تمام علاقے میں باقاعدہ فوجوں کے' ایف سی کے' پولیس کے اور دوسرے محکموں کے bases ہیں۔اس میں وہ نام نہاد منگل باغ ہے اور اس کو کوئی سنبھال نہیں سکتا۔ جب اس کو سنبھالنے کا مسئلہ تھا اس موقع پر وہ وہاں سے غائب ہوا اور کل پھر وہ appear ہوا اور وہ باقاعدہ لوگوں کو مار رہے ہیں۔ یہ پوزیشن ہے اس لیے میں حکومت سے عرض کروں گا کہ آپ مہربانی کریں کہ اس کا نوٹس لیں اور effective اقدامات کریں ۔ عوام کو مالی' جانی collateral نقصان ہو رہا ہے اس کا تحفظ کیا جائے۔ یہ بنیادی چیزیں ہیں اور پھر حکومت سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اس سلسلے میں اقدامات کرے۔ شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے جی۔ حاجی محمد عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: شکریہ محترمہ مسندنشین صاحبہ۔ مبارکباد تو میں نے پہلے دے دی تھی لیکن یہ کرسی بڑی ظالم ہے کسی کے ساتھ وفا نہیں کرتی۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: ایک طریقہ کار کے مطابق چلنا پڑتا ہے۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: رحیم اللہ یوسف زئی صاحب بڑے نامور صحافی ہیں' انہوں نے "NEWS" میں یہ reporting کی ہے بعد میں یہ دوسرے اخبارات میں بھی آئی ہے کہ منیر مینگل صاحب بلوچستان کے تاجر ہیں اور 2005 میں انہیں ان کی تجارت پر ایوارڈ بھی دیا تھا۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ صدائے بلوچ کے نام سے ٹی وی سٹیشن شروع کرتا ہوں۔ انہوں نے اپنی جائداد بیچی اور اس کے بعد کوئٹہ میں باقاعدہ پریس کانفرنس کی۔ ہمارے پاس سرائیکی ٹی وی ہے' پشتو میں بھی اب آ گیا ہے' پنجابی میں بھی ہے' سندھی میں بھی ہے اور دوسری زبانوں میں بھی ہے۔ اس کے بعد وہ دوبئی گئے' دوبئی میں چونکہ جتنے بھی چینل ہیں ان کا hub ہے تو وہاں سے پیمرا والوں نے ان کو فون کیا کہ آپ آئیے آپ کی درخواست پر غور ہو رہا ہے پاکستان کی سرزمین پر 4th April 2005 کو اترے تو ہوائی اڈے پر ان کو گرفتار کر لیا گیا اور پھر ایم آئی اور intelligence کے دوسرے اداروں کے پاس ان کو مارا اور اس کو سزا دی اور ان سے پوچھا کہ یہ آپ کیوں کر رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ صدائے بلوچ کے نام سے

بلوچ قبیلے کے مسائل آگے آئیں۔ جناب والا! ان کو بڑا مارا گیا اور یہاں تک کہ پھر طارق عزیز صاحب ان سے ملنے آتے تھے کہ آپ فیصلہ کریں میں یہ ٹی وی سٹیشن شروع نہیں کروں گا۔ پھر جنرل مشرف سے ان کی ملاقات کرائی گئی ' انہوں نے اپنی کتاب بھی دی اور کہا کہ تمہیں ہم سیاسی عہدہ بھی دیں گے' دولت بھی دیں گے' پیسا بھی دیں گے لیکن آپ نے یہ ٹی وی سٹیشن شروع نہیں کرنا ۔ جب اس نے انکار کیا' علم کی بات یہ ہے کہ Iranian intelligence نے بھی آ کر اس سے investigate کیا کیونکہ ایران میں بھی بلوچ رہتے ہیں' افغانستان میں بھی رہتے ہیں۔ پھر جناب ساری دنیا سے حقوق انسانی کی انجمنوں نے آواز اٹھائی اور پھر تقریباً 22 ماہ کے بعد ایک عدالت نے پچھلی حکومت کے دور میں ان کو رہا کیا لیکن جونہی وہ باہر نکلے تو safety act کے تحت پھر ان کو اندر کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ پھر کوئی تین چار ماہ پہلے وہ رہا ہوئے لیکن رہائی سے پہلے اس کو دھمکی دی گئی کہ تمہیں مار دیا جائے گا تو رہا ہونے کے بعد وہ روپوش ہوگئے اور پھر تربت کی airport کے ذریعے وہ کسی غیر ملک میں چلے گئے اور وہاں انہوں نے یہ پریس کانفرنس کی اور یہ تمام بات بتائی۔ انہوں نے یہ بھی بتائی کہ جس کوٹھی میں وہ تھے وہاں ایک بلوچ خاتون بھی تھیں جن کو قید کیا گیا تھا اور اس بلوچ خاتون کے ساتھ بڑی زیادتی ہوئی بلکہ ایک دفعہ انہیں ننگا کرکے ان کے کمرے میں بھجوایا گیا۔ آج وہ حکومت نہیں ہے' وہ generals نہیں ہیں جنہوں نے اس ملک پر ۹ سال حکومت کی تھی اور انہوں نے انسانی حقوق کے ساتھ کیا کیا' بلوچستان کے لوگوں کو کیوں حق نہیں ہے کہ وہ اپنی بات کریں۔ ان کا یہ حق کیوں نہیں ہے کہ ان کا اپنا ایک چینل ہونا چاہیے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے اس نکتہ اعتراض کو سینیٹ کی انسانی حقوق کی کمیٹی کو ریفر کریں تاکہ وہاں discuss کیا جائے ان لوگوں کو بلایا جائے جنہوں نے اس نوجوان تاجر بلوچ پر ظلم کیا ہے۔ شکریہ۔

Madam Presiding Officer: Mian Raza Rabbani.

Senator Mian Raza Rabbani: If you want to refer it, you can. I have no objection.

Madam Presiding Officer: Committee can take *suo motu* notice

Senator Mian Raza Rabbani: I will request the honourable Senator S. M. Zafar

کو، آپ یہ لگا کر خط لکھ لیں۔ It will be better other than point of order.....

Madam Presiding Officer: You can directly write to him.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: یہ House refer کر دے تو اس کی اہمیت ہوگی کہ House نے اس کا نوٹس لیا ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: تو پھر آپ اگر اس کو چھوڑیں تو office of the Secretary اس کو investigate کرے اور اگر ضرورت پڑی تو اس کو refer کر دیں گے۔ ٹھیک ہے۔ We refer the matter to the Functional Committee on Human Rights.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: بہت بہت شکریہ۔ میں مشکور ہوں۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: گزارش یہ ہے کہ بلوچ خواتین کا یہ مسئلہ پہلے بھی ہم نے اٹھایا تھا۔ ایک سال ہو گیا اور اس کو اس House نے refer کیا ہے۔ میں نے خود یہ مسئلہ اٹھایا تھا۔ آج تک کمیٹی نے اس کے بارے میں کبھی تکلیف نہیں کی کہ ہمیں بلوا لیں۔ کم از کم میری معلومات کے مطابق کبھی اس معاملے کو take up نہیں کیا گیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم message دیتے ہیں ان بلوچوں کو یا ان بلوچ خواتین کو کہ آپ اس ملک کا حصہ نہیں ہیں۔ یہ معاملہ refer ہو چکا ہے اس کے باوجود اس پر آج تک کوئی بات نہیں ہوئی ہے اور اس کو کوئی take up نہیں کرتا ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: اس کے متعلق Functional Committee on Human Rights کو بتایا جائے گا کہ وہ pending پڑا ہے ان کے پاس تو اس کو take up کریں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: افغانستان کے قید خانے میں ایک پاکستانی عورت ہے۔

پاکستان کے اپنے قید خانے میں پاکستان کی عورتیں اور پاکستان کے مرد قید ہیں اور ہم خاموش ہیں۔

Madam Presiding Officer: I totally agree.

انتہائی deplorable, condemnable چیز ہے۔ اس کو اس لئے ہم نے refer کر دیا۔ بہت شکریہ۔ اب ڈاکٹر کوثر فردوس کا نکتہ اعتراض سن لیتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس: شکریہ محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ میں چند سیکنڈز لوں گی۔ میں صرف یہ یاد دہانی کرانا چاہتی ہوں کہ اسلام آباد ہائی کورٹ نے جولائی 2008 کو ہدایت کی تھی کہ چار ماہ کے اندر اسلام آباد پولیس کے تمام سکیلز کے ملازمین کی تنخواہیں اسلام آباد ٹریفک پولیس کے برابر کر دی جائیں، لیکن اس پر ابھی تک عملدرآمد نہیں ہو سکا۔ میں صرف یہ House کے نوٹس میں لانا چاہتی ہوں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: لیڈر آف دی ہاؤس نے نوٹ کر لیا ہے۔ شکریہ۔ سیمیں صدیقی صاحبہ۔

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: شکریہ۔ مجھے اچھا تو نہیں لگتا لیکن میرا ذاتی مسئلہ ہے۔ میں ہر جگہ سے تنگ آ کر آخر میں اس point کو یہاں پر اٹھا رہی ہوں۔ کراچی میں سپر ہائی وے پر میری زمین ہے۔ اس پر پہلے صوبائی منسٹر ساجد جوکھیو جو کہ بدقسمتی سے زکوٰۃ اور مذہبی امور کے وزیر ہیں وہ ایک [xxx] ہے۔ میں ان کا نام لے کر یہ بات کروں گی کیونکہ میں ان سے بہت تنگ آ چکی ہوں۔ ان کی وجہ سے میری فیملی کو، میرے شوہر کو، مجھے اور میرے ورکرز کو جو میری زمینوں پر کام کرتے ہیں جان کا خطرہ ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ پولیس ان کو support کر رہی ہے اور پولیس کا رویہ میرے ساتھ یا میری فیملی کے ساتھ بالکل غلط ہے۔ میں آپ کے knowledge میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ میں نے عید سے پہلے اس علاقے کے S.P راؤ انوار سے ٹائم لیا۔ وہ ابھی S.P ہیں گڈاپ ٹاؤن کے اور میں گڈاپ ٹاؤن کی بات کر رہی ہوں۔ میں نے ان سے فون پر ٹائم لیا اور انہوں نے مجھے فون پر ٹائم دیا اور میں مقررہ وقت پر پہنچ گئی۔ پہلے تو مجھے گیٹ پر روک دیا گیا کہ صاحب اندر نہیں ہیں۔ میں نے بات کی کہ میں نے ٹائم لیا

+ [(xxx) words expunged by the orders of Madam Presiding Officer.]

ہوا ہے اس لئے میں اندر چلی گئی۔ ان کے کسی پرسنل سٹاف کو میری آمد کی اطلاع پہلے سے نہیں تھی کہ کوئی سینیٹر آئے گی اور ان کو بٹھایا جائے۔ ایک گھنٹہ وہ late آئے اور بہت افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے کوئی معذرت نہیں کی۔ انہوں نے صرف یہ کہا کہ میں ایک important meeting میں چلا گیا تھا۔ اس کے بعد میں نے اپنی situation explain کرنے کی کوشش کی تو he was very rude to me, he didn't want to listen. ان کے پاس ٹائم ہی نہیں تھا کیونکہ ڈکیتی کی واردات ہو گئی تھی۔ عید کا مسئلہ تھا۔ میں نے بھی سمجھا کہ چلو ٹھیک ہے یہ موقع صحیح نہیں ہے۔ He said کہ میں عید کے بعد آپ کو بتاؤں گا۔ عید گزر گئی، میں نے انہیں فون کیا۔ At that time he was very rude to me. رضا ربانی صاحب کے علم میں یہ ساری بات ہے۔ I am thankful to him جو ان سے ہو سکا وہ انہوں نے کیا لیکن جب یہ کسی کے بس میں ہی نہیں ہے تو اس لئے میں اس matter کو یہاں لے کر آئی ہوں۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ متعلقہ SHO سے میں بات کروں گا۔ اس میں اس علاقے کی ساری پولیس involved ہے and they are supporting that MPA who is a Minister also. بات یہ ہے۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ بے نظیر شہید کے نام کو exploit کرنا چاہتے ہیں۔ He is a [xxx] یہ میری زمین ابھی کی نہیں ہے۔ یہ زمین ہم نے ۲۵ سال پہلے لی تھی۔ عبداللہ شاہ صاحب جو چیف منسٹر تھے اس وقت ہم نے ۹۹ سالوں کے لئے apply کیا ہوا تھا اور پھر ارباب غلام رحیم کے زمانے میں کیا تھا لیکن وہ ہوئی نہیں۔ It is a leased land. اس کے بعد وہ بے نظیر کے نام سے Hospital بنانا چاہتے ہیں۔ صرف بے نظیر صاحبہ کے نام کو وہ استعمال کر رہے ہیں۔ وہاں پر already بقائی ہسپتال ہے اور شوکت خانم میموریل ہسپتال ہے۔ میں کہتی ہوں کہ ان کو اگر اتنی عقیدت اپنی پارٹی لیڈر سے ہے تو ان کے پاس 100 ایکڑ کے حساب سے زمین ہے تو یہ اپنا ایک Hospital وہاں پر بنا لیں اور بے نظیر کے نام کو اس طرح استعمال نہ کریں اور حکومت کو بدنام نہ کریں۔ راؤ انوار کے بارے میں یہ اطلاعات ہیں کہ وہ آصف زرداری صاحب کے جیل کے ساتھی ہیں۔ وہ بھی ایک طرح سے اس کا

+ [(xxx) words expunged by the orders of Madam Presiding Officer.]

نام استعمال کرتا ہے۔ یہ ایک صدر کو زیب نہیں دیتا کہ اس کا نام اس طرح استعمال کیا جائے۔ لہٰذا کوئی ان کے آگے کھڑا نہیں ہو سکتا اور ان کے پیر اس وقت زمین پر نہیں ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ محترمہ اور بھی کام ہیں ہمارے پاس سوائے اس کے۔ میرا کیس وہ سننا ہی نہیں چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے خلاف application ہے۔ میں نے اس سے request کی کہ جو بھی application ہے آپ مجھے اس کی ایک کاپی دیں تاکہ میں اس کو آگے pursue کروں۔ محترمہ! وہاں پر چوریاں ہوتی ہیں اور آگ لگائی جاتی ہے۔ میری وہاں فصل لگی ہوئی ہے۔ جب بھی کوئی مزدور وہاں پر کام کرتا ہے تو پولیس کی چار' پانچ گاڑیاں آتی ہیں اور ان کو اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ پھر مجھے intervene کرنا پڑتا ہے۔ ایک دفعہ تو چھوڑ دیا لیکن مجھے خطرہ ہے کہ آئندہ یہ ہوگا تو وہ میرے پہنچنے سے پہلے FIR کاٹیں گے۔ اس کو ایک Court matter بنا کر الجھا دیں گے۔ میری request ہے مجھے مجبوراً stay لینا پڑا۔ میں کورٹ میں گئی ہوں' تو میں صرف یہ استدعا کروں گی۔ اس سے پہلے ساجد جوکھیو کا ایک رشتہ دار ہے پندا جوکھیو جس نے ایک زمین پر قبضہ کیا ہوا ہے اور اس پر already case چل رہا ہے۔ EDO نے confirm کیا ہے کہ ان کے fake documents ہیں۔ اس نے بھی یہی کیا ہوا ہے۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ میں اپنی زمینوں پر کام کراؤں اور میری جو investment ہے وہ ضائع نہ ہو۔ میں windpower لگانا چاہتی ہوں۔ جب کوئی بھی کام وہاں پر ہوتا ہے تو پولیس اس میں intervene نہ کرے۔ وہ پارٹی نہ بنے۔ پولیس اس وقت وہاں پر پارٹی بنی ہوئی ہے۔ اگر مجھے' میری فیملی' میرے شوہر یا میرے ورکرز کو کوئی نقصان پہنچا تو اس کا ذمہ دار ساجد جوکھیو' پندا جوکھیو اور علاقے کی پولیس ہو گی۔ I just wanted to bring this to your notice. Thank you.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، آغا پری گل صاحبہ۔

سینیٹر آغا پری گل: محترمہ! سارا House اس معاملے پر ہماری سینیٹر کے ساتھ ہے۔ یہ بہت زیادتی ہے۔ اگر اس طرح ہوتا رہا ہے تو آپ کسی اور سے کیا توقع کریں گے جب ایک سینیٹر کے ساتھ یہ زیادتی ہو رہی ہو۔ یہ اس ملک میں کیا ہو رہا ہے؟

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں' بلاشبہ یہ گھمبیر صورتحال ہے لیکن ہم اگر اس کے

بارے میں دیکھ لیں۔ Leader of the House has taken notice of it. وہ بھی اس کے بارے میں بتا دیں گے اپنا point of view ان کو سن لیتے ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل: لیڈر بے چارہ کیا کرے گا؟ یہ سب چیزوں کا جواب دیتا ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں، انشاء اللہ بے چارہ نہیں ہے۔ He will take it up.

سینیٹر میاں رضا ربانی: میں point scoring نہیں کرنا چاہتا۔ I am already seized of this. لیکن پولیس کے رویوں کے بارے میں تو میں مذمت کرتا ہوں اور کل انہوں نے مجھے بتایا ہے تو میں اس کو take up بھی کروں گا کہ کسی بھی سینیٹر کے ساتھ پولیس کا رویہ جو ہے وہ ایسا نہیں ہونا چاہیے، لیکن مجھے وہ وقت بھی یاد ہے کہ جب ہم ادھر بیٹھے ہوئے تھے تو میرے ساتھ خود پولیس کا جو برتاؤ رہا کراچی میں اور یہاں اسلام آباد میں وہ اپنی جگہ ہے۔ پولیس کا برتاؤ قابل مذمت ہے۔ I will take it up, it should not happen لیکن یہ کسی حکومت کا specific نہیں ہے بلکہ یہ ان کا ایک general رویہ ہے۔ بہرحال I will take it up. میں اس پر بات کروں گا۔ اس میں غالباً period of lease کا بھی کوئی problem ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: ان کے پاس اس وقت stay order ہے۔ اگر کورٹ نے دیا ہے۔ بعد میں ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کریں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: میں آپ سے یہ request کروں گا کہ rules provide کرتے ہیں کہ جو آدمی اپنے آپ کو Floor پر defend نہ کر سکے تو اس پر اس قسم کے الزامات نہیں لگانے چاہییں۔

He is an MPA of the area. He is a Minister. So, I would, therefore, request you that the word (xxx) should be expunged. کہ کوئی [xxx] ہے۔

Madam Presiding Officer: Words stand expunged.

Senator Mian Raza Rabbani: Thank you.

+ [(xxx) words expunged by the orders of Madam Presiding Officer.]

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: انہوں نے یہ لے لیا ہے اور ہم سیکرٹریٹ سے بھی اور coalition Government کے ساتھ بھی take up کریں گے اور Leader of the House نے یہ assure کیا ہے that he will take notice of the matter, he will pursue it. So, we believe in his assurance.

سینیٹر آغا پری گل: ٹھیک ہے یہ بات لیکن میڈم اگر خدانخواستہ کل پھر کوئی ایسی بات ہو تو پھر کیا ہوگا؟ لہٰذا یہ معاملہ آپ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔ اس کمیٹی کی ہم تمام خواتین ممبر ہوں گی۔ اس طرح تو کسی کی جان کو خطرہ ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: دیکھیں جی، کمیٹی بھی ادھر ہے اور ہاؤس بھی ادھر ہے۔ جب آپ کو Leader of the House نے assure کر دیا تو پھر کس بات کی فکر ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر سیمیں یوسف صدیقی: جناب میڈم چیئرپرسن صاحبہ! عرض یہ ہے کہ گڈاپ تھانہ is a very lucrative تھانہ۔ وہاں ملیر ندی جاتی ہے اور وہاں سے پہلے بھی ریت اور بجری اٹھائی جاتی رہی ہے۔ لاکھوں روپے خرچ کر کے لوگ اس تھانے پر اپنی تعیناتی کرواتے ہیں جس کی وجہ سے پانی نیچے چلا گیا ہے۔ اب دوبارہ یہ کام وہاں پر شروع ہوگیا ہے اور ان پر کوئی ہاتھ اس لیے نہیں ڈال سکتا کہ علاقے میں مشہور ہے کہ یہ آصف زرداری صاحب کے خاص آدمی ہیں۔ I am not blaming Asif Zardari. May be he does not know about that. لیکن یہ ایک ہوا ان کے بارے میں چل رہی ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: میں نے آپ کا نقطہ نظر سن لیا ہے۔

Senator Mian Raza Rabbani: Madam, he can't go on making false allegations like that. This is not on.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بالکل ٹھیک، this is not. میں آپ کو یہ بتاؤں کہ اس مقصد کے لیے انہوں نے آپ کو assure کیا ہے کہ the Secretariat will also take it up. Then you are entitled to move a Privilege Motion, if you think that

your privilege has been breached اس کو آپ separately move کر سکتے ہیں لیکن اگر point of order آپ نے raise کیا اور Leader of the House جو کہ Federal Minister کے Interprovincial Coordination بھی ہیں نے آپ کو assure کیا ہے۔ میں نے بھی یہاں Chair سے آپ کو بتایا ہے کہ سینیٹ سیکرٹریٹ بھی اس کو pursue کرے گا اور take up کرے گا۔ لہٰذا آپ کو تسلی ہونی چاہیے اور باقی کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ پولیس کے بارے میں جو آپ نے کہا وہ بالکل ٹھیک ہے۔ اسی سے ہم لوگوں کو بھی سبق سیکھنا ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں سیمیں صاحبہ کہ پولیس پر pressures بھی ہوتے ہیں لیکن جبکہ آپ نے اس معاملے کو سینیٹ میں' upper House of the Parliament میں اٹھا دیا ہے تو یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ بغیر notice کے جائے گی۔ اب میں ڈاکٹر خالد سومرو صاحب سے درخواست کروں گی کہ وہ اپنا نکتہ اعتراض بیان فرمائیں۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد محمود سومرو: شکریہ محترمہ چیئرپرسن صاحبہ۔ گزشتہ چند دنوں میں اندرون سندھ زبردست بارشیں ہوئی ہیں اور اس سے زبردست نقصانات ہوئے ہیں۔ لوگوں کے گھر تباہ ہوئے ہیں' فصلیں تباہ ہوئی ہیں۔ ایک تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ جو متاثرہ علاقے ہیں ان کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے۔ اندرون سندھ کا تقریباً پورا علاقہ تباہ ہو گیا ہے' جو نقصانات ہوئے ہیں ان کے ازالے کے لیے کوئی انتظام کیا جائے' لوگوں کے آبیانے وغیرہ معاف کیے جائیں۔

دوسری چیز یہ ہے کہ سندھ میں عرصے سے ad hoc lecturers بھی احتجاج کر رہے ہیں کہ ان کو regular نہیں کیا جا رہا ہے اور commission pass lecturers بھی احتجاج کر رہے ہیں کہ ان کو offer order ملے ہوئے ہیں اس کے باوجود ان کو ملازمتوں پر نہیں رکھا جا رہا ہے۔ یہ میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی اور رضا صاحب کو یاد ہوگا کہ انہوں نے اس سلسلے میں کوشش بھی کی تھی لیکن اب تک ان کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ سندھ میں تقریباً تمام District Headquarters میں ad hoc lecturers اور commission pass lecturers احتجاج کر رہے ہیں۔ ان کے مسائل کو حل کیا جائے۔

تیسری گزارش یہ تھی کہ سوئی گیس کے برطرف شدہ ملازمین کے لیے یہاں پر بات ہوئی تھی اور رضا صاحب نے خاص طور پر محنت کی تھی، کچھ ساتھی تو بحال ہوئے لیکن جن کو 1996, 1997 اور 1998 میں سوئی گیس کے محکمے سے برطرف کیا گیا تھا ان کو ابھی تک بحال نہیں کیا گیا اور وہ بھی احتجاج کر رہے ہیں۔ ان کے مسئلے کو بھی حل کرایا جائے۔

آخری بات ہیپاٹائٹس کے حوالے سے ہے۔ میں نے یہاں پر کئی مرتبہ بات کی ہے کہ سندھ میں ہیپاٹائٹس وبا کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ تقریباً بیس لاکھ مریض register ہو چکے ہیں اور ایک سال سے صوبہ سندھ کے کسی ہسپتال میں ہیپاٹائٹس کے مریض کو دوائی نہیں مل رہی ہے۔ لوگ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر رہے ہیں۔ لہٰذا میں گزارش کرتا ہوں کہ ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے علاج کے لیے کوئی انتظام کیا جائے۔ سینیٹ اگر ان معاملات کو لے تو میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں کا بہت بھلا ہو گا۔ شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر ممتاز حسین محفوظ صاحب۔

سینیٹر ملک ممتاز حسین محفوظ: شکریہ میڈم چیئرپرسن صاحبہ۔ میڈم اس وقت بلوچستان سخت سردی کی لپیٹ میں ہے اور وہاں پر منفی درجہ حرارت ہے۔ بلوچستان کے جو شمالی علاقہ جات ہیں بالخصوص کوئٹہ شہر میں کافی دنوں سے گیس کی سپلائی بالکل بند ہے اور جب بھی سردیوں کا season آتا ہے تو اس وقت گیس کی supply بند کر دی جاتی ہے۔ وہاں پر زلزلہ زدگان منفی درجہ حرارت میں سردی کی وجہ ٹھٹھر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں پر بجلی کی بھی load shedding ہے اور پیٹرول جس کا ریٹ تقریباً 58 روپے فی لیٹر ہے لیکن وہاں پر 150 روپے فی لیٹر کے حساب سے مل رہا ہے اور لوگ اس rate پر سردی کی وجہ سے خریدنے پر مجبور ہیں۔ اس وجہ سے وہاں پر لوگ احتجاج کر رہے ہیں اور سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔ لہٰذا میں درخواست کروں گا حکومت سے کہ وہ اس میں مداخلت کرے۔ جب بھی لوگ وہاں پر دفاتر کے باہر جاتے ہیں اور احتجاج کرتے ہیں تو وہ ہر دفعہ یہ کہتے ہیں کہ چند دنوں میں گیس کی بحالی کر دی جائے گی اور لوگ سالوں سے یہ احتجاج کر رہے ہیں۔ لہٰذا حکومت اس معاملے میں کوئی قدم اٹھائے اور متعلقہ لوگوں کو ہدایت کرے تو مہربانی ہو گی۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، جی حکومت اس سلسلے میں کافی اقدامات لے رہی ہے لیکن پھر بھی یہ چیز note ہوگئی ہے۔ محترمہ پری گل آغا صاحبہ۔ اگر آپ چاہتی ہیں تو ٹھیک ہے پہلے میں کلثوم پروین صاحبہ کو floor دے دیتی ہوں لیکن پھر آپ کا نام آخر میں آجائے گا۔

سینیٹر کلثوم پروین، شکریہ پری گل آغا صاحبہ۔ میڈم چیئرپرسن! میں quickly دو' چار point کہوں گی۔ ایک تو میں چاہوں گی کہ Leader of the House اس کا notice لے لیں۔ جناب! ہماری 2007-08ء لوکل گورنمنٹ کے توسط سے جو development schemes گئی ہیں ان میں ہم لوگوں نے بالفرض کہا کہ سٹریٹ نمبر 7 نہیں بلکہ سٹریٹ نمبر 6 میں یہ بنا دیں تو وہ سکیم صوبے سے واپس ہوتی ہوئی وزیراعظم کے پاس آئی اور پھر وزیراعظم سے Finance Secretary سے ہوتی ہوئی پھر صوبے میں واپس آتی ہے۔ اس طرح اس کو پورا ایک سال لگ گیا۔ میری عرض یہ ہے کہ وہاں کی جو آپ کی high authority ہے اس کو آپ allow کر دیں کہ اگر ہماری کوئی changes ہیں تو وہیں پر صوبے میں کی جائے نہ کہ بیچارے وزیراعظم کو جس کو اور بھی یہاں پر کام ہیں اس کو تنگ کریں اور اس کے پاس ہم بار بار سفارشیں لے کر جائیں کہ جی ہم نے اس میں یہ تبدیلیاں کی ہیں اس پر دستخط کر دیں۔ اس لیے وہیں کسی high authority کو اختیار دے دیں یا Local Government کے وزیر کو کہہ دیں کہ وہ ہمارے ساتھ cooperate کریں۔

دوسری بات میں زیارت کے حوالے سے کروں گی۔ زیارت میں جب زلزلہ آیا تو وہاں پر برف باری ہے اور 0.8- درجہ حرارت جا رہا ہے۔ جو tent انہیں دیے گئے تھے وہ پھٹ گئے ہیں۔ لوگوں کی درخواست آئی ہے کہ ہمیں مہربانی کرکے صرف tent اور دے دیے جائیں۔ اگر اس پر ہمدردانہ غور کیا جائے تو مہربانی ہو گی۔

جناب! ایک اور چھوٹا سا point ہے جو میرے ساتھ ایک اور colleague نے بھی اٹھایا ہے کہ جہاں آپ اور ملازمتوں کو regular کرنے کی بات کر رہے ہیں وہاں OGDC کے ملازمین جو contract پر تھے ان کو بھی regular کیا جائے اور پورٹ قاسم میں جو دو' ڈھائی سو

بھرتیاں ہوئی ہیں ان میں merit کو نظرانداز کیا گیا ہے۔ اس میں صرف ایک ہی صوبے کے لوگوں کو رکھا گیا ہے۔ یہ پورے پاکستان کا حق تھا' پورے پاکستان کے لوگوں کو یہاں accommodate کیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ سبینہ رؤف صاحبہ۔

سینیٹر سبینہ رؤف: شکریہ میڈم چیئرپرسن صاحبہ۔ میں آپ کی توجہ بلوچستان میں حالیہ زلزلے سے ہونے والے نقصانات اور متاثرین کی rehabilitation and reconstruction کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ علاقے میں موجودہ زلزلے سے ہونے والے نقصانات کی compensation کے سلسلے میں اور حکومتی survey reports سے متعلق متاثرین میں عدم اعتماد کی فضاء پیدا ہوئی ہے اور وہ سراپا احتجاج ہیں۔

میڈم چیئرپرسن! یہ حقیقت ہے کہ ایک شادی شدہ خاندان ایک گھرانے کے زمرے میں آتا ہے لیکن آفت زدہ علاقوں میں ایسے بھی خاندان ہیں جن کے گھر مخدوش ہوئے' collapse ہوئے ہیں لیکن متعلقہ survey report میں ان خاندانوں کو A and B categories میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ لہٰذا ان علاقوں میں دوبارہ survey conduct کیا جائے اور ان خاندانوں کو A and B categories میں شامل کرکے compensate کیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔ کامران مرتضیٰ صاحب۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ: محترمہ چیئرپرسن صاحبہ! حکومت بدلنے کے بعد جو خوبصورتی اس ہاؤس میں آئی وہ یہ کہ مختلف لوگوں کو چیئر کرنے کے لیے کہا گیا ہے' اس میں آج آپ کی باری ہے۔ یہ اس ہاؤس کی خوبصورتی ہے۔ پہلے ایسا نہیں تھا۔

(مداخلت)

Madam Presiding Officer: No cross talk.

محترمہ پری گل صاحبہ ابھی آپ کا point of view ہے آپ بولیں cross talk allowed نہیں ہے۔

سینیٹر کامران مرتضیٰ : میڈم جو میرا پوائنٹ آف آرڈر تھا وہ یہ تھا کہ ہم صوبے پہلے ہی وفاق سے نالاں ہیں۔ میں دو خبروں کو آج کی بنیاد بنا رہا ہوں۔ جب ہم وہاں پر تھے تو این ایف سی ایوارڈ کے حوالے سے 160 کو refer کیا کرتے تھے۔ جو کچھ این ایف سی ایوارڈ میں پچھلی حکومت میں ہوا کیونکہ اس کو غیر آئینی طریقہ سے کیا گیا اس پر ہم احتجاج کیا کرتے تھے۔ آج "نوائے وقت" کی خبر میرے پاس ہے کہ صدر اور وزیراعظم میں اختلافات کے باعث این ایف سی کا اجلاس نہ ہو سکا۔ "نوائے وقت" ذمہ دار اخبار ہے۔ میں اس کی کاپی بھی لیڈر آف دی ہاؤس کے حوالے کروں گا کہ وزیراعظم قومی مالیاتی کمیشن کی سربراہی کے متمنی ہیں جبکہ زرداری کی تجویز شوکت ترین ہیں۔ اسے این پی کو حنا ربانی کھر اور سیکرٹری خزانہ کے کمیشن کے رکن بننے پر اعتراض ہے۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے ظاہر ہے کہ ابھی پانچ مہینے بعد بجٹ آ رہا ہے۔ میرے خیال میں بجٹ بننے کا عمل شروع ہو جانا چاہیے لیکن این ایف سی کا ابھی تک کوئی اجلاس نہیں ہوا۔ ہم بھلے کہیں کہ یہ خبر ٹھیک ہے' یا نہیں ہے مگر کچھ نہ کچھ اس میں حقائق لگتے ہیں۔ صوبوں کے حوالے سے' آئین کی ایک provision ہے اس کی violation کے حوالے سے' ہماری commitment کے حوالے سے' ہم commit کیا کرتے تھے کہ ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ ہماری commitment کے حوالے سے اس کو ہم نے violate کیا ہے۔ یہ خبر اچھی بات نہیں ہے۔ میں آپ کے توسط سے یہ اخبار لیڈر آف دی ہاؤس کو' اگر وہ دیکھنا چاہیں تو دینا چاہوں گا۔

دوسری خبر ایک اور ہے کیونکہ نکتہ اعتراض پر ایک سے زائد points نہیں لے سکتے مگر چونکہ میرے دوسرے ساتھیوں نے لیا ہے۔ پہلے میرے صوبے کا مسئلہ تھا کیونکہ میرے اپنے صوبے کا مسئلہ تھا۔ دوسرا کشیدگی کے حوالے سے "ایکسپریس" کی خبر ہے یہ بھی آج کی خبر ہے۔ کشیدگی کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ ایمرجنسی کے نفاذ کا مسودہ تیار ہے۔ ہم پہلے والی ایمرجنسی کو ابھی تک بھگت رہے ہیں۔ اس پر بھی میں لیڈر آف دی ہاؤس کی وضاحت چاہوں گا کہ اس میں اگر اس طرح کی خبر آجائے اور اس کو contradict نہ کیا جائے۔ پہلے ہی اس ملک میں سارا کاروبار ٹھپ ہے' امن و امان کا مسئلہ ہے' بجلی نہیں ہے' باقی ساری چیزیں مہنگی ہوگئی

ہیں۔ دوسری خبر بھی کشیدگی ایمرجنسی کا مسودہ تیار ہے یہ "ایکسپریس" کی خبر ہے یہ بھی آج کی خبر ہے۔ ان دونوں باتوں کو آپ کو reply کرنا چاہیے۔ یہ بھی میں آپ کے توسط سے دے رہا ہوں، بلکہ میں خود آ کر دے دیتا ہوں۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر : جی لیڈر آف دی ہاؤس۔

سینیٹر میاں رضا ربانی : محترمہ چیئرپرسن صاحبہ! یہ جو پہلے خبر ہے یہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کافی عرصے سے پھیلائی جا رہی ہے کہ کوئی differences صدر اور وزیراعظم کے درمیان ہیں۔ میں واضح طور پر from the floor of the House اس بات کی سختی سے تردید کرتا ہوں کہ ایسی کوئی صورتحال نہیں ہے۔ جہاں تک این ایف سی کا تعلق ہے تو اس میں تو کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ خبر جس نے بنائی ہے اس نے شاید آئین نہیں دیکھا۔ آئین کے اندر بڑا واضح ہے کہ این ایف سی ایوارڈ کو کس نے preside کرنا ہے۔ It is the Federal constitution Article 160 is very تو Finance Minister who has to preside clear لہٰذا یہ بات کہ دونوں میں اختلاف ہے کہ کون preside کرے گا کون preside نہیں کرے گا، یہ بات بالکل بے بنیاد ہے۔ این ایف سی constitute ہوگئی ہے۔ میرے وزیراعظم سے بھی بات ہوئی ہے۔ اس کا اجلاس جلد بلایا جا رہا ہے۔ پہلے صوبوں نے اپنے ممبروں کی nominations کرنی تھیں اس میں تھوڑی سی تاخیر ہوئی ہے، اب بہت جلد این ایف سی کا اجلاس سمن کیا جائے گا اور نیا این ایف سی ایوارڈ شروع ہو جائے گا۔ یہ ہماری commitment تھی، جے یو آئی کی commitment ہے، اے این پی کی commitment ہے، پاکستان پیپلز پارٹی کی commitment ہے کہ ایک نیا این ایف سی ہونا ہے لہٰذا there is no getting away from that.

دوسری یہ خبر کہ ایمرجنسی کا نفاذ یا کوئی مسودہ تیار ہوا ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ There is no talk or thinking of imposing emergency in the country اور نہ ہی کوئی مسودہ ایسا تیار ہوا ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر : بہت شکریہ۔ محترمہ پری گل صاحبہ آپ کا پوائنٹ ہوگیا

یا نہیں۔ محترمہ پری گل آغا۔

سینیٹر آغا پری گل : محترمہ چیئرپرسن صاحبہ بہت بہت شکریہ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جس طرح آج کے زمانے میں آپ دیکھیں' ایک طرف سے قوم اور ملک کی پریشانی' دوسری طرف سردی کی پریشانی' تیسری طرف سے بجلی کی پریشانی' چوتھی طرف سے بے روزگاری اور آٹے کی پریشانی' روٹی کی پریشانی ان سب کے باوجود اب میں نے سنا ہے کہ ہمارے گیس والوں نے لوڈشیڈنگ شروع کی اور بلوچستان والے یہاں بیٹھے ہیں۔ پہلے تو واپڈا والوں نے برباد کر کے رکھ دیا اور اب گیس والے شروع ہو گئے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ کیا یہ پاکستانی عوام سے بدلہ تو نہیں لے رہے۔ گرمیوں میں واپڈا شیر کی طرح منہ کھول لیتا ہے' لوڈ شیڈنگ کے لیے آ جاتے ہیں۔ سردیوں میں جب دیکھتے ہیں کہ غریب ایک چولھا جلائے تو گیس کی لوڈشیڈنگ۔ کبھی زندگی میں' جب سے ہم پیدا ہوئے ہیں گیس کی لوڈشیڈنگ کا سنا ہی نہیں تھا۔ محترمہ آپ خود خاتون ہیں' کم از کم یہ سوچیں کہ اب انہوں نے گیس کی لوڈشیڈنگ شروع کر دی ہے۔ تمام بلوچستان میں اتنی سخت سردی ہے۔ کتنے لوگ مر گئے ہیں۔ چولھا جلا کر رکھ دیتے ہیں' تھوڑا تھوڑا دھواں نکلتا ہے' جب وہ سو جاتے ہیں تو پتا نہیں کیا ہوتا ہے' کتنے لوگ مر گئے ہیں۔ میں اپنی حکومت کو' کیونکہ رضا صاحب پر پورے ہاؤس کا بوجھ بیچارے اکلوتے بچے پر ہے' یہاں نہ کوئی وزیر ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر : یہ منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل : نہیں یہ بھی ظلم ہے۔ شریف آدمی ہے بیچارہ برداشت کر رہا ہے' اس پر پورے ہاؤس کا بوجھ ہے اور ہم پورے سینیٹ کا بوجھ اس پر ڈالتے ہیں' جو بھی بات ہو رضا صاحب' ارے پورے محکمے ہی یہاں پر کھولے ہوئے ہیں۔ کروڑوں روپے وزیروں کی تنخواہوں پر جاتے ہیں کیوں کوئی وزیر یہاں پر نہیں آتا۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر : ٹھیک ہے یہ ہم نے نوٹ کیا ہے۔

سینیٹر آغا پری گل : نہیں! بجلی اور گیس کے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر : So far رضا ربانی صاحب تو ٹھیک handle کر رہے ہیں

لیکن وزراء کا ہونا بہت ضروری ہے۔

سینیٹر آغا پری گل ۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرا بس تو رضا پر چلتا ہے کیونکہ میرا colleague ہے۔ میں یہ کہتی ہوں کہ رضا صاحب ہر بات کو آپ light مت لیں۔ اب آپ گیس کو دیکھیں پاکستانی عوام کے ساتھ ظلم نہیں ہے کہ وہ سردی میں کانپیں اور سردی سے مریں۔ خدا کے لیے آپ پاکستانی عوام پر رحم کریں۔ میں آپ لوگوں کی طرح یہاں پر نعرے نہیں لگواؤں گی کیونکہ ہمارے لیڈر چوہدری شجاعت حسین ہیں' انہوں نے کہا ہے کہ صحیح طریقے سے آپ بولیں' کبھی کسی کو برا بھلا مت کہیں۔ ورقے پھاڑنا' یہاں سے واک آؤٹ کرنا' نعرے لگانا' ہم یہ نہیں کریں گے' ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔ ہمارا پورا تعاون آپ کے ساتھ ہے اس وقت تک جب آپ عوام کا خیال کریں گے۔ میں آپ سے کہوں گی کہ ایک کمیٹی آپ بنائیں۔ آپ بلوچستان کے چیف سیکریٹری کو تو فون کرتے ہیں ' آپ گیس والے کو بھی ایک فون کریں اور پوچھیں کہ پورے پاکستان میں کیا ہو رہا ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر ۔ رضا ربانی صاحب' آپ اس کا نوٹس لے لیں۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔

سینیٹر آغا پری گل۔ میڈم' لوگ مر رہے ہیں میڈم' مر رہے ہیں۔ دوسری بات یہ جو آسامیاں آئی ہیں' یہ point بھی بہت ضروری ہے' بہت ضروری ہے۔ جتنی بھی vacancies آئی ہوئی ہیں اور خاص طور پر کراچی میں ' پورٹ قاسم میں' بلوچستان میں' سندھ میں' Frontier میں' آپ یقین کریں کہ یہ صرف پیپلز پارٹی کو دے رہے ہیں۔ یہ غلط ہے' یہ غلط ہے۔

پاکستان سب کا ہے۔ پاکستان کسی ایک کے باپ کا نہیں ہے۔ یہ پاکستان ہم سب کا ہے۔ پورے پاکستانیوں کا ہے۔ اگر صرف آپ کا بیٹا' میرا بیٹا نوکری پر لگے باقی جو پاکستانی عوام ہیں ان کے بیٹے کہاں جائیں گے؟ یہ کیا تماشا ہے؟ یہ ختم ہونا چاہیے۔ جب آپ عوام اور جدوجہد' روٹی' کپڑا اور مکان کی بات کرتے ہو تو پھر یہاں پر بھی عوام کی بات کرو۔ پھر یہ بات نہ کرو کہ تم کونسی پارٹی سے آئے ہو۔ اپنا کارڈ لے آؤ تو میں آپ کو نوکری پر لگا دوں گا اور دوسرا کس پارٹی سے آیا ہے۔ یہ غلط ہے۔ پاکستان میں یہ نہیں ہونا چاہیے۔ اسی لیے ہمارے

borders پر ہم پر لوگوں نے وار کیا ہے کیونکہ ہم اپنے ہی لوگوں کے دشمن ہیں چیئرمین صاحبہ۔ یہ ختم ہونا چاہیے۔ اس لیے میں توجہ دلا رہی ہوں کہ جناب، جتنی بھی آسامیاں ہیں وہ پوری پاکستانی عوام کے لئے ہیں۔ وہ میرٹ پر دی جائیں۔ کسی ایک کو نہیں۔ یہ نہ ہو کہ دس بندوں کو خوش کرو، ایم این ایز کو خوش کرو، ایم پی ایز کو خوش کرو، نہیں، آپ کا اور پورے پاکستانیوں کا حق ہے۔ ایسی چیز ختم ہونی چاہیے۔ اگر یہ ختم نہ ہوئی تو ان کے لیے ایک اور عذاب بنے گا یہ۔ Thank you.

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: جی رضا صاحب، آپ اس پر بولنا چاہیں گے؟

سینیٹر میاں رضا ربانی: میں صرف یہ بات عرض کروں گا کہ آپ اخبارات پڑھ لیں، مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اگر پرانے سارے اخبارات اٹھا کے دیکھیں اور ابھی موجودہ بھی تو آپ کو پورے پورے page کی advertisements ملیں گی، Provincial governments کی بھی اور Federal government کی بھی۔ میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ حقیقت ہے کہ پچھلے گیارہ سالوں کے اندر پاکستان پیپلز پارٹی، اے این پی یا جے یو آئی کے ایک بندے کو نوکری نہیں ملی تھی لیکن اس کے برعکس ابھی جو Cabinet کا decision آیا جس میں ---

(مداخلت)

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر: پری گل صاحبہ وہ بات کر رہے ہیں، آپ ان کا نقطہ نظر سنیں۔ پھر اس کے بعد بات کریں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جو ابھی Cabinet کا decision آیا، جس میں تمام لوگوں کو regularise کیا گیا۔ اس میں پیپلز پارٹی، اے این پی یا جے یو آئی کے لوگ، میں سمجھتا ہوں، آٹے میں نمک کے برابر ہوں گے۔ سارے کے سارے ان کے رکھے ہوئے لوگ تھے جن کو ہم نے بلا تفریق regularise کیا ہے۔ لہٰذا ہم یہ تفریق نہیں کرتے کہ کون کس سیاسی جماعت سے ہے یا کس سیاسی جماعت سے نہیں ہے۔

سینیٹر آغا پری گل: جب ہم نے کہا ہے کہ پرانی باتوں کو آپ لوگ چھوڑیں۔ جو

گزر گیا سو گزر گیا مگر ہمارے دور میں ان کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں ہوئی۔ خدا کی قسم ان کی اتنی عزت ہوتی تھی۔ ہر tour میں یہ لوگ ہوتے تھے، ہر نوکری میں بھی۔ یہ بات صحیح ہے۔

میڈم پریذائیڈنگ آفیسر، پری گل صاحبہ، یہ ایک ایسی بحث ہے جس کا کوئی اختتام نہیں ہے، جس کی کوئی حد نہیں ہے۔ بہرحال نقطہ یہ ہے، ہماری conclusion یہ ہے کہ ہر job merit پر ہونی چاہیے اور جو deserving لوگ ہیں ان کو دینی چاہیے اور یہی اس حکومت نے کیا ہے۔ اگر آپ دیکھیں تو اشتہار دے رہے ہیں۔ اگر کوئی ایسی نوکری ہے جو بغیر اشتہار کے، بغیر interview کے ہو تو اس چیز کو آپ ضرور point out کریں۔

اس کے ساتھ ہی آج کا business conclude ہوتا ہے۔

I will now read out the prorogation orders received from the President of Islamic Republic of Pakistan.

In exercise of the powers conferred by Clasue-1 of Article 54 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate session on the conclusion of its business on 24th December, 2008.

Sd/

(ASIF ALI ZARDARI)

اس کے ساتھ ہی آپ سب کا بہت شکریہ۔

[The Senate session was then prorogued sine die]
